M.N.

بابہاری کہ نسیمش گلشن جہان رونق افزائے بوستان

حسب الفرمایش مستر والٹر جالیس صاحب مدرس کلان مدرسۂ اعظم

گل افشانی

باہتمام محمدان میران سید محمد عبدالرحمن سقاف

شہر مدراس در مطبع رحمانی صبح صادق رونق طبع یافت

تیشیح ٦
٨٦٩٢١
CHECKED
Checked
٨٩١٥
CHECKED 1951

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا دیباچہ تعریف مین لارڈ صاحب کی اور احوال مترجم کا اور بعضے عذر و نمین کتاب کے ٥

یہان حمد ہے پہلے اِس مین لو تو ۔ رہے سرسبز جونت باغ اُردو
لگا پھر نعت کا اید وست پودھا ۔ کہ تا محشر رہے یہہ باغ پھولا
پھر اُسکے بعد نخل منقبت کو ۔ لگا رونق جو اُسکی بیشتر ہو

تازگی گلستان سخن کی حمد باغبان حقیقی کی ہی کہ اُسینی بوستان عالم کو طرح بطرح کے درختون سے آرایش دی اور رنگ برنگ کے پھولون سے زینت بخشی۔ اُسکے ابر رحمت کی بارش سے ہر ایک گل تر و تازہ نسیم فیض سے اُسکے ہر ایک درخت ہرا بھرا۔ ہر گل کی زبان واہی اُسیکے ذکر مین۔ جو غنچہ ہی سو سر بجیب ہی اُسیکے فکر مین۔ ثمری اُسکے طوق بندگی

مین اسیر - تدرو اُسیکے بند عشق سے پابزنجیر - شربت شوق سے اسکے
گلہاے چمن سیراب گلستانمین - اور اُسکی گرمی محبت سے ہر ایک خار
خشک لب ہی بیابان مین - فاختہ خاکستری لباس سے اُسکی طلب مین
کوکو کنان - چنار اُسیکے سوز عشق سے گلشن دہر مین سوزان ہے

جو ابر کرم اُسکا برسے ذرا — تو پھر خار صحرا ہو گلبرگ سا
گرے اُسکی جب وقت برق غضب — تو کوہ و بیابان جلجائین سب
وہ خلاق کون و مکان چاہے جو — تو تاثیر پانی کی آتش مین ہو
ہوا سے اثر خاک کا ہو عیان — ملک آدمی ہووین اور انس جان
جواہر کے اعراض ہووین محل — یترے مذہب فلسفی مین خلل
یہہ ہرگز نہین اُسکی قدرت سے دور — یقین اُسکا ہر ایک کو ہی ضرور

زینت بخشنے والی دیباچہ کتاب کی نعت ہر نبی و مرسل کی ہی کہ وہ حجت
کردگار ہی اور کارخانہ عالم پر مختار - خصوص اُس فخر آدم کی جو بادشاہ عرب
و عجم ہی اور شفیع امم - محبوب ہی حضرت سبحان کا - مالک ہی کون و مکان
کا - سب انبیا و اوصیا کے سر کا تاج ہی - صاحب لولاک و معراج ہی -
وجود باجود اُسکا باعث وجود موجودات کا - تکون اُسکا سبب ہی
انتظام کائنات کا ہے

جو پیدا نہ ہوتا وہ شاہ جہان — تو ماہیتون کا نہ ملتا نشان

ہیولا و صورت نہوتے بہم — عدم مین ہین رہتے سب افراد کم
کلام الہی ہو جسکی ثنا — تو بندہ کرے اسکی پھر مدح کیا

رنگت بخشنے والا چمن سخن کا منقبت اس امام انام کا ہے کہ جسکو عید غدیر کے دن اسنے اپنا وصی کیا اور مولائے مومنین خطاب دیا۔ عقل کل کو عالم ارواح مین اسنے پڑھایا اور وہی ہر ایک نبی کے مشکلو نمین کام آیا۔ شیرازہ ہے اوراق زمین و آسمان کا۔ امام و پیشوا ہے وہی انس و جان کا

ستون مکان شریعت ہے وہ — خلافت کی مسند کی زینت ہے وہ
ہے دین نبی کا وہی انتظام — وہ مولا ہے اور ہم سبھی ہین غلام
رسالت ہوی مصطفیٰ پر تمام — ولایت ہوی مرتضیٰ پر تمام
نبیؐ کا ہے رتبہ وصی پر کھلا — وصی کا نبیؐ سے سمجھے ہے مرتبا
ہمین اور تمھین اتنی قدرت کہان — کہ دونونکے رتبے کرین ہم بیان
پر اتنا تو لگتا ہے اپنا شعور — اطاعت ہے دونونکی سبکو ضرور
مین کیا چیز ہون جو کرون انمین فرق — رہون لیک انکی محبت مین غرق
الہی بحق بنی فاطمہ — کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول — من و دست و دامان آل رسول

بعد اس حمد و نعت کے عاصی شیر علی ابن سید علی مظفر خان ابن میر غلام مصطفیٰ مرحوم و مغفور متخلص بافسوس کہتا ہے کہ اصل اس حقیر کی ملک خاف ہے اور قوم

سادات - لیکن آباؤ اجداد جو ہندوستان مین آئے اور توطن اُنھون نے اپنا قصبۂ نارنول مین کیا اس سبب سے نارنولی مشہور ہوئے - مگر جد و جدّ اسکے عہد مین بادشاہ محمد شاہ فردوس آرامگاہ کے شاہجہان آباد مین وارد ہوئے اور رفاقت نواب عمدة الملک امیرخان جنت مکان کی اختیار کی چنانچہ کمال ثروت اُنکو اُس سرکار مین ہوی تب اُنھون نے استقامت اور سکونت شہر مذکور مین کی - اور اِس عاصی کا مولد بھی شہر ہے بعد برہم ہونے سلطنت کے اور وفات نواب صاحب مغفور کے ایک مدت مدید والد مرحوم خانہ نشین رہے - آخر دلی کو چھوڑا اور روزگار بنگالے کے صوبہ دار ونکا کیا اُن دنو نمین فقیر کا سن گیارہ برس کا تھا گلستان پڑھتا تھا اور سیر دیوان ولی کی اکثر کرتا طبیعت موزون اُن ایام مین بھی تھی چنانچہ کئی شعر اوقات مذکورہ مین بوضع قدما کہے تھے - یہہ مطلع بھی انہین مین سے ہی

اری یار تیرے اِس حسن رنگین کا خدا حافظ	تیرے اِس زلف پر چین کا محمد مصطفی حافظ

قصہ کوتاہ والد ماجد نواب جعفر علیخان بہادر مرحوم کے واقعے تلک بھی عظیم آباد مین تھے بعد اس سانحے کے لکھنؤ مین آئے اور حقیر اُنسے دو برس پہلے یہان آچکا تھا - آخر دوسرے توحید آباد کو تشریف لیگئے اور بعد چند روز کے وہین بقضاے الہی بہشت نصیب ہوئے لیکن مین نے بود و باش اپنی یہین ٹھہرائی اور ابتداے جوانی سے سرکار مین نواب سالار جنگ بہادر مرحوم کی پرورش

پائی بلکہ جناب مرشد زادۂ آفاق صاحب عالم جہاندار شاہ جنت آرامگاہ رونق افزا لکھنؤ کے ہوئے تب تلک اُسی سرکار مین بعہدۂ مصاحبت سرفراز تھا۔ اُندنون بھی فکر سخن تھی لیکن تحصیل علوم عربیہ مین نہایت مصروف تھا مشق سخن اس خام طبع کی اہل سخن کے نزدیک پختگی کو پہنچ چکی تھی اور دیوان بھی مرتب ہو چکا تھا چنانچہ کلام اس ہیچمدان کا مرشد زادۂ آفاق کو نہایت پسند آیا اور خواصان حضور مین بعہدۂ شاعری سرفراز فرمایا۔ بسبب اُنکی قدردانی کے پھر لبسا اوقات بندہ فکر سخن ہی مین رہتا تھا غرض جب اُنھون نے رحلت فرمائی تب مین نے شعر و سخن ترک کیا بلکہ مشاعرے کی صحبت مین آنا جانا بھی چھوڑ دیا۔ مگر درس و تدریس سے سروکار تھا اور سب کامون سے بیکار۔ خرچ روزمرہ نواب سرفراز الدولہ حسن رضا خان بہادر کی بدولت جو کچھ کہ مقدر تھا پہنچ جاتا تھا اور تکلیف نوکری کی کچھ نہ تھی غرض اُس بزرگ کے اخلاق اور خوبیون کے بیان سے زبان قاصر ہے۔ خدا اسکو جزا خیر دیوے اور جنت الماوی مین درجہ اعلیٰ عطا کرے ستائیسوین تاریخ روز جمعہ کہ وہی سترھوین ماہ اکتوبر کی تھی سن ہجری بارہ سے پندرہ تھے اور سن عیسوی اٹھارہ سو ایک کہ صاحب جلیل القدر کرنیل اسکاٹ بہادر نے مجھے بلوا بھیجا اور کلام میرا سنا پھر الطاف و نوازش سے فرمایا کہ تو سرکار کمپنی دام دولتہم کے ملازمون مین اسی تاریخ سے سرفراز

ہوا۔ بدل جمعی تمام کلکتے کو روانہ ہوا کہ صاحبان عالیشان دام ظلہم زبان اردو
کا محاورہ اور صحت دریافت کیا چاہتے ہین بنا بر اسکے مجھے طلب کیا ہی۔ یہہ ہیچمدان
اگرچہ لیاقت موافق اساتذۂ سابق تکے نہ رکھتا تھا اور اِس فن سے بھی دل برداشتہ
تھا پر قدر دان جو اُس بزرگ کو دیکھا اور صاحبان جوہر شناس سمجھا فی الواقع
قدردان اہل فن اور عزت بخش صاحبان سخن اُن سے بہتر کوئی نہین اور انکی
سرکار مجمع علما و طلبا ہی۔ عازم اِس ملک کا ہوا اور آب و دانہ یہان لے آیا۔
غرض صاحبان ذوی الاحترام کی قدردانی جتنی سُنی تھی اُس سے دو چند دیکھی۔ واقع
اِس ملک مین اُنھین کے سبب یہہ ہیچمدان کی اسقدر عزت ہوی اور اِسکے کلام نے
اتنی رونق پکڑی۔ ورنہ یہہ کس قطار مین اور اسکا کلام کس شمار مین لیکن تعلق
میرا جو مدرسۂ ہندی سے ہوا بنا بر اسکے بسا اوقات خدمت مین صاحب عالی
طبیعت والا فطنت مدرس ہندی مستر جان گلگرست صاحب دام ثروتہ کہ جامع
قوانین اِس زبان کے ہین حاضر ہونے لگا۔ ایک دن صاحب موصوف نے مہربانی سے
فرمایا کہ تو گلستان سعدی شیرازی کا زبان اُردو مین ترجمہ کر۔ مین نے دھیان
کیا کہ عبارت اسکی بظاہر صاف و بباطن پیچدار ہی۔ علاوہ اسکے عبارت کا اختلاف
بیشمار ہی۔ اور رتبہ اپنی قوت تالیف کا اور شیخ مرحوم کی تصنیف کا جو خیال
کیا تو کسیطرح کی نسبت نپائی ؏ چہ نسبت خاک را با عالم پاک
ارادہ کیا کہ اِس سے پہلوتہی کرون اور سر عجز آگے دھرون پھر دلمین سوچ آیا کہ

مبادا حاشا یہ خیال مین اُنکے گذرے کہ اِسنے ہمارا کہنا نمانا اور اِسباب کو سہل جانا تب قصد کیا کہ ایک حکایت طولانی کہ نظم و نثر اسمین کثرت سے ہو اُسے ترجمہ کرون۔ اگر بخوبی سرانجام ہوی اور اہل معانی کی پسند پڑی تو فبہا۔ والا حضا ممدوح سے اس امر کی معافی چاہونگا چنانچہ قاضی ہمدان کی حکایت کا ترجمہ کیا اور وہ علما و عقلا و چند شعرا کہ یہان تھے اُنکی پسند پڑا۔ تب اس ضعیف نے کمر ہمت بقوت باندھی اور سعی بلیغ کی۔ بارے فضل ایزدی اور لطف سرمدی سے تمام کتاب زبان اردو مین لکھی اور وہ مقبول خاص و عام کی ہوی۔ نام اسکا باغ اردو رکھا چنانچہ اسکے شروع کی تاریخ بھی اسی مین نکلتی ہی

مین تاریخ اُسکی جون چاہا مَعَہ نام	کہون دلچسپ با آئین نیکو
کہ اسمین ہاتف غیبی یہہ بولا	ہی از آغاز اردے باغ اردو

لیکن فی الحقیقت یہہ کتاب جب مقبول ہوگی جو حضور مین والا تدبیر عادل بے نظیر۔ پشت و پناہ کہتر و مہتر۔ غریب پرور۔ قدر افزاے علما و شعرا۔ راحت رسان مسکینان بیکسان چارہ ساز بیچارگان ہو درلستان۔ بانی مدرسہ علم و فضل۔ ماحی بنیاد ظلم و جہل

حمایت اگر اسکی پشہ بھی پاے	تو ہاتھی کو ہرگز نہ خاطر مین لاے
جو ابر کرم اُس کا برساے زر	تو ہر ایک گدا ہووے دامن کو بھر
بیان کیا کرون دانش و عقل کو	فلاطون بھی اُس سے تعلیم ہو

سخاوت شجاعت کرامت کرم　　عیان اسمین ہین سب بوجہ اتم

زبدۂ نوئینان عالیشان مشیر خاص شاہ کیوان بارگاہ انگلستان مارکوس ولزلی گورنر جنرل بہادر دام اقبالہ کے قبول ہوگی

پسند آئے اسکو جو اسکی بہار　　رہے تازگی اسکی لیل و نہار

اگرچہ اس باغ کے گل اور پھول بمقدار ہین اور کمتر از خار۔ لیکن توقع اس ابر کرم سے یہہ ہی کہ متوجہ اسپر ہووے اور اپنی تفضلات کی رشحات سے شاداب کرے۔ کہ مینہہ ہر جاگہ برستا ہی گل و خار اسکے فیض سے کوئی محروم نہین رہتا

کرم سے ہون تیرے امید وار　　نظر مہر کی اسپہ ہو ایکبار

یہہ کئی سطرین عذر و نمین مین

ارباب فطنت و صاحبان طبیعت پر ظاہر ہووے کہ فقیر اسکی نظم و نثر کا مطلب مع عربی موافق اپنے مقدور کے نہین چھوڑا۔ مگر زیادتی کمی کہین کہین کی ہی۔ اور جس نظم و نثر مین اختلاف نسخ دیکھا ہی یا اختلاف معانی بعضی جاگہہ تو ہر ایک کا ترجمہ کیا ہی اور بعضے مقام مین جسکی ترجیح اپنے نزدیک ٹھہری ہی اسکا کیا ہی اور مرجوح کو ترک کسی مقام مین ہو بہو بھی کرنے مین آیا ہی۔ گو محاورے سے اندک تفاوت ہوگیا ہو پر اکثر رعایت محاورے ہی کی منظور رہی ہی۔ بسبب اسکا اہل سخن اور صاحبان فہم پر اندک تامل مین

کھل جائیگا اور چند موضع مین لفظ تو کہ فارسی ہی بایاے خطاب جیسے گفتی سفتی مین ہی تو واو معروف کیا گیا اگرچہ صاحبان اردو گفتگو مین بیچ ان موضعون کے اُسکو نہین بولتے بلکہ تعظیماً لفظ تم استعمال کرتے ہین بنابر اسکے کہ کتاب اور اشعار مین جایز ہی چنانچہ اکثر کلام شعرا کا قصاید مدح مین اسیر شاہد ہی یہہ ہیچمدان نہین کہتا کہ کلام میرے کہین غلطی نہین ہی یا کوئی اِس کتاب کے مطالب ریختے کے زبان مین بیان نکر سکیگا لاکن اتنا البتہ کہ یہہ خالی لطایف سے نہین ہی اور جو کوئی اسیر ایسا ارادہ کریگا تو قدر اِس ہمقدار کی جانیگا۔ اب امید اہل نظر سے یہہ ہی اگر کہین کہین قبایح اسمین دیکھین تو انکو دامن کرم سے چھپاوین اور زبان پر نہ لاوین کہ انسان کا کلام ممکن نہین جو بے عیب ہو۔ خصوص مجھ سے ناقص کا کہ اپنے کمال کو بھی نقصان جانتا ہوا اور جسکا سخن معقول ہو مانتا ہون غرض دشمنونکی آنکھونمین یہہ خار خار ہی اور دوستونکی نظرونمین گلزار

رہیگا سدا جگمین یہہ بوستان — ثبات اپنا لیکن ہمیشہ کہان
بقا نقش کاغذ کو ہی سالہا — اور انسان کے نقشے کو ہر دم فنا
مصنف مولف کو کب ہی قیام — نشان انکا رہتا ہی بس یک کلام
یہہ ہی طالبون سے مجھے التجا — کرین میرے حق مین وہ اتنی دعا
بعشرت کرون باغ دنیا کی سیر — ہو آخر میری عاقبت بھی بخیر
شکر سے لا انتہا اللہ کا — ختم کس خوبی سے دیباچہ ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوسرا دیباچہ اصل کتاب کا

شکر و احسان ہی خدا کا کہ غالب ہی سب پر اور بزرگ ہی سب سے ۔ اطاعت اُسکی سبب ہی قرب کا اور شکر اُسکا زیادہ کرنے والا ہی نعمت کا ۔ جو دم کہ نیچے حلق کے جاتا ہی مددگار حیات کا ہی اور جو اوپر آتا ہی فرح بخش ذات کا ۔ پس ہر ایک سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں اور ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب ہی ۔

بیت

عبد کے دست و زبان میں میسر لیا ۔ شکر سے اُسکے جو ہو عہدہ برا

چنانچہ خدا یتعالی کہتا ہی عمل شایستہ کرو ای آل داؤد ایسی نعمتوں کے

شکر مین اور میرے بندے شکر گذار تھوڑے ہین — **قطعہ**

خوب ہی بندہ وہی جو عجز سے	در پہ صاحب کے کرے عذر خطا
ورنہ لایق صاحبی کے اُسکی یہان	کسسے ہوسکتا ہی جو لاوے بجا

اُسکی رحمت بے حساب کا مینہ سبھون پر برسا ہی - اور اُسکی نعمت بیدریغ کا دسترخوان سب جگہہ بچھا ہی - بندونکی ناموس کا پردہ بہ سبب گناہ فاحش کے نہین پھاڑتا اور روزینہ کسیکی روزیکا خطاے زشت کے باعث بند نہین کرتا — **قطعہ**

تیرے خزانۂ غیبی سے ای خداے کریم	مدام پاتے ہین روزینہ گبر او ترسا
محال ہی کہ ترے دوست تجھسے ہون محروم	کہ اپنے دشمنونکو نعمتین توہی دیتا

بادصبا کے فراش کو ارشاد کیا کہ فرش زمردی بچھاوے اور دایۂ ابر بہار کو فرمایا کہ ہر روئیدگی کو دختران شیرخوار کی مانند زمین کے پالنے مین پالے - درختونکے تئین نوروز کو خلعت سبز پتونکا پہنایا اور موسم بہار کے آنے سے شگوفونکا تاج اطفال شاخ کے سر پر رکھا - شیرۂ انگور کا اُسکی قدرت سے شہد خالص ہوا اور تخم خرما اُسکی پرورش سے نخل بالا — **قطعہ**

ابر و باد و فلک و شمس و قمر کام مین ہین	کہ تو پیسا کو جو پیدا کرے غفلت نہ کھائے
ہینگے سرگشتہ و محکوم سبھی تیرے لئے	منصفی یہ نہین جو حکم نہ سنے یون پھر جائے

سردار کائنات کا فخر موجودات کا باعث رحمت عالمیون کا برگزیدہ آدمیونکا

تتمہ زمانیہ کا

تشفیع و قاسم نار و جنان نبی کریم	شکیل و سرور خندہ دہان خلیق و حسیم
گرے دیوار امت کب سہارا اسکو ہی تیرا	درے وہ موج سے کیون نوح ہووے نا خدا جسکا
رتبۂ عالی کیتن پہنچا ہی اُس شہ کا کمال	ظلمتین کہتا ہی و شمس اُسکا نور آنی جمال
پیاب ہینگے سب اُنہین پاک طینت کے خصال	لایق صلوات وہ ہوگا فقط اور اسکی آل

یون کہتا ہی کہ جو کوئی بندہ گنہگار پریشان روزگار درگاہ مین خدائے بزرگ و برتر کی ہاتھ کار ہائے بد سے کھینچ کر اجابت کی امید پر پھیلاوے حق تعالی اُسپر نظر لطف کی نکرے - پھر اسکی جناب مین آکر زاری کرے تب بھی روے رحمت پھیر لے - اسپر بھی وہ تضرع سے ہاتھ نہ اٹھائے اور پھر اُسیطرح عجز سے گڑگڑائے تب خدائے کریم کہے ای فرشتو حیا کی مین نے اپنے بندے سے کہ نہین ہی اُسکا کوئی رب اور سوا میرے پس بخشتا ہون مین نے اُسکو دعا اسکی قبول کی اور حاجت اُسکی برلایا کہ اپنے بندے کی کثرت دعا سے اور زاری سے شرماتا ہون بیت

دیکھہ تو کیا کچھہ ہی لطف کردگار	عبد ہین عاصی وہ ہیگا شرمسار

معتکفان کعبۂ جلال کے اپنی عبادت کے قصور پر معترف ہین کہ عبادت نہین کی ہمنے تیری جو حق عبادت کا ہی اور وصف کرنے والے اُسکے جمال کے حیران ہو کر کہتے ہین کہ نہین پہنچانا ہمنے حق تیری معرفت کا قطعہ

جو کوئی مجھہ سے پوچھے اُسکا وصف	بے نشان کا پتا بتاؤن کیا

ہینگے عشاق کشتۂ معشوق	کب نکلتی ہی کشتگان کی صدا

ایک صاحبدل مراقبے مین گیا تھا اور کشف سے دریا مین ڈوبا تھا جس وقت کہ اس حالت سے نکلا ایک اسکے ہم صحبت نے گستاخی سے کہا جس باغ مین تو تھا ہمارے واسطے کیا تحفہ لایا۔ کہا مینے ارادہ تھا کہ جب پھولونکے درخت تک پہنچونگا یارون کے واسطے دامن بھر لونگا۔ جبکہ پہنچا گل کی باس نے ایسا مست کیا کہ دامن میرے ہاتھ سے چھٹ گیا

اشعار

مین چاہا کہ باغ سے چنون پھول	گل دیکھ کے بو سے ہوگیا مست
تو سیکھ چلن عشق کے پروانے سے بلبل	وہ جلکے ہوا راکھ پھر آواز نہ آئی
یہہ مدعی آگاہ نہین عشق سے مطلق	واقف جو ہوے انکی خبر پھیر نہ پائی
ای وہم اور قیاس سے باہر گمان سے دور	بلکہ جو کچھ کہ ہمنے سنا اور ہی پڑھا
مجلس تمام ہوگئی اور عمر پر تیرے	پہلے ہی وصف مین مین رہا جسطرح سے تھا

اوصاف پادشاہ اسلام کے ہمیشہ رکھے اللہ ملک اسکا

سعدی کی خوبیون کا چرچا کہ عوام مین اسقدر پھیلا ہی اور آوازہ اسکے کلام کا اکثر ملکون مین پہنچا ہی شیرینی اسکے سخن کی کہ مثل شکر کے کھاتے ہین اور پرزے اسکی نظم و نثر کے ہنڈی کے کاغذ کی مانند لیجاتے ہین سبب اسکا فضل و کمال اسکا نہین بلکہ خداوند جہان قطب دایرۂ زمان جانشین سلیمان مددگار اہل ایمان شاہنشاہ عظیم الشان اتابک اعظم یعنی اتالیق بزرگتر مظفر الدین ابو بکر بن سعد زنگی نے سایۂ عنایت

بزرگ کا رہے ملکوں پر اُسکے ای پروردگار خوش رہ اُسنے اور خوش رکھ اُسکو
چشم عنایت سے اُسپر نظر کی ہی اور صدق ارادت سے تحسین و آفرین بہت سی
فرمائی ہی اسواسطے نا چار تمام خلق کو اُسکی محبت پر رغبت ہوی کہ الناس علے دین
ملوکہم یعنے آدمی اپنے بادشاہون کے رویے اور طریقے پر چلتے ہین

شعر

جب سے کہ مجھ گدا پر شاہا تری نظر ہی	شہرہ جہانمین میرا خور سے زیادہ تر ہی
ہین عیب جتنے جگمین وہ مجھ مین ہین پر اسر	لیکن جو عیب شہ کو بھاوے وہی ہنر ہی
گل خوشبو نے مجھے حمام کے بیچ	کسی محبوب نے یکدن عطا کی
کہا مین نے عبیر و مشک ہی تو	کہ تیری بو سے ہی یہہ مجھکو مستی
کہا اُسنے گل ناچیز تھی مین	پر یک مدت جو گل کے پاس بیٹھی
کمال اُسکے نے کی یہہ مجھ مین تاثیر	وگر نہ مین وہی مٹی ہون مٹی

الہی بہرہ مند کر مسلمانونکو اُسکی عمر دراز سے اور دو چند کر اُسکی خوبیون اور
نیکیون کے ثواب بلند کر درجے اُسکے حاکمون اور دوستونکے ہلاک کر اُسکے دشمن
اور بدخواہ محفوظ و مامون رکھ اُسکے ملک اور فرزند شام و پگاہ بحرمت آیات کلام اللہ

قطعہ

اُسکی نیت نیکی رہے دنیا ہوی سب سے حسن نیک	کی مدد ایزد نے اُسکی دیکھے نصرت کا لوا
وہ شجر یون ہین رہے سرسبز جسکی ہی وہ جڑ	حسن پروند کی اکرام ہیگا تخم کا

اللہ تعالی زمین پاک شیراز کو حاکمان عادل کی ہیبت اور عالمان باعمل کی توجہ

کے سبب قیامت تلک سلامتی کی امان مین رکھے

مثنوی

تو جانتا نہین ہی غربت کی بستیون مین | کی مین نے ایک مدت کسو اسطے درنگی
باہر نکل گیا تھا جب چھوڑ تنگ ترکان | تب تھا جہان درہم مانند موئے زنگی
فرزند آدمی کے تھے گرچہ سارے لیکن | مانند بھیڑیونکی تھی سبکو تیز چنگی
آیا جو پھیر پایا آسودہ ملک بلکہ | چیتونمین بھی نپائی تک خصلت پلنگی
تھے اندرون کشور مردان نیک سیرت | باہر ہر ایک سپاہی مانند شیر جنگی
اگلونکے دور مین تو ویسا ہی تھا جو دیکھا | یعنے جہان تہان تھی فریاد و فکر و تنگی
پر فضل ایزدی سے اور لطف سرمدی سے | یہہ کچھہ ہوا بعہد بوبکر سعد زنگی
اقلیم پارس کو نہین کچھہ خوف دہر مین | جب تک کہ اسکے سر پہ ہی تو سایہ خدا
ہرگز کبھو بتا نہ سکے ایک نشان بھی | کوئی جائے امن جگمین تیرے آستان سوا
دلجوئی بیکسونکی ہی تجپر مدام اور | ہمپر ہی شکر حق یہ ہی دینا تجھے جزا
یارب فساد و فتنے سے محفوظ رکھہ وہ ملک | جبتک کہ ہووے باد کو اور خاک کو بقا

سبب تالیف کتاب کا

ایک رات مین گذرے ہووے دنون پر تامل کرتا تھا اور عمر جو رایگاہ ہوی تھی اسپر تاسف سے رو رو یہہ بیتین جسب حال اپنے کہتا

مثنوی

دم گذرتا ہیگا ہر دم عمر سے | دمبدم ہون دیکھتا گھٹتے اسے
سال تیری عمر کے گذرے پچاس | ابتلک یہہ نیند ہی ای بیحواس

جیت جاتا کھولدے آنکھین ذرا
پانچ دن باقی ہین انکو مت گنوا

جو گیا ناکام ہی وہ شرمسار
بجھگیا نقش پ اور لا دانہ بار

کوچہ مین شیرین تو ہی خواب سحر
راہ رو کو راہ کا مانع ہی پر

جو کہ آیا ایک نئی تعمیر کی
خود گیا اور دوسرے کو سونپ دی

کی ہوس اُس بیخرد نے بھی وہی
پر کسی نے یہہ بنا آخر نہ کی

دوست مت رکھہ غیر ثابت آشنا
لایق یاری نہین وہ بے وفا

مر سٹےگا نیک و بد ہی جگمین جو
ساتھہ نیکی جسکے ہی ہی خوب دُو

بھیج اپنی گور مین سامان عیش
جو تجھے وہان بھی سلے بستان عیش

پیچھے یہہ مشکل ہی پہلے بھیج تو
ڈھیل مت کر ایک پل ای نیک خو

عمر برف اور گرم ایسا آفتاب
کچھہ رہی ہی سو وہ جاتی ہی شتاب

اب بھی ہی خواجہ کو نخوت اور غرور
قابل تحسین ہی اُسکا شعور

عیش کا مایہ ہی انسان کا شکم
جاری ہو تدریج سے تو کیا ہی غم

بند ہو ایسا کہ پھر چھٹنے نہ پاے
تو ہی لایق زیست سے دلکو اُٹھاے

اور چھٹے یون جو نہ پھر کر بند ہو
تو کہو جینے سے اپنے ہاتھہ دھو

ہین مخالف طبع مین سرکش یہہ چار
پانچ دن ہوجاتے ہین آپسمین یار

ایک ہو اُن چار سے غالب اگر
جان شیرین تن سے کر جاوے سفر

بالضرورت مرد کامل ذی شعور
زیست سے دنیا کی دل رکھتا ہی دور

مٹھیان خالی ہین دونون سربسر — توگیا بازار کس امید پر
خوف سے ہیگا دھڑکتا دل میرا — تو نہ لاویگا رو مال اپنا پھرا
اپنی کھیتی جو کہ کچی کھائیگا — سیلا چننے اور جاگہہ جائیگا
پند سعدی جی سے سن اور کر عمل — راہ یہہ ہی مرد تو ہوسلے تو چل

اِن باتون مین تامل کرکے پھر یہہ صلاح دیکھی کہ گوشۂ تنہائی مین بیٹھون لوگونکی صحبت چھوڑ دون اور دفتر پریشان گفتاری کے دھو ڈالون بلکہ پھر کلام منتشر نہ کہون

بیت

جو گوشہ پکڑے کاٹ اپنی زبانکو اور بنے گونگا — ہووے حکم مین جسکی زبان اسے ہی وہ اچھا

کہ ایک دوستونمین سے وہ دوست جو محنت کے لحاف مین انیس تھا اور محبت کے حجرے مین جلیس موافق رسم قدیم کے آیا بہتیرا اُسنے ہنسی ٹھٹھا کیا اور پیار جتایا جواب اُسکو مینے نہ دیا اور سر کو زانوے بندگی سے نہ اُٹھایا تب نگاہ رنجیدگی سے مجھکو دیکھکر کہا اُسنے

قطعہ

ہنسی خوشی سے ذرا آج بول لے بھائی — کہ ابتلک تجھے ہیگا کلام کا امکان
اجل کا پیک جو کل تیرے پاس پہنچیگا — تو بالضرور کریگا تو بند اپنی زبان

ایک میرے علاقہ مندنے اسکو موافق حال کے آگاہ کیا کہ فلانے شخص نے قصد کیا ہے اور نیت استوار کی ہی کہ جتنے عمر کے دن باقی ہین اُنمین گوشہ نشین ہوکر بیٹھے اور خاموشی اختیار کرے تو بھی اگر قدرت رکھتا ہی تو چلا جا اور کنارہ کر کہا اُسنے قسم

ہی عزت خداے عظیم کی اور صحبت قدیم کی کہ دم نہ مارونگا اور قدم نہ اُٹھاؤنگا مگر اسوقت
کہ کلام عادت مالوف پر اور طریقہ معروف کہا جاے اسواسطے کہ آزردہ کرنا دوستونکا
جہل ہی اور کفارہ قسم کا سہل خلاف راہ راست کا ہی اور برعکس راے صاحبان
دانش کا کہ ذوالفقار علی علیہ السلام رہے میان ہین اور زبان سعدی کی خاموش دہن ہین

قطعہ

درخزانہ اہل ہنر کی ہی کنجی — شعور مند کے کام و دہن بیچ زبان
کوئی نجانے اگر بند ہووے دروازہ — گہر فروش ہی یا ہی گھر مین یا شیشہ گران
ادب اگرچہ خاموشی ہر کانی ی عقل کے آگے — یہ وقت مصلحت بہتر یہہ ہی سنے تو رہے چپکا
سبب ان دو سے ہوتی ہی متغیر عقل انسانکی — سخن وقت خوشی بولنے کے وقت چپ رہنا

حاصل یہہ ہی ہین سے اپنے طاقت نپائی کہ اُسنے کلمہ و کلام نکرون اور اس بات سے
منہہ پھیرلون کہ مروت سے نہایت بعید ہی اسواسطے کہ وہ یار موافق اور محبت صادق تھا

بیت

اُس سے لڑجبتے ہو سکے چارہ — یا کہ ہو بھاگنے سے چھٹکارہ

بنا بر ضرورت کے باتین اُس سے کین مین نے اور خوشی خوشی فصل ربیع مین کہ جاڑا
اعتدال پر تھا اور وقت بہار کا پہنچا تھا اُسکے ساتھ سیر کو باہر گیا

شعر

نئے اور سبز تھے ایسے ہی پیراہن درختونکے — گلے مین عید کے جامے ہون جیسے نیکبختونکے
شروع ماہ اردیبہشت کا موسم گل خیمہ کا اول — کرے تھی چہچہے بلبل ہر ایک پھولونکی ڈالی پر

رخ شاہد یہ ہون غصے مین جون قطرے پسینے کے ‌‌ ‌‌ گل و غنچے کے ہین رخسار پر یون اوس کے گوہر

اتفاقاً باغ مین ایک دوست کے ساتھ رات کو رہے واقعی مقام پاکیزہ تھا مکان اُس مین سہاونا اور درخت گھنے تھے گویا ریزہ ریزہ آبگینہ ہوکر اُسکی زمین پر چھڑکا تھا اور گچھا ثریا کا اُسکے تاک مین لٹکا

شعر

ایک گلشن آب جسکی نہر کا شیرین و صاف ‌‌ ‌‌ پیڑ پر وہان بولتے ہین طایران خوشنوا

وہ بھرا ہی سرسبز گلہاے رنگا رنگ سے ‌‌ ‌‌ یہہ بہت اقسام کے میوون سے سارا ہی لدا

چھاؤن مین وہانکے درختان زمردفام کی ‌‌ ‌‌ باد نے ملیگا بچھایا فرش رنگا رنگ کا

وقت صبح کہ ارادہ پھر آنے کا بیٹھنے کے قصد پر غالب تھا کیا دیکھتا ہون کہ دامن اُسنے گل و ریحان سے بھرا ہی اور عازم شہر کا ہوا ہی کہا مین نے تو جانتا ہی کہ باغ کے پھولون کو بقا نہین اور اُسکی بہار کو وفا نہین ہے حکیمون نے بھی کہا ہی جو چیز کہ دیرپا نہین اُس سے تعلق خاطر روا نہین بولا وہ کہ طریقہ کیا ہی تب مین نے کہا دیکھنے والونکی نزہت کے لئے اور حاضرون کی واشد کے واسطے کتاب گلستان تصنیف کرسکتا ہون کہ باد خزان اُسکے ورق پر دست درازی کرنسکے اور گردش زمانیکی اُسکے عیش ربیع کو طیش خریف سے بدل نہ سکے

مثنوی

کیا ترے کام آئیگا گل کا طبق ‌‌ ‌‌ لے گلستان کا میرے کوئی ورق

پھول کی ہی پانچ دن کی تازگی ‌‌ ‌‌ یہہ گلستان نت رہینگی ڈنڈہی

جو مین یہہ بات مین نے کہی دامن سے پھول اُسنے پھینک دئیے اور میرا دامن پکڑ

کیا کہ الکریم اذا وعد وفا یعنی بزرگ وعدہ وفا ہوتے ہیں وعدہ نالا تمام ہی ابواب و فصلین
معاشرت کے حسن مین اور محاورے کے آداب مین جس نہج سے کہ متکلمونکو
مفید پڑین اور لکھنے والونکی بلاغت مین ترقی دین اُسی دن لکھین حاصل یہہ ہی کہ باغ
مین پھول کچھہ باقی تھے کہ گلستان تمام ہوی پر حقیقت مین اُسوقت تمام ہوگی جو بارگاہ
جہان پناہ کی کہ وہ سایہ کردگار کا اور لطف پروردگار کا توشہ زمانیکا مد دکیا گیا آسمان
کا مقام امان کا بھگانے والا دشمنونکا قوت دینے والا دولت کا روشنی کرنیوالا
ملت کا زیبا نام کا فخر اسلام کا سعد ابن اتابک اعظم شہنشاہ معظم صاحب گروہونکا
سردار عرب وعجم کے بادشاہونکا سلطان خشکی اور تری کا وارث ملک سلیمان کا مظفر
الدین ابوبکر بن سعد زنگی ہی ہمیشہ رکھے حق تعالی دولت واقبال انکا اور ہر ایک خیر کو
کردے تو مال انکا پسند کرے اور الطاف ومہربانی سے وہ مطالعہ فرماوے

شعر

وہ لطف سے جو توجہ کرے تو ہو وے یہہ	نگارخانہ چینی ونقش ارژنگی
امید ہی کہ نہ منہہ پھیرے اِس سخن سے وہ	کہ دلکشا ہی گلستان نہ جاے دلتنگی
خصوص یہہ جو ہی دیباچہ مبارک وسعد	بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگی

مراد نگارخانہ چینی سے یہان اغلب وہ نگارخانہ ہی کہ اہل چین نے اسکندر رومی کے
دکھلانیکے واسطے بنایا تھا اور نقش ارژنگ علم خانہ مانی ہی چنانچہ وہ ایک تختہ تھا
یا ایک چادر تھی کہ اسپر قسم قسم کی تصویرین اُسنے بنائین تھین اور اُسے اپنا معجزہ
ٹھہرا کر دعوی نبوت کا کیا تھا

تعریف امیر کبیر فخر الدین ابی نصر کے بیٹے کی

اور میری فکر کی دلہن سبب بے جمالی سے باہر نہ آئے خجالت کی پشت پا سے آنکھیں پاؤن کی نہ اُٹھائے اور صاحب جمالونکی گروہ مین بھی جلوہ گر نہ ہووے جبتک کہ زیور قبول سے اُسکو زینت نہ بخشے امیر کبیر عالم عادل مظفر کامل پشت و پناہ سلطنت مشیر بے نظیر تدبیر مملکت جائے پناہ فقرا و غربا مربی فضلا محب اتقیا فخر آل پارس بادشاہ خاص کا قوت بازو شاہان فخر دولت و دین فریادرس اسلام و مسلمین عمدۂ ملوک و سلاطین ابو بکر بن ابی نصر بڑھاوے باری تعالیٰ عمر اُسکی اور زیادہ کرے مرتبہ اُسکا کہ وہ ممدوح بزرگان آفاق کا ہے اور مجمع کرم و اخلاق

بیت

اسکے سائے مین جو ہے شام و پگاہ	دشمن اسکا دوست اور طاعت گناہ

غرض ہر ایک بندے اور خدمتگار پر ایک خدمت مقرر ہے اگر اُسمین کاہلی اور سستی کرے تو البتہ پوچھا جاوے اور محل عتاب مین آئے مگر گروہ درویشونکا کہ شکر بزرگون کی نعمت کا واجب ہے اور ذکر اُنکی خوبیونکا اور دعائے خیر اُنکے حق مین لازم اور یہہ خدمت پس غیبت اولاتر ہے نہ حضور مین کیونکہ یہہ بناوٹ سے نزدیک ہے اور وہ تکلف سے دور

شعر

خم سے آسمان کی پشت خم سیدھی ہوئی	مادر ایام نے فرزند جب تجھسا جنا
ایک بندیکو مقرر مصلحت کو عام کی	محض حکمت ہے اگر کر دیوے لطف کبریا
بعد اُسکے نام کو زندہ کریگا ذکر خیر	نت کی دولت پائی یہہ جو نیکنامی سے جیا

ہو تیرا مداح اہل فضل حکمین یا نہ ہو	حاجت مشاطہ کب رکھتا ہی مہہ محبوب کا

عذر قصور خدمت کا اور سبب اختیار عزلت کا

قصور اور بیٹھہ رہنا یعنی حاضر نہونا ہمیشہ خدمت عالی مین کہ اِس عاصی سے ہوتا ہی بنا بر اُسیکے ہی کہ ایک گروہ حکماء ہند کا بزرجمہر کی فضیلتون مین گفتگو کرتا تھا آخر عیب اُسکا کچھہ معلوم نہوا مگر یہہ کہ دیر مین بات کرتا ہی چاہیئے کہ سننے والا بہت سا منتظر رہے تو وہ تقریر سخن کی کرے بزرجمہر یہہ مذکور سنکر بولا سوچنا اسواسطے کہ کیا کہون بہتر ہی اُس پشیمانی سے کہ کیون کہا

مثنوی

بہت بدھا سخن دانی مین یکا	وہ پہلے سوچ لے تب لب کرے وا
کبھو تو بے تامل لب کو مت کھول	سخن شایستہ کہہ گو دیر مین بول
بغیر اندیشہ یک ذرہ نہ دم مار	تو بس کہنے کے پہلے بس کر ای یار
تو گویائی سے ہی حیوان سے بہتر	جو انسان بوچ گو ہووے تو ہی خر

پھر کیونکر روبرو ارکان حضور کے کہ مجموعہ صاحب دلون کا ہی اور جلسۂ علماء متبحر کا اگر سخن برائی مین دلیری کرون تو گستاخی ہی اور عزیز مصر کے روبرو متاع اندک کا لانا غرض پوت جوہریون کے بازار عوض جو کے نہین بکتا چراغ آفتاب کے حضور نور نہین رکھتا اور منارہ بلند آگے کوہ الوند کے ہی نیچا

قطعہ

کرے ہی کم عدو سے اپنی بلند جو گردن	ہر ایک سمت سے اُسپر ہی دوڑتی دشمن
حقیر و عاجز آزاد حکمین ہی سعدی	گرے سے لڑنیکو آتا نہین کبھو کوئی

بغیر سوچ کسی سے نہ بولیو زنہار — بنالے نیو کتین پہلے پھر اُٹھا دیوار

باغبانی جانتا ہون لیکن نہ گلستان ہین ایک محبوب خوب بیچتا ہون ولیکن نہ کنعان مین لقمان حکیم سے پوچھا کہ حکمت کسسے سیکھی کہا اُسنے اندھون سے کہ جب تلک جاگہہ عصا سے تتول نہ لین پاؤن نہ رکھین

شعر

مقدم رکھہ برآمد کو درآمد پر — سب پہلے مردی آزماتب پایہ کر
گرچہ ہی مرغ جنگ مین چالاک — پر وہ مارے نہ آگے باز کے پر
ہیگا چیتے کے آگے موش بلاو — حق مین چوہے کے لیک ہی وہ ببر

لیکن بزرگونکے اخلاق کی کثرت کے اعتماد پر کہ زیردستونکے عیبون سے آنکھین بند رکھتے اور چھوٹونکے گناہونکو افشا نہین کرتے چند کلمے بطریق اختصار کہ عجیب و غریب اشعار مین اور تحفہ حکایتین نقلین خصایل ملوک وغیرہ کی اس کتاب مین داخل کین اور عمر گرانمایہ قدرے اسمین خرچ کی غرض موجب گلستان کی تصنیف کا یہہ تھا

یہہ نظم و نثر رہیگی جہا مین برسون تک — ہماری خاک بری ہو گی آہ ہر یک جا
بس ایک نقش ہمارا رہیگا دہر کے بیچ — کہ اپنی ہستی کی ہم دیکھتے نہین ہین بقا
مگر یہہ ہی کہ کسی روز کوئی صاحبدل — کرے فقیر کے حق مین یہہ سے اپنے دعا

ترکیب کتاب مین آراستگی ابواب مین اور اختصار سخن مین جب غور کی تو یہہ صلاح پڑی کہ یہہ باغ پربرگ وبار اور گلشن وسیع و دایم بہار آٹھہ بہشت کی مانند متضمن آٹھہ بابکا ہو اس سبب سے مختصر ہوا انجام اسکی سیر کا موجب ملال نہ ہو۔

پہلا باب بادشاہونکی سیرتمین	دوسرا باب درویشونکے اخلاقمین
تیسرا باب قناعت کی فضیلت مین	چوتھا باب خاموشی کے فایدونمین
پانچوان باب عشق و جوانی مین	چھٹھا باب ضعف و پیری مین
ساتوان باب تربیت کی تاثیر مین	آٹھوان باب صحبت کے آداب مین

شگفتہ دل تھے ہم جب مثل گلشن	سن ہجری تھے چھسو اور چھپن
نصیحت تھی فقط کرنی سو کی دو	گئے ہم اور تجھے سونپا خدا کو

پہلا باب بادشاہون کی سیرتمین پہلی حکایت

مین نے سنا ہی کہ ایک بادشاہ نے کسی بیگناہ کے قتل کی چشم غضب سے اشارت کی بیچارہ سمجھا کہ حکم حاکم مرگ مفاجات ہی زندگانی سے مایوس ہوا اور جو زبان کہ اسکی تھی اُسی مین بادشاہ کو بے تامل گالیان دینے لگا اور کلمے ناشایستہ حضور اعلی مین زبان پر لایا جیسا کہ کہتے مین

مثنوی

اپنے جینے سے ہاتھ دھووے جو	کہے جو کچھ کہ جی مین آوے سو
بھاگنے کا وقت نپاوے اگر	ہاتھ مین لے شوق سے تیغ و سپر
وقت مایوسی دراز السنا کی ہوتی ہی بحکم لسان	جیسے عاجز ہو کے گربہ سگ پہ ہو حملہ کنان

حضرت جہان پناہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہی وزیرونمین سے ایک وزیر نیک خصلت پاکیزہ طینت نے عرض کی کہ ای خداوند عالم یہہ کہتا ہی وے لوگ جو مارتے مین غصے کو اور بخشتے مین خطا آدمیونکی محبوب دونون جہانمین وے ہی مین اور اللہ تعالی چاہتا ہی

احسان کرنیوالونکو بادشاہ کو رحم آیا اور قتل سے اُسکے درگذرا دوسرا وزیر کہ مقابل اُس والا تدبیر کے تھا یون کہنے لگا کہ ای بھائی نہین لایق ہی کہ بادشاہونکی درگاہ مین ہم مین کوئی سوا سچ بات کے کچھ اور کہے اُسنے بادشاہ کی جناب مین بے ادبی کی ناشایستہ کہا تو نے خلاف اُسکی گفتگو کے عرض کیا بادشاہ کے چہرۂ مبارک پر آثار غصے کے ظاہر ہوئے اور فرمایا کہ جھوٹھ تیرا اُسکا پسند خاطر اقدس کی ہوا اُس سچ سے کہ تو نے کہا کہ حصول اُسکا اصلاح تھی اور اُسکی بنیاد بدی عقل مندون نے کہا ہی وہ جھوٹھ کہ جسمین آمیزش صلح کی ہو بہتر ہی اُس سچ سے کہ فساد برپا کرے

بیت

جسکے کہنے پر عمل کرتا ہو اکثر بادشاہ	حیف ہی گر کچھ کہے وہ نیک باتونکے سوا

اور یہہ لطیفہ شعر فیلا ویر طاق ایوان فریدونکے لکھا تھا

مثنوی

جہان کسیکے کرتا ہی بھائی وفا	تو خالق سے بس اپنے دلکو لگا
جہان کی نہ رہنا تو امید پر	کہ مارے مین تجھ سے بہت پال کر
نکلنے لگے تن سے جب جان پاک	تو مرنے کو یکسان ہی تخت و خاک

دوسری حکایت

خراسان کے ایک بادشاہ نے سلطان محمود سبکتگین کے بیٹے کو بعد اُسکی وفات کے جب سو برس گذرے تو خواب مین دیکھا کہ کوئی استخوان اُسکے جسم کا باقی نہین رہا بلکہ تمام بدن خاک ہو کر خاک مین مل گیا مگر آنکھین اسکی کانسہ چشم میں

پھرتی ہین اور نگاہ حسرت سے اِدھر اُدھر دیکھتین ہین تمام حکیم اور سارے ندیم
اُسکی تعبیر مین عاجز ہوے مگر ایک فقیر نے دریافت کیا اور کہا کہ چشم عبرت بین
اُسکی یہہ ہی دیکھتی کہ غیرونکے تصرف مین ہی مملکت اُسکی   نظم

بہتیرے نامور جو گڑے ہین زمین مین	ہستی سے اُنکی جگمین کہین یک نشان نہین
وہ کہنہ لاش خاک مین گاڑی ہوی جو تھی	کھایا یہہ اُسکو خاک نے یک استخوان نہین
نوشیروانکا نام ہی دنیا مین عدل سے	گرچہ یک عمر گذری کہ نوشیروان نہین
کچھ نیک کام کرلے بہت کم ہی زندگی	یک دن کہینگے لوگ تجھے بھی وہ یہان نہین

تیسری حکایت

ایک بادشاہ زادیکو سنا ہی مین نے کہ کوتاہ قامت اور حقیر بے نہایت تھا بھائی
اُسکے دراز قد اور خوبصورت بیحد تھے باپ اُس نیک سیرت کو چشم حقارت اور نظر
کراہت سے دیکھا کرتا تاکہ اُس لڑکے کی ذکی الطبع نے بینائی عقل اور رسائی ذہن سے
اِس بات کو پایا اور شرط خدمت کی بجا لاکر یہہ عرض کیا کہ ای پدر عالی قدر
دانا پستہ قد بہتر ہی نادان دراز قد سے یہہ کیا لازم ہی جو چیز کہ قامت مین کلان
ہو وہ قیمت مین بھی گران ہو چنانچہ کوا ہر چند کہ جثے مین کلان ہی پر طوطی سا حقیقت
مین کہان ہی بکری پاکیزہ و لطیف ہی ہاتھی دراز اور کثیف   بیت

چھوٹا اگرچہ سارے پہاڑ و نمین طور ہی	پر قدر مین بترا وہی پیش غفور ہی

کیا سمع مبارک مین یہہ لطیفہ نہین پہنچا

قطعہ

یون کہا ایک دبلے دانا نے — کسی احمق جسیم سے ہنسکر
ہوے کتنا ہین ناتوان گھوڑا — پر قوی خر سے ہی کہین بہتر

بادشاہ ان باتونکو سنکر بہت ہنسا اور ارکان دولت نے نہایت پسند کیا لیکن بھائیون کا دل بکمال آزردہ ہوا

رباعی

انسان ہی جب تلک عزیز و حقیر کا — جو عیب و ہنر اسمین ہی رہتا ہی چھپا
مت کر یہہ گمان کہ خالی ہر جنگل ہی — سوتا نہ کہین اسی مین ہووے چیتا

رباعی

یہہ سچ ہی کہ چپکا ہی جب تلک بشر — چھپا ہی ہر یک اسکا عیب و ہنر
ہر ابلق پہ مت کر گمان شکار — مبادا وہ چیتا ہو ای بے خبر

القصہ عنقریب اسی مذکور کے ایک دشمن قوی اس شہریار غفلت شعار سے دوچار ہوا جسوقت دونو لشکر آپسمین مستعد لڑائی کے ہوے اور نعرہ مردانگی سے دلیران طرفین کرنے لگے سب سے پہلے اسی لڑکے نے گھوڑا چلایا اور یہہ کہا

قطعہ

یہہ ہمیون ہین کہ دیکھو پیٹھہ میری روز جنگ — وہ ہو نہین جو سب سے آگے رزم مین سر کو لٹا
جو کوئی تڑپتا ہی کھیلے ہی وہ اپنی جان پر — خون لشکر اسکی گردن پر جو پہلے بھاگ جائے

یہہ کہا اور سپاہ دشمن پر حملہ کیا الغرض کتنے بہادران جنگ آزمودہ کو تیغ بیدریغ سے خاک مذلت پر گرا کر روبرو باپ کے آیا اور زمین ادب کو چوم کر یہہ عرض کیا

قطعہ

تجھکو ھنر چند مین حقیر لگا	گندگی پر نجانیو تو ھنر
اسپ لاغر بھی جنگ مین جو ہو	بیل فربہ سے ہی کہین بہتر

کہتے مین کہ سپاہ دشمن کی لا انتہا تھی اور فوج انکی تھوڑی کہ ایک جماعت سپے
مضطرب ہوکر قصد بھاگنے کا کیا شہزادے نے اس حال کو ملاحظہ کرکے نعرہ کیا اور
کہا ای بہادرو وقت کوشش ہے لڑائی سے منہہ مت پھیرو یا وضع عورتونکی اختیار
کرو سوارونکے دلپر سنتے ہی اس سخن کے ایک جوش دلیریکا آگیا یکبارگی سبکے
نے حملہ کیا اور اُس لشکر شکست اثر کو تلوارونکے نیچے دھرلیا طرفۃ العین مین
لڑائی مارلی اور دشمن کو شکست فاش دی بادشاہ نے اُسکی بہادری اور جوانمردی
اِس مرتبہ جو دیکھی تفضلات سے ماتھے کو اُسکے چوما اور گلے سے لگایا پھر تو بیشتر نظر
توجہ کی اُسی پر تھی تا کہ ایکدن ولیعہد اپنا کیا اور کار وبار سلطنت کا اُسکو سونپا
تب تو بھائیونکو اِس بات سے حسد حد سے زیادہ ہوا اور ہر ایک نے ارادہ اُسکے مارنیکا
کیا غرض ایکدن مکر و فریب سے اسکی دعوت کی بلکہ عداوت کی کہ طعام زہر آلودہ اُسکے
روبرو رکھہ دیا بہن اُس اقبالمند کی حرکات زبون اُن کینہ ورونکی کھڑکی مین سے دیکھی تھی
چنانچہ شہزادے کو اُسنے اشارت سے جتادیا اور دریچہ بند کرلیا فی الفور شہزادہ دلمن
طیش کھاکر کھانے سے ہاتھہ کھینچا اور یہہ کہا مشکل ہے کہ یون ہنرمندونکو
اور انکی جاگہہ ملجاسئے بے ہنرونکو

بیت

بوم کے سائے تلے کوئی نہ آئے	گو ہما کا نام جگ سے اُٹھہ ہی جلے

القصہ یہہ احوال پر ملال حضرت کے سمع مبارک مین پہنچا وہین اُن ناعاقبت فہمونکو حضور مین بلاکر کماحقہ تنبیہ کی اور گوشمالی واجبی دی پھر ہر ایک کے واسطے حصے معین کر کے ملک کو تقسیم کر دیا تا اسمین سے فتنہ وفساد تمام وکمال اُٹھہ جاوے اور نزع کسیطرح کی باقی نرہے کہتے ہین دس فقیر ایک کملی مین چین سے سوئین اور دو بادشاہ ایک اقلیم مین ہرگز نرہ سکین

قطعہ

آدھی اُسمین سے مقرر دے فقیرون کیتین	ایک روٹی پاس رکھتا ہو اگر مرد خدا
ملک کی خواہش نہو پھر اُسکو یہہ ممکن نہین	ساتون اقلیمونکا مالک گو کہ ہووے بادشاہ

چوتھی حکایت

عرب کے چورونمین سے ایک طائفہ پہاڑ کی بلندی پر بیٹھا تھا اور رستا کاروانکی آمدورفت کا بلکہ سب مسافرونکے بھی آنے جانے کا مسدود کیا تھا شہر کی رعیت اور گاؤن گاؤن کے باشندے تاخت تاراج سے انکی تنگ آئے تھے اور لشکر بادشاہ کا بھی مکروفریب سے اُنکے نہایت عاجز تھا اس سبب سے کہ پہاڑ کی چوٹی پر ایک جای پناہ اُنکے ہاتھہ آئی تھی اور اسی مین جا بود وباش بنائی تھی صاحب تدبیر اس ملک کے اور رئیس وہانکی سلطنت کے اکثر باہم مصلحت کرتے کہ اگر یہہ گروہ اسی وتیرہ پر ایک مدت رہا تو پھر تاب مقابلے کی اسنے محال ہو گی

مثنوی

ہوئے پاؤ نہ گر درخت قوی	اُسکو یک شخص نے اکھاڑا بھی
چند سے اُسکو ہی گرچہ مہلت دے	پھر نہ اُکھڑے فلک کے زیلے سے
ایک چشمہ جہانکو جسکے	نیلی سے لیکے بند کر دیجے
پھر جو پانی اُسی مین جاوے بھر	ہووے مشکل گذار ہاتھی پر

آخر اس بات نے قرار پایا کہ ایک شخص چست وچالاک کو انکی جستجو کے لئے معین کیجئے تاکہ ہر وقت خبر کیے چنانچہ ایک جاسوس عیار کو مقرر کیا اور بھی فرصت وقت کی دیکھتے تھے اور اسی کہات مین تھے کہ یہہ جو رپیشہ تاراج کرنے ایک قوم کے گئے تھے اور جا انکی خالی تھی کہ چند اشخاص جنگ دیدہ اور کار آزمودہ کو بھیجا وگھات دیکھکر جابجا درونمین پہاڑ کے چھپ رہے تاکہ جو مبلغ بےحساب اور بہت سا اسباب لوٹ کر سفر سے رات کو پھر آئے تھیار اپنے اپنے کمر سے کھولے اور مال لوٹ کا جمع کر کے ایک جا رکھدیا پھر ادہر انکا خواب نے کہ راحت چشم سے در آیا اور انکو غفلت مین ڈال دیا بیت

ہوا روز آخر چھپا آفتاب	سیہ رات نے منہہ پہ ڈالا نقاب

غرض جو نہین پہر رات گئی کہ مردان بہادر اور دلیران دلاور گھات سے کودے اور ہر ایک کی مشکین باندھلین وقت صبح بادشاہ کی درگاہ مین اُن سرکشونکو دست بستہ اور سرنگون حاضر کیا بادشاہ نے سب کے قتل کی

بسعیت اشارت کی اتفاقاً اُس جماعت مین ایک جوان تھا کہ ثمر نخل جوانیکا اُسکی
ہنوز تر و تازہ تھا اور سبزۂ گلستان رخسار کا اُسکے نو دمیدہ اور دہقانو وزیرون
مین سے ایک وزیر نے بادشاہ کے پایۂ تخت کو چوما اور عجز سے پیشانی اپنی زمین
پر رکھکر کلمات شفاعت آمیز اُسکے واسطے حضور معلّیٰ مین عرض کرنے لگا کہ اِس لڑکے
نے ہنوز باغ زندگانی سے پھل نہین کھایا اور ریحان جوانی سے گل امید نہین
پایا امیدوار فضل و کرم ہی کہ اسکی جان بخشی کی منت اوپر خانہ زاد کے رکھین
اور اِسکی تقصیرات عفو فرماوین بادشاہ اِس بات کو سنکر چین بجبین ہوئے اور
اُسکی طرف سے منہہ پھیر لیا اسواسطے کہ سخن پست اُسکا سلطانکی رائے بلند کو
پسند نہ آیا اور کہا

بیت

خو نہ لینکو نیکی ہووے جسکی طینت میں ہی	گیند گنبد پر ہی ٹھہرے ہی تربیت نا اہل کی

اور یون فرمایا کہ اُنکے فساد کی نسل کاٹنی اور بیخ و بنیاد اکھاڑنی مناسب ہی
آگ کو بجھانا اور انگاریکو چھوڑ دینا یا سانپ کو مارنا اور سنپولے کو پالنا کام
عقلمندونکا نہین

قطعہ

ابر برسا گرچہ آب حیات	بید کی شاخ پھل نہ لائیگی پر
کھو نہ اوقات اپنی سفلے سے	کہ نئے بوریا نہ دیگی شکر

وزیر نے اِس بات کو جبراً و قہراً پسند کیا اور بادشاہ کی خوبی عقل پر آفرین کی
اور کہا جو کچھہ کہ جہان پناہ نے ارشاد کیا وہی حق ہی اور عین صواب لیکن

اگر صحبت میں ان بدونکی تربیت ہوتا البتہ خو بو انکی ہی پکڑتا غلام کو امید ہے کہ اگر خدمت
مین اچھونکی اور صحبت مین نیکونکی تربیت پاوے تو خو انکی ہی اختیار کرے اسواسطے کہ اُنہون
لڑکا ہی سات پیدونکی اور خصلت بدونکی دلمین اُسکے نہین سمائی اور حدیث شریف
مین آیا ہے کہ نہین کوئی لڑکا مگر تحقیق پیدا کیا گیا ہے اوپر طریق اسلام کے لیکن ماں باپ اُسکے
یہودی کردین اُسے یا نصرانی یا مجوسی

قطعہ

بدطینتون مین بیٹھکے بیٹے نے نوح کے	یون اپنا خاندان نبوت ڈبو دیا
اور چند روز ہی سگ اصحاب کہف نے	خدمت جو کی بزرگونکی پس آدمی ہوا

قطعہ

اہلیہ نے لوط کی بدطینتونکا ساتھ دے	کھو دیا اپنی بزرگی کا ہزار افسوس گھر
اور اطاعت کرکے نیکونکی سگ اصحاب کہف	ہوگیا تھوڑے دنونکے بیچ مانند بشر

یہہ کہا اور ایک گروہ بادشاہ کے ندیمون سے اُسکی شفاعت کے واسطے اپنے ساتھ
متفق کرلیا الغرض بادشاہ اُسکے قتل سے دست بردار ہوا اور یہہ کہا جان بخشی
مین نے اگرچہ مصلحت نہ دیکھی

رباعی

تو جانے ہے جو زال نے رستم سے کہا	دشمن کو حقیر جسنے سمجھا جو کا
پانی جو زیادہ چھوٹے چشمے مین ہوا	اونٹونکو دیا بوجھ سمیت اُسنے بہا

قصہ کوتاہ اُس لڑکے کو بنعمت وہ وزیر ناقص تدبیر پرورش کرنے لگا اور ایک
استاد معقول اُسکی تربیت کے واسطے مقرر کیا چند روز مین مخاطب ہونیکا۔

طریق پسندیدہ اور رد کرنا جواب کا بائین شایستہ بلکہ تمام آداب بادشاہونکی
خدمت کے اُس ناہموار کو بحسب ظاہر سکھا دئیے بہتونکا مقبول خاطر اور اکثرونکا منظور
نظر ہوا بارے ایکدن وہ زیر سے جو وقت پایا کچھ حسن واخلاق کہ بظاہر اُسن بد باطن
نے حاصل کئے تھے حضور سلاطین اظہار کرنے لگا کہ دانا ؤنکی تربیت نے اور
نیکونکی صحبت نے فضل رب العزت سے اور اقبال خداوند نعمت سے اُسکی طبیعت میں
جیسا کہ چاہئیے ویسا ہی اثر کیا اور جبل قدیم اسکی طینت پر کدورت سے ایک لخت
گیا حضرت اِن باتونکو سنکر مسکرائے اور یہہ فرمایا بیت

آدمی کے ساتھ ہووے گو ترا	بھیڑئیے کا بچہ ہوگا بھیڑیا

برس دو ایک گذرے تھے کہ کتنے اوباش اور بد معاش محلے کے اُسسے ملے
اور رفیق ہوئے بلکہ یہہ عہد کیا کہ رفاقت اُسکی کسی وقت ترک نکرینگے اور ہر حال مین
شریک اسکے رہین غرض فرصت وقت پاکر وزیر کو دونون بیٹون سمیت مارا اور دولت بے نہایت
ہمراہ لیکر چورونکے غار مین گیا اور بدستور مقام پر باپکے قایم ہوا جو نہین خبر
اِس سانحے کی حضرت کے سمع شریف مین پہنچی بے اختیار دست مبارک کو حسرت
سے کاٹا اور یہہ کہا قطعہ

آہن بد سے کسطرح سے شمشیر خوب	تربیت سے اہل ہوتے مین کہین بھی ناکسان
مینہہ کی طینت وہی ہے پاک و پاکیزہ ولے	گھاس جنگل مین اُگے اور گل چمن کے درمیان

قطعہ

کب ہو سنبل زمین شور کے بیچ	اُس میں تخم امید کیون بوئیے
نیکی کرنی بدون سے ہی ایسی	جیسی نیکون سے کی بدی تونے

پانچوین حکایت

ایک کوتوال کے بیٹے کو بادشاہ اغلمش کے در دولت پر دیکھا مین نے کہ فہم و عقل زیادہ وصف سے رکھتا تھا اور لڑکائی مین آثار بزرگی کے پیشانی سے اُسکی ظاہر تھے

بیت

پیشانی نازنین پہ اُسکی	چمکے تھا ستارۂ بلندی

حاصل کلام یہہ ہی کہ بادشاہ کا منظور نظر ہوا کہ حسن صورت اور خوبی سیرت رکھتا تھا چنانچہ خردمندون نے کہا ہی کہ تونگری ہنر سے ہی نہ بسبب مال کے اور بزرگی عقل سے ہی نہ بسبب سن و سال کے ہم چشمونکو اُسکی یہ حالت دیکھکر نہایت حسد ہوا اور اسپہ ایک خیانت کی تہمت کر کے سعی بیجا اور کوشش بیفایدہ اُسکے قتل پر کی مصرع دشمن سے کچھ نہو سکے جو مہربان ہو دوست بادشاہ نے پوچھا کہ موجب خصومت کا اور سبب عداوت کا اُنکی تیرے حق مین کیا ہی آداب بجا لاکر اُسنے عرض کیا کہ اس در دولت پر غلام نے سبکو راضی کیا مگر حاسد راضی نہین ہوتے الا زوال نعمت سے

مصرع

مین ہون اور دولت و اقبال شہنشاہی ہو

قطعہ

نظم	
کسیکے دلکو نہ دون رنج چاہتا ہون تجھے	یہ کیا کرون کہ حسود آپسے ہی دکھ مین سدا
حسود مر کہ خلاصی ہو رنج ہیگا یہہ	مشقت اسکی سے جز مرگ تو نہین چھٹتا
اور اسکے ہین جلیسے یہ بدبخت	مقبولونکا زوال نعمت و جاہ
شپرہ چشم دنکو دیکھے نہ جو	اسمین کیا آفتاب کا ہی گناہ
سچ تو یون ہی کہ آنکھین ایسی ہزار	رہین اندھے یہ ہو نہ مہر سیاہ

یہ چھٹی حکایت

عجم کے ایک بادشاہ کی نقل کرتے ہین کہ ہاتھ ظلم کا اُسنے رعیت کے مال پر دراز کیا تھا اور جور و ستم حد سے زیادہ روا رکھا تھا یہانتک کہ ایک عالم اُسکے ظلم کی تعب سے ہلاک ہوا تھا اور ایک انبوہ خلایق کا اُسکے جور کی سختی سے وطن چھوڑکر نکل گیا تھا جب رعیت کم ہوئی اور مملکت کی تحصیل مین نقصان آیا اور خزانہ بھی خالی ہو گیا تب دشمن چہار طرف سے اُسپر فوج کشی کر کے چڑھ آئے

قطعہ

داد رسی چاہے مصیبت کے دنون مین جو شخص	اُسکو لازم ہی کہ ثروت مین کرے چھڑ دے سے بھلا
قہر مت کر کہ نہین رہنے کا ایک عبد مطیع	شفقتین کر کہ جو بیگانہ ہی ہوگا اپنا

ایکدن اسکی مجلس مین اشخاص چند شاہنامہ پڑھتے تھے اور وہ مقام کہ جسمین احوال زوال دولت ضحاک کا تھا اور آنا عہد فریدون کا کہ ایک وزیر و لشکرواہ نے بادشاہ سے سوال کیا کہ کیونکر جانا چاہئے کہ فریدون مال و حشم نرکھتا تھا

پھر کسطرح سے ملک اُسکے قبضے مین آیا اور بادشاہ ہوا بادشاہ نے کہا جیسا کہ سنا ہی تو نے کہ ایک انبوہ خلق کا حلقۂ اطاعت مین اُسکے در آیا اور مددگار اُسکا ہوا اِس سبب سے سلطنت اُسکے ہاتھہ آئی وزیر نے عرض کی کہ ای خداوند ہرگاہ کہ جمع ہونا خلایق کا موجب سلطنت کا ہی پس کسواسطے آپ خلایق کتئین پریشان کرتے ہین مگر خیال سلطنت کا حضرت کو نہین ہی

مثنوی

نگھو فوج کو بات ہی یہہ بری	کہ سلطان کو لشکر سے ہی سروری
دل و جان سے لشکر کتئین اپنے پال	کہ ہی فوج سے شہ کو جاہ و جلال

بادشاہ نے فرمایا کہ باعث جمع ہونیکا رعیت کے کیا ہی وزیر نے عرض کی کہ بادشاہ کو کرم چاہیئے تو خلق اُسسے گرویدہ ہو اور رحم درکار ہی تا پناہ دولت مین اُسکی چین سے اوقات بسر کرے اور جہان پناہ کے مزاج مین یہہ دونون نہین مثنوی

سلطنت رہتی ہی کب ظالم کے ہاتھہ	بھیڑیا کیا جانے چرواہے کی گھات
ظلم جب شاہ نے کیا ایجاد	ملک کی اپنے توڑی خود بنیاد

وزیر ناصح کی نصیحت جو موافق بادشاہ کی طبیعت کے نہ تھی اسواسطے پسند نہ آئی سنکر اس بات کو شکل غصے کی بنائی اور وزیر کو قیدخانے مین بھیجدیا بہت دن نہ گذرے تھے کہ چچا کے بیٹون نے اُسکے واسطے پرخاش کے مستعد ہوکر فوج کو آراستہ کیا اور اپنے باپ کا ملک اُسسے چاہا وہ لوگ کہ ظلم سے اُسکے تنگ آکر پراگندہ تھے متفق ہوکر اُنکے مددگار ہوئے آخرالامر ملک بادشاہ کے

تصرف سے نکل گیا اور اُنکے تحت مین آگیا

قطعہ

زیردستونکو حکومت مین ستاتا ہے جو شاہ
روزِ بد دوست جو تھا اُسکا وہ ہو دشمن تر

صلح کر اپنی رعیت سے نہ ڈر دشمن سے
شاہ عادل کی رعیت ہی فقط ہی لشکر

ساتوین حکایت

ایکبادشاہ سوار تھا کشتی مین اور ایک غلام عجمی بھی حضور مین حاضر تھا لیکن غلام نے
کبھی حالت دریا کی ندیکھی تھی اور صعوبتین کشتی کی نہ اُٹھائین تھین بے اختیار رونے
لگا اور مارے ڈر کے کانپنے ہر چند تسلی کرتے تھے مطلق چپ نرہتا تھا بادشاہ کا مزاج
علیش سے نہایت منغص ہوا اور اس بات کا چارہ کچھہ نہوسکا اتفاقا ایک حکیم
بھی اسی کشتی مین تھا اُسنے بادشاہ کی جناب مین عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو مین
اس غلام کو ایک وضع سے ابھی چپ کرواؤن بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ امر نہایت
ہماری خشنودی اور رضامندی کا ہی اور موجب زیادتی الطاف کا واسطے تمہارے
بھی ہوگا یہہ سنتے ہی حکیم نے کہا کہ ہان اس غلام کو جلد دریا مین ڈالدین بموجب اُسکے
حکم کے لوگون نے اُسکو دریا مین گرا کر دو تین غوطے دئے بعد اُسکے موئے سر پکڑکر
کشان کشان ناؤ کے پاس لے آئے غلام نے ہاتھہ سے سکان کشتی کو پکڑا اور ایک
کونے مین آکر چپکا بیٹھہ گیا بادشاہ کو یہہ احوال دیکھکر نہایت تعجب آیا کہ اسمین
کیا حکمت تھی حکیم نے عرض کی کہ غلام نے پہلے مصیبت ڈوبنے کی نہ کھینچی تھی
اور قدر سلامتی کشتی کی نجانتا تھا سچ ہی کہ قدر عافیت کی وہ شخص معلوم کرتا

ہی کہ جو مصیبت میں پڑتا ہی

قطعہ

بھائیگی تیرے تئین نہین ای سیرزان جو — خواہش ہی جسکی مجھکو وہ آگے ہی تیرے زشت

جو جنتی مین سمجھین ہین اعراف کو جحیم — اور دوزخی یہہ سمجھین کہ اعراف ہی بہشت

بیت

ظاہر ہی فرق بربین ہو انسان کے نگار — آ ستے کہ ورسے لگ رہی ہو چشم انتظار

آٹھوین حکایت

شاہزادہ ہرمز سے بعضے شخصون نے سوال کیا کہ اپنے باپکے وزیرون سے کیا خطا دیکھی تھی کہ قید کیا جواب دیا کہ ایسی کوئی خطا اُنکی مجھپر ثابت نہین ہوی کہ سبب قید کا ہوتی لیکن جب یقین ہوا مجھے کہ میری ہیبت اُنکے دلون مین نہایت ہی اور میرے قول و قسم پر اعتماد تمام نہین رکھتے ڈراین کہ اپنی اذیت کے خوف سے قصد میرے مارنے کا کرین تب حکیمون کے قول پر عمل کیا مین نے کہ کہہ گئے ہین

نظم

ڈر حکیم اُستے جو خایف تجھہ سے ہو — گو کہ ویسے سو سے کرسکتا ہی جنگ

یا نون یون کاٹے ہی جڑ ولیے سانپ کا — شاید اُسکا سر وہ کچلے لیکے سنگ

مضطرب ہووے جو بلی لے نکال — اپنے چنگل سے وہین چشم پلنگ

نوین حکایت

ملک عرب کا ایک بادشاہ حالت پیری مین بیمار تھا اور رشتہ زیست کی

کا قطع کرکے موت کا امیدوار اتفاقاً اُسی حالت مین ایک سوار یکایک دروازے مین نظر آیا اور یہہ خبر فرحت اثر لایا کہ فلانے قلعے کو فضل ایزد متعال سے اور حضرت کے اقبال سے فتح کر کر دشمنون کو قید کر لیا اور سپاہ و رعیت جتنی وہان کی تھی سب مطیع و فرمان بردار حضرت کی ہوئی بادشاہ نے اِس نوید کو سنکر ایک نفس سرد کھینچا اور فرمایا کہ اِس مژدے کی خشنودی مجھے نہین بلکہ میرے دشمنونکو ہے یعنے ملک کے وارثونکو

نظم

اسی امید مین آخر ہوی دریغ یہہ عمر — کہ دلمین ہے مگر جو کچھ وہ دل سے ہووے پدید
امید بستہ تو برآئی ایک فایدہ کیا — کہ عمر گذری نہ آویگی پھر نہین یہہ امید
بجے ہی کوچ کا نقارہ موت آ پہنچی — وداع سر کتین تم کرو ای دیدۂ تر
ای دست ساعد بازو و گردن و بر دوش — سفر کا وقت ہے رخصت ہو چلدیکدیگر
لبون پہ جان ہے علاوہ کر چکا ہی کام تمام — خدا کے واسطے ای یارو آؤ اِتو ادھر
بسر ہوی مری اوقات آہ غفلت مین — کیا نہ مین نے حذر گو یہ کیجو تمتو حذر

دسوین حکایت

دمشق کی جامع مسجد مین سرھانے تربت یحیی پیغمبر علیہ السلام کے معتکف تھا کہ عرب کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کہ بے انصافی مین مشہور تھا اور سراپا اُسکا ظلم اور ستم سے معمور اتفاقاً زیارت کو آیا اور نماز اُسنے پڑھی پھر دعا کی اور اُسکی حاجت چاہی۔

بیت

اس خاکدان میں پشیمان ہیں سبھی | محتاج ہیں زیادہ جو ہیں گے بہت غنی

پھر مجھسے یہہ کہا کہ عطا درویشونکی اور دعا سینہ ریشونکی اعلی اور بہتر ہی توقع کہ مجھپر توجہ کرو کہ ایک دشمن قوی سے ڈرتا ہوں اور اسی کے سوچ میں اکثر رہا کرتا ہوں کہا مین نے کہ ضعیفان رعیت پر اور غریبان مملکت پر ترحم کر کہ ہرگز دشمن قوی سے رنج نہ دیکھیگا

نظم

بازو قوی و سخت سے پر زور ہاتھ سے | پنجے کو ناتوان کے ہی توڑنا خطا
گرتے ہوؤنکو جسنے نہ تھا نا یقین ہے | جسدن گرے وہ ہاتھ نہ پکڑے کوئی ذرا
تخم بدی کو بو کے بھلائی کی رکھے آس | کچھ بھی کھا نا اسکے ہی بیہودہ فہم کا
غفلت کو چھوڑ داد خلایق کی جلد دے | گر تو نہ دیگا کوئی تو یک روز دیویگا

مثنوی

ہر ایک کا ہی جون عضو ہر ایک بشر | کہ بنیاد انکی ہی از یک گہر
اذیت جو دے ایک کو روزگار | کسی شخص کو پھر نہووے قرار
کسیکے جو دکھہ سے نہیں تجھکو کام | تو کیون آدمی اپنا رکھا ہی نام

گیارھوین حکایت

ایک درویش کہ قبول ہوتی تھیں جسکی دعائیں سدا بغداد میں وارد ہوا حجاج بن یوسف نے یہہ مژدہ جو نہیں سنا درویش کو باشتیاق تمام بلوا بھیجا اور یہہ

التماس کیا کہ امیدوار دعا کا ہون درویش نے کہا ای خداے داور اسکی روح جلد
قبض کر حجاج نے کہا کہ از براے خدا یہہ کونسی ہی دعا فقیر بے پروا بولا یہی دعا خیر کی تیرے
حق مین بلکہ جمیع مسلمانونکے

رباعی

ای زبردست تجھکو تو یہہ اطوار	زیردستون کتین تدے آزار
آخر الامر سرد ہووےگا	گرم کب تک رہیگا یہہ بازار

قطعہ

تیرے کس کام کی جہانداری	خلق کو تجھ سے ہیگی بیزاری
تجھکو موت آسے جلد تجھپہ سے تو	نہین چھٹتی ہی مردم آزاری

بارھوین حکایت

ایک بادشاہ بے انصاف نے ایک اہل دل سے پوچھا کہ عبادتونمین میرے واسطے
کونسی مناسب اور بہتر ہی کہا اُسنے کہ سونا دوپہر تک تجھکو ہر طرح اولی ہی اور
سب طاعتون سے اعلی اسواسطے کہ خلق خدا ایک ذرا آسایش پاوے **قطعہ**

دوپہر تک سوتے ظالم کو دیکھا مینے جو	یون کہا فتنا ہی بہتر ہی اسے جتنا ہو خواب
جاگنے سے جسکا سونا ہووے اوی دوستو	ایسے تو بد زیست کا اچھا ہی مرجانا شتاب

تیرھوین حکایت

سنا گیا ہی کہ بادشاہونمین سے کسی بادشاہ نے ایک راتکو عیش و عشرت مین
روز کیا تھا اور انتہا مستی مین یہہ شعر پڑھتا تھا

بیت

مجھکو سب سا جہان مین کوئی خوشتر دم نہین　　نیک و بد کی کچھ نہین ہی فکر مطلق غم نہین

ایک فقیر ننگا جاڑے مین سوتا تھا وہ بھی یہہ بیت پڑھنے لگا　**بیت**

ای کہ اقبال و حشم مین مثل تیرا جم نہین　　غم نہین گو تجھکو لیکن کیا مرا بھی غم نہین

بادشاہ کو یہہ سخن اُسکا بہت بھایا اور نہایت پسند آیا فی الفور ہزار دینار کھڑکی مین سے بخشنے لگا اور یہہ فرمایا کہ دامن پھیلا فقیر نے عرض کی کہ دامن کہان سے لاؤن کہ جامۂ عریانی پہنے ہون شہریار کو اُسکی خستہ حالی و بے پروبالی پر زیادہ ترحم آیا ایک خلعت بھی اُس نقد پر افزود کیا اور اسکے پاس بھیجدیا فقیر اُس مبلغ کثیر کو ایک مدت قلیل مین خرچ کرکے پھر آیا　**قطعہ**

کف آزاد پر رہے کب مال　　صرف کردیوے اُسکو یہہ فی الحال

صبر یک آن و آب یک لحظہ　　دل عاشق نہ رکھے سنے غربال

جس حالت مین کہ بادشاہ کو پرواہ اُسکی نہ تھی لوگون نے احوال کو اُس مسرف کے پھر عرض کیا حضرت نے نہایت طیش کھایا اور منہہ غصے کا بنایا یہین سے ہی جو صاحب دانش اور اہل فراست نے کہا ہی کہ طبیعت سے بادشاہون کی حذر کیا چاہیئے کہ اکثر خاطر انکی امور مملکت مین متعلق رہتی ہی اسیواسطے ہر گھڑی توجہ احوال عوام پر نہین کرتے　**مثنوی**

شہ سے جو چاہے عز و نعمت و جاہ　　وقت فرصت پہ اسکے رکھے نگاہ

جب تو دیکھے نہین سخن کی مجال　　قدر مت کھو زیادہ کرکے مقال

آخرالامر بادشاہ نے غصے سے فرمایا کہ نکالدو اِس فقیر بے حیا مسرف کتین کہ اِتنے بہت سی نعمت کو تھوڑی سی مدت مین برباد کردیا اور خزانہ بیت المال کا لقمہ مسکینون کا نہ طعام اخوان شیاطین کا بیت

جو کہ احمق دنکو وے تین شمع کافوری کر		دیکھنا یکدن تو شبکو اُسکا بدروغن چراغ

ایک وزیر والاتدبیر با ادب ہوکر عرض کرنے لگا ای خداوند مصلحت یہہ ہی کہ ایسے شخص کو خرچ روزمرہ بتدریج دیا چاہئے تو نفقے مین اسراف نکرین اور جو کچھہ کہ لعنت دولت حضور اعلی سے ہوی وہ سراسر واسطے تربیت کے ہی لیکن گستنے ناقص اسکو حمل اوپر بخل کے کرینگے اور صاحبان ہمت کو مناسب نہین ایک شخص کو لطف سے امیدوار کرین اور پہر نا امیدی سے مایوس بیت

مت کھول آگے اہل طمع کے در عطا		اور کھولدے تو بند نکرنا کبھو ذرا

	قطعہ	

ممکن نہین ہی یہہ کہ مسافر حجاز کے		وہان جمع ہو وین آن کے جس جا ہو آب شور
میٹھا ہو جس مقام مین چشمہ یقین ہی		اکثر وہین کھڑے رہین انسان مرغ مور

	چودھوین حکایت	

اگلے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ رعیت مملکت مین سستی کرتا اور لشکر کو بیچ سختی کے رکھتا جون ایک دشمن اُسکے مقابل ہوا لشکر تمام بھاگ گیا مثنوی

سپاہی سے زر کا کرے جو دریغ		تو کب اُسکے دشمن پہ کھینچے وہ تیغ

دلیری لڑائی مین وہ کیا کرے | جو نت دست خالی کو دیکھا کرے

اُنمین سے کہ جنھون نے یہہ عذر اور مکر کیا تھا ایک شخص مجھ سے بھی دوستی رکھتا تھا ملامت کی بیچ اُسکو اور یہہ کہا کمینہ اور سفلہ ناشکر اور حق ناشناس وہ شخص ہی کھوڑے سے تغیر حال مین اپنے مخدوم قدیم سے پھر جاوے اور برسون کی نعمتون کے حقوق کھو دیوے کہا اُس شخص نے کہ اگر معذور رکھے تو تو تجھہ مین بھی کہون لایق ہی کہ میرا گھوڑا یکو جو بیسیر نہو وین اور بند میرے زین کا بھی گرو ہو لیکن جو بادشاہ کہ زر کا بخل سپاہی سے کرے ایسیکا ساتھہ کون دے اور کیون جو کھون اُٹھائیے اور کسو واسطے مرے

مثنوی

زر سپاہی کو جو تو دیگا تو وہ دیویگا سر | گر نہ زر دیگا تو وہ جائیگا چاہیگا جدھر
سیر ہو تو ہو غضب سے شیر پر حملہ کنان | اور جو بھوکھا ہو تو بھاگے لومڑی سے پہلوان

پندرھوین حکایت

وزیرون مین سے ایک وزیر منصب وزارت سے تغیر ہو کر درویشونکے زمرے مین داخل ہوا انکی صحبت کی برکت نے اسکے دلمین اثر کیا اور استغنا اسکو بخوبی حاصل ہوا بادشاہ نے اسکے احوال پر پھر نوازش فرمائی اور چاہا کہ خدمت وزارت کی بدستور سابق عطا کرے وزیر نے قبول نکی بلکہ یون عرض کی کہ یہہ عزلت بہتر ہی مجھکو خدمت سے

رباعی

گوشے مین جو اشخاص کہ بیٹھے تنہا | منہہ ہر کس و ناکس کا اُنھونے باندھا
کاغذ کتئین پھاڑ قلم کو توڑا | اب خوف سخن گیرون کا انکو نرہا

بادشاہ نے پھر فرمایا کہ اسوقت میرے تئین ایک عقلمند دانا تر چاہیئے کہ تدبیر مملکت

کی لیاقت رکھتا ہو وزیر نے التماس کیا کہ نشان دانشمند کامل کا یہہ ہے کہ ایسے کامون کے نزدیک نہ آوے

بیت

دُکھہ ایک جانور کو ندے کھائے استخوان	پھر کیون نہ ہو ہما کو شرف طایرو نمین یہان

سولھوین حکایت

سیاہ گوش سے پوچھا کہ تو نے صحبت شیر کی کیون اختیار کی کہا اُسنے کہ بچا ہوا اُسکے شکار مین سے کھا لیتا ہون اور دشمنونکے شر سے اُسکی پناہ مین زندگانی کرتا ہون کسی نے کہا کہ اب تو سایۂ حمایت مین اُسکے آیا تو اور شکر نعمت پر اُسکی اقرار کیا تو نے کسواسطے نزدیک اُسکے نہین جاتا کہ تجکو اپنے مخصوصون مین داخل کرے اور اپنے مخلصون مین گنے کہا اُسنے کہ اس مرتبہ اُسکے غضب سے نڈر نہین ہون جو اتنی جرات کرون **بیت**

برسون مین پوجے گبر اگر آگ کے تئین	جو نہین گرے وہ اُسمین تو جل جا بس وہی

ہوتا ہی ہمنشین بادشاہ کے مال و متاع سے منتفع ہوتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ گردن مارے جاتے ہین چنانچہ حکیمون نے کہا ہی کہ بادشاہونکی طبیعت کے تلون سے ڈرا چاہیئے کہ کبھی سلام کرنے سے آزردہ ہوتے ہین اور کبھی عوض گالی کے خلعت دیتے ہین اور کہتے ہین کہ کثرت ظرافتکی اور زیادتی خوش طبعی کی ہنر ندیمونکا ہی اور عیب حکیمونکا **بیت**

مت چھوڑ قرینہ دجو رہے قدر مدام	بازی و ظرافت ہی ندیمون کا کام

سترھوین حکایت

رفیقون مین سے ایک شخص گلہ روزگار ناہنجار کا آگے میرے کرنے لگا کہ آمدنی کم اور

ہون تھوڑی اور عیال بہت طاقت فاقہ کشی کی بھی مجھہ مین نہین اکثر اوقات یہہ
جی مین آتا ہی کہ چلا جاؤن کہین خواہ وہان سکھہ سے گذرے یا دُکھہ سے غرض
کسیطرح سے ایام زندگانی فانی کے کٹ جائین اور اس ملک کے باشندے میرے نیک
وبد سے خبر نپائین

رباعی

بیکس کوئی سو گیا جو بھوکھا	جانا نہ کسی سنے کہ کون ہیگا
جان لب پہ کسی کے آگئی آہ	لیکن کوئی یک ذرا نہ رویا

پر شماتت اعدا سے اندیشہ کرتا ہون کہ میرے پیچھے طعنے دیکر ہنسین اور میری کوشش
کو میرے عیال کے حق مین اوپر بے مروتی کے حمل کرین اور کہین

قطعہ

اُس بیحیا کو دیکھہ کہ ہرگز جہان مین	نیکی کا منہہ کبھی وہ نہ دیکھیگا یکنظر
اوقات اپنی کاٹتے وہ آسودگی کے ساتھہ	فرزند و زن کی سختی مین کیچھ نہ تک خبر

علم حساب مین تھوڑی سی مہارت اور فن سیاق مین اندک سے قدرت رکھتا ہون اگر تمہاری
سعی سے میرا ایک خرچ معین ہو جائے تو موجب جمعیت خاطر کا ہو گا اور بقیہ عمر مین
اُسکے شکر کے عہدے سے نکل نہ سکونگا کہا بنیے کہ ای برادر عمل بادشاہونکا دو طرف
رکھتا ہی امید نان کی اور دہشت جان کی خلاف رائے عقلمندونکا ہی کہ اُس امید
مین اوراس بیم مین اپنے تئین ڈالیے

قطعہ

کوئی آتا نہین حاکم کی طرف سے ہرگز	حاصل باغ و زمین مانگنے درویش کے گھر
یا غم و غصہ و تشویش سے راضی ہو تو	یا جگر بند کو رکھہ زاغ کے آگے ...

پھر کہا اُسنے کہ یہہ سخن موافق میرے حال کے کہا تو نے اور جواب میرے سوال کا نہ دیا کیا نہین
سنا ہی تو نے کہ کہہ گئے ہین جو کوئی خیانت کرے ہاتھہ اسکا حساب دیتے ہوئے
کانپنے لگے

بیت

کجی کو چھوڑ دے ہی راستی خوشنودی مولا	۰	کہ سیدھی راہ مین ہوتے کسیکو گم نہین دیکھا

۷ اور حکیمون نے کہا ہی چار شخص چار آدمیون سے جان سے رنجیدہ مین تحصیل دینے والا سلطان
سے اور چور پاسبان سے فاسق چغل خور سے اور فاحشہ محتسب سے اور جسکا حساب
پاک ہی اُسکو محاسبے سے کیا باک (ڈر)

قطعہ

جو وقت خدمت و رفعت نہ حد سے گذرے تو		تو پھر حساب کے دن ہو عدو سے تجھہ کو نباک
اگر نہین تجھے آلودگی تو چین سے رہ		کہ دھوبی سنگ پہ پچھاڑتے ہین جامہ ناپاک

کہا مین نے کہ نقل اُس لومڑی کی مناسب تیرے حال کے ہی جو بھاگتی تھی اور گرتی تھی اور
اُٹھتی تھی کسی نے پوچھا اُسکو ایسی کونسی آفت ہی جو موجب اتنی دہشت کا ہوئی
کہا اُسنے سنا ہی مین نے کہ اونٹونکو بیگار پکڑتے ہین جاہل نے کہا ای گدھی اونٹ
کیتین تجھہ سے کیا مناسبت اور تیرے تئین اُسسے کیا مشابہت بولی وہ چپ رہ کہ اگر حسد
واسطے غرض کے کہدین کہ یہہ بھی بچہ شتر ہی اور پکڑی جاؤن تو کسکو اندیشہ میرے چھڑا
کا ہوگا اور تجسس احوال کا میرے کون کریگا جب تلک تریاق عراق سے آوے سانپ
کا کاٹا ہوا مر جاوے فی الحقیقت تجھے ایسی ہی فضیلت و امانت ہی اور تقوی و دیانت لیکن
دشمن بیچ گھات کے ہین اور مدعی سخت بدذات جو کچھہ کہ حسن سیرت تیری ہی اگر خلاف اسکے

تقریر کرین تو البتہ بادشاہ کے محل عتاب اور معرض عتاب مین آوے تو پھر اُس
حالت مین کسکو مجال متعالگی ہو پس مصلحت یہہ دیکھتا ہون کہ ملک قناعت کو اختیار
کرے تو او ترک ریاست کہ کہتے ہین

بیت

دریامین فایدے بہت ہین بلکہ بیشمار	چاہے سلامتی تو کنارہ کر اختیار

اُسنے یہہ سنکر نہایت غصے ہوا منہہ اس نقل سے پھیر لیا اور باتین رنجش آمیز کرنے
لگا کہ یہہ کیا عقل ہی اور کیسا یہہ شعور قول حکیمونکا راست ہوا جو کہہ گئے ہین کہ دوست
زندان مین کام آتے ہین اور دشمن بھی دسترخوان پر دوست نظر آتے ہین

قطعہ

دیکھنا زنہار اُسکو آشنا مت جاننا	وقت نعمت جو کرے اظہار اپنی دوستی
دوست اپنا جانیو بیشبہہ تو اُس شخص کو	ہووے روز بد مین جس سے دستگیری غمخوری

جب دیکھا مینے کہ آزردہ ہوتا ہی اور نصیحت بغرض سنتا ہی مجبور ہوکر دیوان کے پاس گیا مین
اور بسبب سابقہ اتحاد کے کہ مجھہ مین اور اسمین تھا صورت حال اُسکی تہ اندیشی کی ہی اور لیاقت
و استحقاق اُسکا کما ینبغی ظاہر کیا غرض ایک چھوٹا سا کام اُسکے واسطے معین ہو گیا کتنے دن
اوپر اُسکے گذرے تھے کہ رسائی اُسکی طبیعت کی دیکھی اُسکی تدبیر کی خوبی پسند کی غرض
اُس کام سے اسکا مرتبہ گذر گیا تب ایک امر عمدہ اور اُسکے واسطے مقرر ہوا اسیطرح
ستارہ اُسکی دولت کا اور اختر اُسکی حشمت کا ترقی مین تھا نہایت اوج دولت کو پہنچا
اور مقرب حضرت سلطان کا اور معتمد ہوا ترقی اور خوشحالی اُسکی دیکھکر خرم و شادان
ہوا مین اور یہہ کہا مین نے

بیت

صبر کر تو واتو ہی پر پھل وہ رکھے ہی شیرین	ترش رو گردش ایام سے اتنا مت ہو

بیت

کہ تیر گی ہی نیت وہان جہان ہی الحیات	شکستہ دل نہ ہو ہرگز تو کار بستہ سے

بیت

بہتیرے لطف رکھے ہی پوشیدہ کبریا	غمگین اسقدر نہو ای مورد بلا

اتفاقاً قریب اسی وقت کے کتنے آشناؤنکے ساتھ سفر حجاز کا کیا مین نے حرمین کی زیارت کر کے پھر اپنی منزل میر استقبال کے واسطے آیا وہ ظاہر احوال اُسکا دیکھا بہ نہایت پریشان تھا اور بمرتبہ حیران عقلیہ جاتا مین نے کہ معزول ہی جوانا معقول ہی غرض دوست دیوانی کتین آشناؤنکی ملاقات کی فرصت اُسوقت ہوتی ہی جب خدمت سے تغیر ہوتا ہی

قطعہ

آشناؤن سے نہ کچھ مطلب نہ کام	خدمت وجاہ وحشم ثروت کے بیچ
دوستون ہی سے کہین آکر مدام	ہووے جب بیچارگی تب دردِ دل

القصہ پوچھا مین نے کہ یہہ کیا حال ہی کہا اُسنے جلیسا کہ تو نے کہا تھا کتنے اشخاص کو میرا حسد ہوا بلکہ ایک خیانت سے مجھے متہم کیا اور اس بات کے تحقیق کرنے پر بادشاہ کا مزاج نہ آیا تاسف یہہ ہی کہ ایک بھی آشنا کلمہ حق نہ بولا اور مدتونکی صحبت کو سب نے بھلا دیا

قطعہ

وھرتے ہاتھہ سر پر ہر یک دمبدم	جو ہو صاحب جاہ تو کر کے وصف

گر ادیوے جو اسکے تئین روزگار	تو رکھین سبھی اُسکے سر پر قدم

حاصل کلام یہہ ہے کہ انواع عقوبت مین گرفتار تھا اور سر کو میرے زانوے غم سے سرنگون تھا کہ اس ہفتے مین حاجیونکے آنے کا مژدہ پہنچا یار اُس قید شدید سے مجھکو رہا کیا اور نمک قدیم ہی میری یعنے قناعت مجھپر معین کی کہا مینے کہ اُسوقت میری نصیحت نمانی تو نے چنانچہ مین کہتا تھا کہ عمل بادشاہونکا مانند سفر دریا کی ہے فایدہ مند اور خوفناک یا گنج پاویگا تو یا رنج مین مرجائیگا بیت

یا ہاتھو مین یا تو اپنے وہ موتی بہت سے	یا موج اُسکا مردہ کنارے پہ پھینک دے

اسلیے زیادہ مصلحت نہ دیکھی مینے کہ زخم نہانی کو اُسکے ناخن سرزنش سے چھیلون اور نمک ملامت چھڑکون ان دو بیتون پر اکتفا کیا قطعہ

مصیبت قید و بند اب دیکھتا ہے	نصیحت ناصحون کی کیون نہ مانی
اُٹھا سکتا نہین گر نیش کا دُکھ	تو گھر مین کیون رکھی بچھو کے انگلی

اٹھارھوین حکایت

چند اشخاص میری صحبت مین تھے کہ صلاح سے آراستہ انکا ظاہر حال تھا اور باطن بھی تقوی و طہارت سے مالامال سردارونمین ایک عمدہ اُنسے کمال رسوخ رکھتا تھا چنانچہ اُسنے انکی معیشت کے واسطے کچھ روز مقرر کیا کہ اُنمین سے ایک شخص نے وہ حرکت کی کہ مناسب حال فقرا کے اور موافق طور صلحا کے نہ تھی یقین مین اُس شخص کے خلل آیا اور رتبہ انکی عظمت کا کم ہوگیا چاہا مینے کہ کسی طور سے یارونکے روزینے کو پھر جاری کروا دون

اسواسطے اُس عہدہ کے درد ولت پہ گیا ہین لیکن دربان نے مجھکو نچھوڑا اور بار بار باب نہونے دیا بلکہ کچھہ لا یعنی اور ناشایستہ کہا ہین نے اسکی تربشت کی بلکہ بہت سی معذرت اسواسطے دانا کہہ گئے ہین قطعہ

ہیو سیلے نہ جھانکنا ہرگز	در میر و وزیر و سلطان کو
سگ و دربان غریب دیکھین اگر	کھینچے یک جیب ایک دامان کو

اتنے مین مقربان درگاہ اُس بزرگ کے میرے احوال سے آگاہ ہوئے اعزاز و اکرام مجھے لے آئے اور ایک مقام بلند میرے واسطے مقرر کیا لیکن عجز و انکسار سے مین نہایت نیچے بیٹھا اور یہہ شعر پڑھا بیت

بندہ ادنی ہون اے صاحب مرے	اد ہو تو بیٹھون بندون مین ترے

کہا اُسنے ایسی باتونکی یہہ جا گہہ نہین ادنداد بیت

گر مری انکھون پہ تو بیٹھے یہین	ناز اٹھاؤن مین ترا اے نازنین

القصہ بیٹھکر ہر مجلس و مقام سے مذکور کہنے لگا یہان تلک کہ یارونکی ذلت کی باتین بھی درمیان آئین تب کہا مین نے قطعہ

گناہ کون سا دیکھا ہے اُسنے منعم نے	کہ اپنے بندے کو نظر و نہین جوار رکھتا ہے
بزرگواری والطاف ہے خدا کو فقط	جو رزق عاصیون کا برقرار رکھتا ہے

حاکم نے جو یہہ باتین سنی نہایت پسند کی اور وجہہ معاش یارونکی بدستور سابق معین کر دی اور چڑھے ہوئے وز بھی انکے دلوا دے اُس نعمت کا شکر کیا مین نے اور زمین

خدمت کی جو می غرض گستاخی و دلیری کی معذرت حد سے زیادہ کی اور وقت روانگی و رخصت کے یہہ کہا

قطعہ

جو کعبۂ قبلۂ حاجت ہوا تو دوسرے لوگ
طواف کرنے کو جاتے ہین مجتمع ہو کر
تجھے تحمل اہل غرض مناسب ہی
کہ مارتا نہین کوئی سنگ نخل بے بر پر

انیسوین حکایت

ایک شہزادے نے بہت سامال باپ کے ورثے کا پایا اور ہاتھ بخشش کا کھول دیا اور داد و دہش بہت سی کی اور سخاوت کی داد دی غرض سپاہ کو نعمت بلا کد اور رعیت کو مال و دولت بے حد بخشی

قطعہ

دماغ و دل کو کیا کوئی اگر پاس
رکھے آتش پر جو دیکو بوے عنبر
سخاوت کر جو چاہے ہی بڑائی
نہ بن بوئے اُگے دانا زمین پر

ایک ہمنشین تنگدل یون نصیحت کرنے لگا کہ اگلے بادشاہون نے اس نعمت کو بہت کوشش سے جمع کیا ہی اور واسطے ایکدن کے رکھا ہی بخشش تک سوچ کر کیجئے اور سخاوت سے ہاتھ کھینچ لیجئے کہ ابھی بہت سی گھاتیان آگے ہین اور دشمن پیچھے ایسا نہو کہ وقت حاجت ہاتھ تنگ ہو جاوے اور چرخ بوقلمون جلوہ کچھ اور رنگ دکھائے

قطعہ

گر تو اک بخشش سے تیرے لین عوام
صاحب ہر خانہ پاوے یک برنج
گر تو کیک جو بھی رو یا سب سے لے
جمع ہو تیرے سے گنج ہر روز گ

بادشاہزادہ اُس پست ہمت کے کلام سے برہم ہوا کہ موافق اُسکے طبع عالی کے نتھا
اور اُسپر غصہ کیا کہ خدا تعالی نے اپنے فضل سے مجھکو مالک اِس مملکت کا اور سلطان
اِس سلطنت کا کیا ہی چاہیئے کہ ہر طرح کی لذتین اٹھاؤن ہین اور ہر ایک محتاج کو تونگر
بناؤن ہین نہ پاسبان ہون کہ اُسکی محافظت کیا کرون **بیت**

چالیس گنج رکھتا تھا قارون موا گیا	چھوڑا جو نام نیک نہ نوشیروان موا

بیسوین حکایت

کہتے ہین کہ نوشیروان عادل کسی شکار گاہ مین ایک شکار کو کباب کرتا تھا اتفاقاً لون نتھا
کہ ایک غلام کو بستی کے پاس بھیجا تاکہ لون لاوے اور اُسے یون فرمایا کہ لون زور شور سے نہ لیجو
بلکہ قیمت دیجو ایسا ہو گا وُنہین خرابی اور خواری ہو اور یہہ رسم ہمیشہ جاری ہو جاوے ندمون
نے التماس کیا کہ اسقدر لون کیا قدر رکھتا ہی کہ موجب شورش و برہمی اور باعث خرابی و
خستگی کا ہو گا بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ بنا ظلم کی پہلے جہان مین تھوڑی تھی جو کوئی
آیا اُسنے کچھ اُسپر افزایش کی تا اِس نہایت کو پہنچی **قطعہ**

جو شاہ باغ رعیت سے کھاوے ایک بھی سیب	غلام اُسکے اُکھاڑین درخت میوہ دار
جو نیم بیضے کی مقدار ظلم شہ سے ہو	پروویں سیخ مین اُسکی سپاہ مرغ ہزار

اکیسوین حکایت

سنا ہی مین نے کہ ایک وزیر غافل بلکہ جاہل رعیت کے گھر خراب کرتا اسواسطے کہ خزانہ
بادشاہ کا زیادہ کرے بے خبر تھا قول حکما سے کہ کہہ گئے مین جو شخص کہ اپنے خالق کو

رنج دیکو اس لئے کہ ایک مخلوق کے دلکو راضی کرے قادر کریم اُسی مخلوق کو اُسکی
سرزنش کے واسطے متعین کرے تاکہ اپنے کئے کی سزا اُسکے ہاتھ سے پاوے **بیت**

آفت جان گ ہی بہر سپند	قہر ہی بر دود دل دردمند

چنانچہ سب حیوانونکا سردار شیر ہی اور جانورونمین کمتر گدھا لیکن عقلمندونکے
نزدیک گدھا بوجھہ کا اُٹھانے والا بہتر ہی شیر درندہ سے **مثنوی**

ہی خر مسکین اگرچہ بے تمیز	بوجھہ لے چلتا ہی اِسسے ہی عزیز
گاو خر جو بوجھہ اُٹھاوین ہمنشین	آدمی موذی سے مین بہتر کہین

پھر آیا مین داستان پر وزیر غافل کی تھوڑے سے اخلاق زبون اُسکے بادشاہ کو معلوم
ہوئے فی الفور اُسکو شکنجے مین کھینچا اور طرح بطرح کے عذابون سے مارا **قطعہ**

نہ حاصل ہو تجھکو رضاے ملک	رکھے تا نہ تو خاطر بندگان
اگر چاہتا ہی عطاے خدا	تو کر خلق سے اُسکی تو نیکیان

اور یون کہتے مین کہ ایک ستم رسیدہ ونمین سے اُسطرف وارد ہوا اور اسکے حال
تباہ کو دیکھا اُسنے اور یون کہا **قطعہ**

زور و قوت جسکو ہو لازم نہین آ سکتین	سلطنت مین کھائے تہمت سے وہ مال مردمان
ناف کے اندر جو کیو چاک ہو جاوے شکم	لیک ہی ممکن کہ نکلے حلق سے وہ استخوان

بیت

نہ رہیگا ستمگر و غدار	اُسپہ لعنت رہیگی لیل و:

بائیسوین حکایت

ایک مردم آزار کی نقل کرتے ہین کہ کسی پرہیزگار کے سر پر اُسنے پتھر مارا درویش کو قدرت بدلا لینے کی نہ تھی پر اُس پتھر کو اپنے پاس رکھتا تھا کہ ایک وقت بادشاہ اوپر اُسکے غصے ہوا اور ایک کوئے مین اُسکو قید کیا درویش وہان آیا اور اُسی پتھر کو اُسکے سر پر مارا کہا اُسنے تو کون ہے اور میرے تئین کس واسطے پتھر مارا کہا اُسنے کہ مین وہی شخص ہون اور یہہ وہی پتھر ہے کہ فلانی تاریخ میرے سر پر مارا تھا تونے بولا وہ کہ اتنی مدت کہان تھا تو کہا اُسنے کہ تیری جاہ سے اندیشہ کرتا تھا اب تجھے چاہ مین دیکھا غنیمت جانا کہ عقلمندون نے کہا ہے

مثنوی

دیکھے نالایق کو جب تو بختیار — عاقلون کی طرح کر صبر اختیار
تیز تر ناخون جو رکھتا نہین — تو بدون کے ساتھ بس لڑنا نہین
جو کوئی شہ زور سے پنجہ ملائے — ناتوان پنجے سے اپنے ہاتھ اُٹھائے
جب کہ اُسکے ہاتھ باندھے آسمان — تب نکال اُسکا تو مغز استخوان

تیئیسوین حکایت

ایک بادشاہ کو مرض ایسا گدھب تھا کہ جسکا ذکر نکرنا بہتر ہے کتنے حکیم یونان کے متفق ہوئے کہ اس درد کی کچھ دوا نہین مگر پتا آدمی کا کہ کتنی صفتین اُسمین ہون بادشاہ نے فرمایا جلد پیدا کرین ایک زمیندار کے لڑکے کو انہین صفتون سے کہ حکیمون نے کہین تھین پایا اور ماباپ کو اُسکے بہت سامال دیکر راضی کیا اور قاضی نے بھی

اُسکے قتل کا فتویٰ دیا کہ خون ایک شخص کا رعیت مین سے بادشاہ کی سلامتی کے واسطے جایز ہی جلاد نے اُسکے مارنے کا قصد کیا لڑکے نے آسمان کی طرف دیکھا اور مسکراکے کچھہ ہونٹون مین کہنے لگا بادشاہ نے پوچھا کہ اِس حالت مین ہنسنے کا کیا موقع ہی لڑکے نے کہا کہ لاڈ فرزند کا ماں باپ پر ہوتا ہی دعویٰ آگے قاضی کے لیجاتے ہین اور داد بادشاہ سے چاہتے ہین جب کہ ماں باپ واسطے حاصل ہونے دنیا کے میرے خون پر بخوشی راضی ہوئے اور قاضی نے میرے قتل کا فتویٰ دیا اور بادشاہ نے بھی اچھا ہونا اپنا میرے ہلاک ہونے مین دیکھا اب سوا حافظ حقیقی کے پناہ نہین رکھتا ہین بیت

آگے کرون کس کے جاکے تیری فریاد	مانگون مین تیرے ظلم کی تجھہ سے ہی داد

یہہ باتین سنکر بادشاہ کا دل بھر آیا اور رو دیا بعد اُسکے فرمایا کہ مرنا میرا بہتر ہی ایسے بیگناہ کے خون کرنے سے یہہ کہکر پیشانی اُس لڑکے کی چومی اور گود مین لے لیا غرض خون اُسکا معاف کیا اور مال و زر بہت سا دیا کہتے ہین کہ بادشاہ نے اُسی ہفتے مین شفا پائی قطعہ

غرق ہونگا فکر مین اُس بیت کی مین ابتلک	ایک مہاوت جو کہ رایر ہتا تھا رود نیل پر
جو کہ ہی حال ایسا جیون تلے ہی تیرا زیر قدم	فیل کے پاؤن تلے حال اُسکے ہی تیرا بتر

چوبیسوین حکایت

عمرلیث کے ملازمون مین سے ایک غلام بھاگ گیا تھا لوگ اُسکے پیچھے واسطے تلاش کے گئے اور لے آئے وزیر کو ساتھہ اُسکے لاگ تھی اسواسطے قتل کی اُسکے اشارت کی تو اور غلام ایسی حرکت نکرین بندۂ مسکین نے عجز سے عمرلیث کے آگے اپنا سر زمین پر رکھدیا اور کہا

کچھ ہی مجھپر ہو جو اچھا تو کہے تو ہی روا	بندہ کیا دعوی کرے ہے حکم صاحب کا بجا

لیکن بسبب اسکے کہ نمک پروردہ اِس خاندان کا ہون نہین چاہتا کہ فردا قیامت آپ میرے خون کے مظلمے مین گرفتار ہووین اور جو یونہین مرضی مبارک ہی تو مجھے ساتھ ایک حیلۂ شرعی کے قتل کیجئے بادشاہ نے فرمایا کہ حیلۂ شرعی کیونکر کرون غلام نے عرض کی کہ حکم ہو تا مین وزیر کو مار ڈالون پھر مجھکو اُسکے قصاص مین قتل کروائیے تا کہ خون ناحق تمسے نہو بادشاہ ان باتونکو سنکر بے اختیار ہنسے اور وزیر سے کہا اب کیا مصلحت دیکھتا ہی تو وزیر نے عرض کی کہ ای خداوند عالم واسطے خدا کے اِس شوخ چشم عیار کو اپنے باپ کی قبر کے صدقے سے آزاد کرو نہین تو مجھکو کسی بلا مین گرفتار کریگا گناہ میرا ہی کہ حکیمونکے قول پر عمل نکیا مین سنے کہ کہہ گئے ہین

قطعہ

کیون تو سنگ انداز سے جا کر لڑا	اپنی نادانی سے پھوڑا اپنا سر
رو دشمن پر جو پھینکا تو نے تیر	اُسکا اب تو ہی نشانہ کر حذر

پچیسوین حکایت

ملک زوزن کے ملازمونمین ایک سردار نیک سیرت خوش خصلت تھا سب مجلسون مین روبرو اُنکے بعزت پیش آتا اور پس غیبت اُنکو بخوبی یاد کرتا اتفاقاً اُسسے ایک حرکت ایسی ہوئی کہ بادشاہ کو بری لگی تاوان لیا اور عذاب شدید اُسپر کیا بادشاہ کے سرہنگ جو اُسکی پہلی نعمتونکے ممنون اور شاکر تھے اسواسطے مدت متعینہ مین اپنی عطوفت اور ملایمت کرتے رہے اور سرزنش و ملامت کو روا نہ رکھا

قطعہ

صلح دشمن سے جو خواہش ہے تو جستو ہجھ	پیچھے وہ کہے تو آگے کر اُسکی تحسین
منہہ سے دشمن کے نکلتا ہے سخن آخر کو	تلخ بات اُسکی نہ بھاوے تو دہن کر شیرین

الغرض جو کہ مضمون اعتراض بادشاہ کا تھا بعضے کا جواب ہوا اور بقیہ کی جہت سے قید میں ہم کہتے ہیں کہ بادشاہوں میں سے جو قریب اُس نواح کے تھے ایک بادشاہ نے مخفی پیغام اُسکو بطریق نوشتے کے بھیجا کہ سلاطین اُسطرف کے قدر ایسے بزرگوار کی نجانتے تھے جو ایسی بے عزتی کی نہایت بہہ بات ہم پر ناگوار ہوی اگر طبیعت تمھاری ہماری طرف ملتفت ہووے تو ادھر آنا عین صلاح ہے ہر طرح سے تمھارے حق میں عنایت وسعی کی جاےگی اور سردار بھی اس مملکت کے تمھارے دیدار کے مشتاق و مفتخر ہیں اور اسکے جواب کے منتظر القصہ خواجہ اُسکے مضمون سے مطلع ہوا اور خوف وخطر سے اندیشہ کر کے فی الحال ایک جواب مختصر لکھا اور روانہ کیا کہ اگر ایسا نامہ خط پکڑا جاوے تو موجب فتنہ و فساد کا تھہو اتفاقاً بادشاہ کے ملازموں سے ایک شخص اس حال سے آگاہ تھا حضور اعلی میں اُسنے عرض کیا کہ فلانے شخص کو کہ حضرت نے قید کیا ہے اس نواح کے بادشاہوں سے نامہ و پیغام کھتا ہے بادشاہ اِس کلام کو سنکر غصے ہوئے اور اِس خبر کو کھولدیا آخر الامر حسب الارشاد صاحب کو پکڑا اور مکتوب کو پڑھا لکھا تھا اُسمیں کہ حسن ظن بزرگونکا زیادہ بندیکی فضیلت سے ہے اور واسطے آپکے اُس دیار میں کہ اِس عاصی کو لکھا ہے اجابت کا اُسکی مقدور نہیں رکھتا بحکم اِس امر کے پالا ہوا نعمت اِس خاندان کا ہے اتنی بات کے واسطے ولی نعمت قدیم اپنے سے بیوفائی نہیں کر سکتا **بیت**

دیکھے جسکا سدا احوال پر اپنے کرم	بد نہ لیجائیے اگر اس سے کبھی ہو یک ستم

بادشاہ کو سیر حق شناس اسکی نہایت خوش آئی خلعت و نعمت دیکر عذر چاہا کہ خطا کی مین نے جو تجھے ایذا دی کہا اسنے ای خداوند اس امر مین آپکی کچھ خطا نہین بلکہ تقدیر مین یہی تھا کہ اس بندیکو کسیطرح رنج پہنچے پس حضرت کے ہاتھ سے اولی ہے اسواسطے کہ آپکی اگلے نعمتونکے حقوق اس قدر وی پر ہین اور بہت سے احسان

مثنوی

جو رنج خلق سے پہنچے تو مت لے اسکا نام	کہ خلق سے تو نہین سکتی کسیکو رنج آرام
عدو و دوست مین جو ہے خلاف حق سے جان	کہ دل پہ دونون کے حاکم وہی ہے کہنا مان
گذار تیر کا ہے تو سہی کمان کے سبب	یہ جانتے ہین کماندار ہی کو دانا سب

چھبیسوین حکایت

بادشاہونمین سے عرب کے ایک شاہ کو سنا ہی مین نے کہ اپنے مقربون سے کہتا تھا کہ فلانے شخص کی جتنی رسومین معین ہین اُنسے دو چند کر دو کہ ملازم سرکار رہا اور فرمانبردار سوا اُسکے جو خدمتگار ہین لہو و لعب مین چست ہین اور ادائے خدمت مین سست اس کلام کو ایک اہل دل نے سنکر فریاد و فغان کیا لوگون نے پوچھا کہ کیا دیکھا تو نے کہا کہ درجے اعلی بندونکے بھی حق تعالی کی درگاہ مین ایسی ہی مثال رکھتے ہین

رباعی

کرے جو انکے دو روز کوئی خدمت شاہ	تو اُسپہ تیسرے دن پڑتی ہے جا شہ کی نگاہ
امید ہے جو پرستش کرین ہین دل سے اُسے	اُنہین نہ پھیریگا مایوس اپنے در سے الہ

مثنوی

قبول حکم مین سرداری اور بڑائی ہے	دلیل پایمین ہے ترک اُسکا اور برائی ہے
یقین جان جو رکھتا ہے راستونکی جبین	وہ آستان پہ رکھتا ہے نت ہی سر تسکین

ستائیسوین حکایت

ایک ظالم کی نقل کرتے ہین کہ لکڑیان فقیرونکے زبردستی سے لیتا تھا اور دولتمندونکو مفت دیتا ایک صاحبدل نے اُسکے پاس آکر یون کہا

بیت

سانپ ہے تو جسکو دیکھے اُسکو وہین کاٹ کھائے	یا ہے اُلو جس جگہہ بیٹھے وہانکی خاک اُڑھائے

قطعہ

گو خداوند قوی سے زور تیرا چل سکے	ہان مگر عہدہ برا تجھہ سے نہو ہم ناتوان
زور مت اہل زمین پر اسقدر کر ایعزیز	شاید اُنکی بھی دعا کی ہو پہنچ تا آسمان

کہتے ہین کہ ظالم نے اُسکے کہنے سے رنجیدہ ہوکر منہہ غصے کا بنا لیا اُسکی طرف متوجہ نہوا مناسب حال اُسکے حاصل معانی اِس آیہ کا ہے یعنے حمیت نے اُسکی چھوڑا اُسکو اور گناہ پر قایم رکھا کہ ایک رات باورچی خانے کی آگ اُسکے لکڑیونکے انبار مین گرکر لگی اور تمام املاک کو اُسکی جلا دیا اور اسکو نرم بچھونے سے اُٹھاکر گرم راکھہ پر بٹھلا دیا اتفاق وہی شخص اُسکے پاس سے گذرا دیکھا اسکو کہ اپنے یارون سے کہتا تھا نہین جانتا ہون کہ یہہ آگ میرے گھر مین کہان سے لگی کہا اُسنے کہ اُنھین درویشونکے دلکے دھوئین سے

قطعہ

کر حذر دود دل مجروح سے یہہ بات مان	زخم پنہان اُسکا آخر سر کو خومین تر کرے
رنج مت دینا کسیکے دلکو تین مقدور بھر	آہ اُسکی وہ ہے جو یکخلق کو ابتر کرے

قطعہ	مشہور ہے کہ تاج کیخسرو پر لکھا تھا
نہو گا خلق کے پاؤنکا سر اپنے گذر	یک عمر بلکہ قیامت تلک زمین پر کیا
مگر نجائیگا یو نہین بدستہاے دگر	یہہ ملک آیا ہے مجھہ پاس جیسے دست بدست

اٹھائیسوین حکایت

ایک شخص کشتی لڑنے کی صنعت مین طاق ہوا تھا اور شہرۂ آفاق تین سو ساٹھہ داؤ عجیب و غریب ایک مشت اُسکی مٹھی مین تھے اور جالاکیونکے طور سبکے سب اُسکے یاد تھے ہر روز ایک نئی وضع سے کشتی لڑتا او رناظرونکو کمند حیرت مین پکڑتا مگر طبیعت اُسکی ایک شاگرد خوش شمایل پر مائل تھی چنانچہ تین سو ساٹھہ داؤ اُسکو سکھائے الّا ایک داؤ کے سکھانے مین تامل اور تساہل کرتا تھا قصہ مختصر وہی لڑکا چند روز مین قوی ہیکل اور صنعت کشتی مین بے بدل ہوا کسی پہلوان کو اُس زمانے مین اُسسے تاب مقابلے کی اور مجال مجادلے کی نہ تھی یہانتک غرور مین آیا کہ بادشاہ عصر کے حضور کہنے لگا کہ استاد کو فضیلت مجھپر بسبب بزرگی اور حق تربیت کے ہے و گرنہ قوت وصنعت مین اُسسے مین بھی کمتر نہین بلکہ برابر ہون شہریار کی مزاج پر سخن اُسنا ہموار کا نہایت ناگوار ہوا کہ چھوٹا منہہ بڑی بات اسیکو کہتے ہین فی الفور ارشاد کیا کہ وہ آپس مین کشتی لڑین اور ایک مکان بلند کو اُس عالی مقام نے مناسب اُس امر درست کروادیا الغرض ارکان دولت اور مقربان حضرت بلکہ زور آوران جہان تمام مجتمع ہوئے جسوقت جاگہہ لڑائی کی آراستہ ہوی لڑکا مانند مست ہاتھی کی اُس زور و شور سے

آیا کہ اگر پہار آاژدہات کا وہان ہوتا تو جا گہہ سے اُسکو اُکھارتا اور اسفندیار روئین
تن بھی سامھنے آتا تو اپنی آمد کے دبدبہی سے پچھارتا اُستادنے دیکھا کہ شاگرد قوت مین
مجھہ سے قوی تر ہے وہی داؤ کیا جو اُسسے مخفی تھا لڑکے کو طریقہ دفع کا اُسکے نہ آتا تھا بند
ہوگیا آخر الامر اُستادنے اُسکو اُکھارا اور زمین پر مارا خلایق مین یک شور پڑگیا اور غوغا
بلند ہوا حضرت اعلی نے استاد کو خلعت مہربانی مع نعمت جاودانی عنایت فرمایا
اور اُس لڑکے کو نہایت ملامت کی کہ اپنے پالنے والے سے ناحق بیوفائی کی تو نے اور دعوی
مقاومت کا تمام نکیا لڑکے نے عرض کی کہ جو کچھہ حضور سے ارشاد ہوا فی الواقع یون ہی
ہے لیکن استاد کو زور مین مجھہ پر غلبہ نہتھا بلکہ ایک نکتہ فن کشتی کا مجھسے مخفی کیا تھا اُسکے سبب
آج کے دن غالب ہوا استاد نے کہا اُسی دن کے واسطے چھپایا تھا کہ کہہ گئے ہین دوست
کو اتنی قوت نہ دے کہ احیاناً اگر دشمنی کا قصد کرے تو کر سکے

بیت

جو خورد بے ادب کبھی بزرگ اپنے سے لڑے ۔ ہرگز وہ پھر نہ اُٹھہ سکے ایسا ہی گر پڑے

نہین سنا ہے تو نے کہ کیا کہا ہے اُس شخص نے کہ جسنے اپنے پالے ہوئے سے جفا دیکھی تھی قطعہ

یا وفا موجود عالم مین نہ تھی ای دوستو ۔ یا کسی نے کی نہ اِس دنیا مین مجھسے بیوفا
مین نے علم تیر سکھلایا بد جسکو ندان ۔ تیر کا اپنے نشانہ اُسنے مجھکو ہی کیا

انتیسوین حکایت

ایک درویش اکیلا کسی جنگل کے کونے مین بیٹھا تھا ایک بادشاہ اسکی طرف سے
گذرا فقیر کو از بسکہ فراغت ملک قناعت سے تھی اسکی طرف کچھہ التفات نکی اور بادشاہ

کو بمرتبہ غرور سلطنت کا تھا رنجیدہ ہوا اور کہا کہ یہہ طائفہ خرقہ پوشونکا مانند حیوانون کی ہی اہلیت او آدمیت نہین رکھتا وزیر نے یہہ بات سنکر درویش سے کہا ای مرد عزیز بادشاہ روی زمین کا تیرے پاس آیا کسواسطے خدمت اُسکی نہ کی تونے اور شرطین آدب کی بجا نہ لایا جواب دیا اُسنے کہ بادشاہ کو کہو کہ متوقع خدمت کا اُس شخص سے ہو کہ توقع نعمت کی تجھہ سے رکھے اور دوسرے یہہ ہی کہ بادشاہ رعیت کی نگہبانی کے واسطے ہین نہ رعیت بادشاہونکی بندگی کے واسطے

قطعہ

گرچہ دولت سے اُسکی نعمت ہی	پر ہی شہ پاسبان فقیرون کا
بھیر چوپان کی خادمی کو نہین	بلکہ ماموروہ ہی خدمت کا

نظم

ایک خورسند و کامران ہی آج	غم کی ہی دلمین دوسرے کے سنان
اہل پندار سے کے بھی سر کو خاک	کھائیگی صبر کر تو چندے یہان
جب قضائے نوشتہ آ پہنچی	فرق شاہی و بندگی مین کہان
گر تو کھولیگا قبر دونون کی	شاہ و درویش پائیگا یکسان

بادشاہ کے دلمین درویش کی گفتگو نے ایسا اثر کیا کہ نقش کالحجر ہو گئی تب کہا اُسسے کہ مجھسے کسی امر کی درخواست کر درویش نے کہا یہہ چاہتا ہون کہ پھر مجھے تکلیف نہ دے تو بادشاہ نے متنبہ ہو کر پھر کہا کہ ای صاحبدل کچھہ مجھے نصیحت کر فقیر نے یہہ شعر پڑھا بیت

حکومت مین کر غور بیچارگان	کہ ملک و نعم جا ہی یہان سے وہان

تیسوین حکایت

وزیروں مین سے ایک وزیر ذوالنون مصری کے پاس گیا اور اُس سے مدد چاہی کہ دن رات بادشاہ کی خدمت مین مشغول ہوں نعمت کا اُسکی امیدوار اور عقوبت سے پر اضطراب ذوالنون نے ان باتوں کو سنکر رو دیا اور یہہ کہا کہ اگر مین بادشاہ حقیقی سے ایسا ڈرتا کہ جیسا تو بادشاہ مجازی سے تو صدیقوں مین سے ایک مین بھی ہوتا

قطعہ

ساتھ دکھ کے گر نہو سکھ کی امید	پاؤن درویشون کے ہوین بر فلک
جسقدر خایف ملک سے ہی وزیر	حق سے گر ہوتا تو ہو جاتا ملک

اکتیسوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی بیگناہ کے مارنے کا حکم کیا عرض کی اُسنے کہ ای بادشاہ بسبب اس غضب کے جو آپکو اوپر اس عاصی کے ہی اپنا آزار نچاہیے کہ یہہ عذاب ایک دم مین مجھپر سے گذر جائیگا اور گناہ اسکا ہمیشہ آپکے ساتھ رہیگا

دوران بقا باد کی مانند گیا	نے خوب ہی نے بدی نہ کروا ملیتھا
کیا غم جو کیا مجھپہ ستمگر نے ستم	مجھپر سے گیا اور اُسکی گردن پہ رہا

بادشاہ کو نصیحت نے اُسکی اثر کیا اور اُسکے خون سے در گذرا

بتیسوین حکایت

نوشیرواں کے وزیر بیچ ایک مہم کے واسطے مصلحت مملکت کے اندیشہ کرتے تھے اور عقل لگاتے تھے بادشاہ بھی اُنھین کی طرح سے متفکر اُسی تدبیر مین تھا کہ بوزرجمہر نے بادشاہ کی رای کو ترجیح دی وزیروں نے مخفی اُس سے کہا کہ بادشاہ کی رای مین کیا زیادتی دیکھی تو جو اتنے حکیموں کی رای پر اختیار

کی بوزرجمہر نے کہا اسواسطے کہ انجام کار معلوم نہیں اور عقل سبکی تابع قضا و قدر کی ہی کیا جانے
کہ صواب پر کون ہی اور خطا پر کون پس موافقت کرنی بادشاہ کی راے سے اولی تر ہی کہ اگر خلاف
صواب کے ظاہر ہو تو بسبب اسکی متابعت کے عتاب سے نڈر رہین ہم

مثنوی

خلاف اسے شہ جسنے کہی بات	تو اپنے جی سے دھوئے ہاتھ میہات
اگر شب روز کو کہنے لگے شاہ	تو کہہ جلدی کہ یہہ پروین ہی وہ ماہ

تیتیسوین حکایت

ایک مکار نے زلفین اپنی گوندھین کہ مین علوی ہون اور حجاز قافلے کے ساتھ شہر مین آیا اور یون جتایا کہ حج کرکے آیا ہون اور ایک قصیدہ بادشاہ کے روبرو لایا کہ مین نے کہا ہی بادشاہ نے نعمت عظیم اسکو بخشی تعظیم کی اور بہت سے نوازش فرمائی اتنے مین ایک ندیم بادشاہ کا اسی سال مین سفر دریا سے آیا تھا بول اٹھا کہ مین نے اسکے تئین عید قربان کے دن بصرہ مین دیکھا ہی حاجی کیونکر ہوا دوسرا بولا آئین اسکو پہچانتا ہون کہ باپ اسکا نصرانی تھا ملاطیہ مین پھر کیونکر علوی ہوا اور شعر اسکے دیوان انوری مین پائے بادشاہ نے حکم کیا کہ ماریں اسکو اور منع کرین کہ اتنے جھوٹ ملا کر کیون کہے عرض کی اسنے کہ ای خداوند روی زمین اس عاصی کو ایک سخن اور باقی ہی جو حکم ہو تو کہہ لیوے اگر سچ نہو گا تو جو عقوبت فرمائیگا سزاوار اسیکا ہو بادشاہ نے فرمایا وہ کیا ہی کہا اسنے

قطعہ

وہی لاوے آگے ترے گر غریب	تو دو پیالے پانی ہی یک چمچہ دوغ
نرنجیدہ ہو سنکے بندے سے لغو	جہاندیدہ کہتا ہی اکثر دروغ

بادشاہ کو بہت ہنسی آئی اور کہنے لگا کہ اسسے زیادہ سچ اتنی عمر مین نہ کہا ہوگا تو نے

پس فرمایا کہ جو کچھ مال اُسکا ہی اُستے کوئی مزاحم ہنو قصہ کوتاہ خوشی اور خرمی سے وہ گیا

چونتیسوین حکایت

وزیرونمین سے ایک وزیر زیردستون پر ترحم کرتا اور سبھونکی اصلاح امور کو واسطے خیر کا جانتا اتفاقا بادشاہ کے عذاب مین گرفتار ہوا سبھونے اُسکی نجات کے واسطے سعی کی اور چوکیدارون ملایمت اور بزرگون نے خوش باطنی اُسکی اکثر بیان کی یہان تک کہ بادشاہ اُسکے گناہ سے درگذرا ایک صاحبدل نے اوپر اِس حال کے اطلاع پاکر کہا

قطعہ

دوست راضی رہین تو باغ پدر	بیچ بہتر ہی مان کہنا یہہ
کر تو نیکی برے سے کہتے مین	دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ

پینتیسوین حکایت

ہارون رشید کا ایک بیٹا باپ کے پاس آیا نہایت غضبناک کہ فلانے سرا ول کے بیٹے نے مجھے گالیا دین ہارون رشید ارکان دولت سے پوچھا کہ ایسے شخص کو کیا سزا دیجیے ایک نے اُسکے قتل کی اشارت کی دوسرے نے زبان کاٹنے کی تیسرے نے تاوان اور منع اُجرکی ہارون نے کہا کہ ای بیٹا کرم یہہ ہی کہ درگذر اور بخشدے کہ دین و دنیا مین اسکا اجر ملیگا اور جو نہین ہو سکتا تو تو بھی گالیان دلے لیسا بدلا برا ہی جو حد سے گذر جاوے اور ظلم تیری طرف ثابت ہو اور دعوی جانب دشمن کے

قطعہ

نہین فری عقل کے نزدیک وہ مرد	کہ جو فیل دمان سے ہو مقابل
وہی ہی مرد الحق جو غضب مین	نبولے بات کچھ بیہودہ باطل

نظم

کسیکو دی جو یک بد خو نے گالی — کہا اُسنے کہ سن ای ذات عالی
ہون بد تر اُس سے جو تو نے ہی سوچا — غلط سمجھا ہی تو جو کچھ ہی سمجھا
مین اپنے عیب سے جیسا ہون آگاہ — تو ہی آگہہ نہ مانونگا یہہ واللہ

چھبیسوین حکایت

کسنے ایک بزرگو نکے ساتھہ کشتی مین بیٹھا تھا مین کہ ایک ناؤ پیچھے ہمارے ڈوبی الغرض دو بھائی ایک بھنور مین جا پڑے بزرگو مین سے ایک بزرگ نے ملاح سے کہا نکال ان دونون کو کہ ہر ایک کے عوض سو سو دینار تجکو دونگا ملاح پیر کر ایک شخص کو نکال لایا اور دوسرا ڈوب گیا کہا مین نے عمر اسکی باقی نہ رہی تھی اسسے اُسکے نکالنے مین تاخیر کی تو نے ملاح نے ہنسکر یون کہا کہ یہہ بات سچ ہی لیکن خواہش اپنی اس شخص کے نکالنے پر زیادہ تھی کہ ایک وقت کسی جنگل مین تھک گیا تھا مین اسنے مجھے اونٹ پر چڑھا لیا تھا اور اس دوسرے نے لڑکائی مین مجکو ایک کوڑا مارا تھا کہا مین نے راست کہا ہی اللہ تعالی نے جس شخص نے عمل نیک کیا ہی نفع اُسکا واسطے اُسیکے نفس کے ہی اور جس کسی نے کہ عمل بد کیا ضرر اُسکا اوپر اُسیکے نفس کے ہی **قطعہ**

دل کسی کا چھیل مت مقدور بھر — ہی بھرا کانٹون سے یہہ رستا تمام
کام مین مت دیر کر محتاج کے — تجھکو بھی درپیش ہین بہتیرے کام

سیتیسوین حکایت

دو بھائی تھے ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا بازو کی کوشش سے روٹی کھاتا

ایکدن دولتمند بھائی نے برادر درویش سے کہا کیون نہین خدمت کرتا تجھو مزدوری
کی مشقت سے نجات تجکو ملے کہا اسنے تو کسواسطے وہ پیشہ نہین اختیار کرتا کہ خدمت کی ذلت
سے رہائی پاوے کہ عقلمندون نے کہا ہی اپنی روٹی کھانی اور بیٹھے رہنا بہتر ہی کہ زریکا پٹکا
باندھنا اور خدمت کے لئے کھڑے رہنا

بیت

گرم چونا ہاتھ سے کرنا خمیر	ہاتھ پر مت باندھنا پیش امیر

قطعہ

ہوگئی یہہ عمر ساری صرف اس سوچ مین آہ	جاڑون مین کیا پہنونگا اور گرمیون مین کیا کھاونگا
حرص مت کر ای شکم بس ایک روٹی ہی بہت	تا نہون شاہونکے آگے سر جھکا کر مین کھڑا

اٹھتیسوین حکایت

ایک شخص نوشیروان کے پاس یہہ خوشی کی خبر لایا کہ تیرے فلانے دشمن کو حق تعالے
نے فانی کیا فرمایا اسنے یہہ بھی سنا ہی تونے کہ میری حیات کو جاودانی کیا

بیت

جو دشمن مرے شادمانی نہین	کہ نت اپنی بھی زندگانی نہین

انتالیسوین حکایت

کسریٰ کے حضور کتنے حکما مصلحت کرتے تھے ہر ایک کچھ کچھ موافق اپنی راے کے بولتا تھا
ابوزرجمہر کہ سردار انکا تھا خاموش تھا پوچھا اسے کسواسطے تو انکی بحث مین گفتگو نہین
کرتا کہا اسنے کہ وزیر مانند طبیبونکی ہین اور طبیب دارو نہین دیتا مگر بیمار کو پس دیکھتا ہون مین
کہ راے تمھاری صواب ہی پھر مجکو اس امر مین سخن کہنا خطا ہی

مثنوی

بغیر از سے کہے بات آوے جو بن	تو ہی بولنا اُس مین جا سخن
جو دیکھون کہ آگے ہی اندھیکے چاہ	جتاؤن نہ اسکو تو ہی یہہ گناہ

چالیسوین حکایت

ملک مصر کا جب ہارون رشید کے تصرف مین آیا تب کہا اُسنے بخلاف اُس گمراہ جو غرور ملک مصر کے دعوا خدائی کا کرتا تھا بخشونگا اس ملک کو مگر ایک بندہ کمترین کو چنانچہ کہتے ہین کہ ایک غلام سیہ فام باجی مزاج کو کہ نام اُسکا خصیب اور نہایت کم عقل تھا اُسکو بخشدیا مشہور ہی کہ عقل و دانائی اُسکی اِس مرتبے تھی جو ایک قوم کسانونکی اُسکے پاس بطور فریاد کے یہہ کہتی آئی کہ کپاس بوئی تھی ہمنے کنارے دریائے نیل کے مینہہ بے وقت برسا اور وہ سبکی سب ضایع ہوئی کہا اُسنے کہ پشم بوئی تھی تا وہ خراب نہوتی ایک حکیم نے اِس بات کو سنکر یون کہا **مثنوی**

کشود رزق جو موقوف ہوتا دانش پر	تو بیوقف سدا بھیکھ مانگتا در در
عطا کرے ہی وہ نادانکو اسطرح روزی	کہ عقل رہتی ہی حیران اُسمین دانا کی

مثنوی

بخت و حشم کا باعث مت جان کاردانی	انکا سبب فقط ہی تائید آسمانی
اہل ہنر ہزارون صاحب کمال اکثر	پھرتے ہین مارے مارے بے قدر جاتکے اندر
کیمیا گر موا وہ کھینچ کے رنج	8 پایا احمق نے یک اُجاڑ مین گنج

اکتالیسوین حکایت

سلاطین عرب سے ایک سلطان کو کسی شخص نے ایک کنیزک ملک ختن کی نذر گذرانی جا

مستی مین چاہا اُسنے کہ اُسسے جماع کرے کنیزک نازنین نے ناز کیا اور نمانا بادشاہ ازبسکہ
نشے مین تھا اُس حرکت پر غصے ہوکر وہ گل چہرہ سیمین بر ایک ایسے زنگی سیاہ آہنی
پیکر کو بخشی کہ ہونٹھ اوپر کا اُسکے ناک کی نوک سے گذر گیا تھا اور نیچے کا ہونٹھ تھوڑی کے
تلے لٹک پڑا تھا صحرا چینی وہ دیو سعید کہ انگوٹھی حضرت سلیمان کی لیگیا تھا اُسکی صورت سے
ڈر بھاگتا اور چشمہ گندک کا بغل بو سے اُسکی بدبو ہوتا کوئی شخص اس مرتبہ دنیا مین بدصورت
نہین اُسکی زشتی کی خبر دیجیے جو سپر کر قیاس ہے غضب للغلو نہین ہے وہ تو بدیار بپناہ
دھوپ سے بھادونکی مردے مین بھی یہہ ہووے نہ باس — بیت

کوئی دیکھیگا نہ محشر تک کبھو	خوب رو یوسف سا اُس سا زشت رو

زنگی پر شہوت اُن دنو نمین مباشرت کا طالب تھا اور اشتیاق اسپر غالب تھا اُس رشک مہر
کی بے اختیار ہوکر مُہر کو اُسکی توڑا اور اپنا منہہ کالا کیا صبح کو بادشاہ نے کنیزک کو ڈھونڈھوایا
اور نپایا تب لوگون نے یہہ ماجرا جون کا تون عرض کیا بادشاہ کا چہرہ اس ذکر کو سنکر سرخ ہوگیا
اور نہایت غضب سے فرمایا کہ اُس روسیاہ کو مع کنیزک باندھین اور ایک بام بلند سے خندق بیچ
ڈالدین کہ ایک وزیر نے واسطے شفاعت کے اپنی جبین زمین پر رکھدی اور یون التماس کیا کہ
اقبال و دولت اور جاہ و سلطنت خداوند کی قایم دایم رہے غلام زنگی کی اس امر مین کچھ
تقصیر نہین کہ تمام بندے اور خادم آقا کے انعام سے عادت رکھتے ہین بادشاہ نے کہا کہ البتہ لیکن کچھ دو
نیم تھا جو ایک رات اُسسے نزدیکی نکرتا وزیر نے کہا الہی خداوند جو کچھ کہ حضور سے ارشاد
ہوا یہہ نہین ہے لیکن کیا سمع شریف مین نہین پہنچا ہے کہ کہہ گئے ہین — قطعہ

پہنچے جو تشنۂ دل سوختہ پر آب حیات ‏ ‏ اسکو مطلق نہ خطر ہیں دمان کا ہووے
خالی گھر خوان سے پر بھوکھ مین ملجہ جو پاوے ‏ ‏ کچھ نہ اندیشہ اُسے پھر نقصان کا ہووے

بادشاہ منصف مزاج کو یہہ لطیفہ نہایت خوش آیا فی الفور ارشاد کیا کہ زنگی کو تیری جاگیر سے بخشنا مین نے لیکن کنیزک کو کیا کرون وزیر نے پھر عرض کیا کہ اسکو اُسی زنگی کتین بخشئے اسواسطے کہ جھوٹا جسکا ہے اُسیکے لایق ہے

نظم

تشنہ لب ہووے نہ وہ آب زلال ‏ ‏ جسکو گندیدہ دہان ٹک منہہ لگائے
دوستی اُسکی نہ کر ہرگز پسند ‏ ‏ کوچۂ بدنام مین جو کوئی جائے
گر پڑے جسوقت سرگین مین ترنج ‏ ‏ شاہ کا پھر ہاتھہ اسکو کب اُٹھائے

بیالیسوین حکایت

اسکندر رومی کتین پوچھا کہ مشرق او مغرب کے دیار پر کیونکر قبضہ کیا تو نے کہ اگلے بادشاہ خزانہ و لشکر او ملک و عمر تجھہ سے کہین زیادہ رکھتے تھے لیکن کسیکو ایسی فتح میسر نہوئی کہا اُسنے کہ مددگار حقیقی کی مدد سے جس مملکت کو کہ لیا مین نے وہانکی رعیت کو آزار دیا او نام بادشاہونکا بھی بے وقری سے نلیا

بیت

ہرگز بڑا نہ جانے اُسے ہووے جو دانا ‏ ‏ لے نام بری طرح سے جو کوئی بڑونکا

قطعہ

سب ہیچ ہے نہ بھول کہ رہنے کا نہین نیز ‏ ‏ تخت و بخت وامر و نہی او گیر و دار
اگلونکے نام نیک کو تو رایگان نکر ‏ ‏ تا نام نیک تیرا بھی رہ جاے یادگار

دوسرا باب اخلاق مین درویشونکے

پہلی حکایت

ایک بزرگ نے کسی پرہیزگار سے پوچھا کہ فلانے عابد کے حقمین آپ کیا کہتے ہین کہ اکثر اشخاص اسکے حقمین طعنہ آمیز باتین کہتے ہین کہا اُسنے کہ ظاہر مین کچھ عیب نہین دیکھتا اور باطن سے آگاہ اللہ ہی

قطعہ

جسکو ظاہر مین متقی دیکھے ۔ اُسکے تقوے کا تو نکر انکار
کھوج مت کر کسی کے باطن کا ۔ محتسب را درون خانہ چہ کار

دوسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے دیکھا کہ کعبے کے آستانے پر سر کو رکھ کر اپنا منھہ زمین سے ملتا تھا اور عجز و نیاز سے کہتا تھا کہ یا غفور یا رحیم تو جانتا ہی کہ ظالم سے کیا صادر ہووے اور جاہل سے کیا ظاہر کہ یہہ تجکو ہی لایق ہی

قطعہ

عذر تقصیرات خدمت ہی فقط لایا ہون مین ۔ طاعتون سے مطلق رکھتا نہین تاب و توان
عارف استغفار کرتے ہین عبادت سے مدام ۔ توبہ کرتے ہین گناہون سے ہمیشہ عاصیان

جزا بندگی چاہتے ہین عابد لوگ اور قیمت جنس کی تاجر یہہ بندۂ امیدوار امید لایا ہی نہ طاعت اور گدائی کرنے آیا ہی نہ تجارت وہ سلوک ہم سے کر کہ جسکے تو لایق ہی نہ وہ امر جو ہمارے حال کے موافق ہی

بیت

قتل کر یا بخش اب تو در پہ تیرے سر رکھا ۔ حکم کیا بندیکا جو فرمائے تو لاوے بجا

قطعہ

در پہ کعبہ کے ایک سایل یون	کہے تھا عجز سے یہہ وہ رو کر
طاعتین مت قبول کر لیکن	قلم عفو کھینچ عصیان پر

تیسری حکایت

عبدالقادر گیلانی کو اس عاصی دیکھا کہ حرم کعبہ مین بیٹھے کو سنگریزون پر دھر یون کہتا تھا کیا الٰہی بخش مجکو اور اگر ایسا ہی عذاب کے لایق ہون تو خواہش یہہ ہے کہ قیامت کے دن اندھا اٹھون تا نیکون کے منہہ سے شرمندہ نہون

قطعہ

خاک پر منہہ رکہہ کے کہتا ہون بعجز	ہر سحر ادھر جو آتی یاد ہے
ایکہ تجکو مین نہین تک بھولتا	حال میرا بھی تجھے کچھہ یاد ہے

چوتھی حکایت

ایک چور کسی متقی کے گھر مین گیا ہر چند وہان ڈھونڈھا پر کچھہ نپایا تب تو نہایت دل تنگ و پشیمان ہوا اندے جو یہہ ماجرا دیکھا ایک کملی لباط مین تھی کہ جسپر سوتا تھا چور رہگذر مین اسکو ڈالدیا واسطے کہ محروم نجاوا اور یہان کے آنے سے کچھہ فایدہ اٹھاوے

قطعہ

یہہ سچ ہے کہ مردان راہ خدا	نہین کرتے دشمن کے دلکو بھی تنگ
تجھے کب میسر ہوا یہہ مقام	کہ رکھتا ہے تو تو محبو لسے جنگ

محبت صاحبان صفا کی و بروا اور بس غیبت ایکسی ہے نہ اُن لوگون کی مانند کہ پیچھے تیرے گناہے کی بولیان بولین اور آگے زبان تعریف کی کھولین

بیت

روبرو بھیڑ کی طرح ہین غریب	پیٹھ پیچھے ہین گرگ سے موذی

بیت

جو کرے اظہار آگے تیرے عیب مردمان	عیب تیرے بھی کریگا ہر کہین جا کر بیان

پانچوین حکایت

اشخاص چند متفق مسافرت کے تھے اور شریک رنج و راحت چاہا مین نے کہ رفاقت کرون انھون نے موافقت نکی تب مین نے التماس کیا کہ اخلاق سے ایسے بزرگون کے عجیب و غریب ہی کہ مسکینونکی مصاحبت سے منہہ پھیرین اور فایدہ کو انسے دریغ رکھین کہ مین تو اپنے نفس مین قوت اور جسم مین قدرت پاتا ہون کہ خدمت مین مردونکی اور صحبت مین صاحبدلونکی حاضر رہون یار شاطر ہون نہ بار خاطر بیت

پیادہ پا ہون اگرچہ نہین کسی پہ سوار	ولیک ہونگا تمھارا مین غاشیہ بردار

تب انمین سے ایک شخص نے کہا کہ یہہ باتین سنکر اسقدر آزردہ اور اتنا افسردہ دل مت ہو کہ ان دنون مین ایک چور نے اپنے تئین فقیرونکی صورت بنایا اور ہماری صحبت مین در آیا بیت

ہر یک شخص کیا جانے جامے مین کیا ہی	جو لکھے سو جانے کہ نامے مین کیا ہی

ازبسکہ سلامت اروی فقرا درویشونکے ہی گمان بکر کا اسکی طرف نکیا اور اپنے ساتھ مین بلا لیا مثنوی

دلق بس کافی ہی یہان بہر تمیز عارفان	ورنہ سب پہنینگے لبسا اور خلق کہین درمیان
جو کہ تو چاہے سو پہن پر کارہا نیک کر	خواہ سر پر تاج رکھہ خواہی علم کو دوش پر
تاتے کے جامے کے پہننے سے نہین ہی زاہدی	زاہدی مین پاک رہ اطلس پہن لے تو ابھی

چھوڑدے حرص و ہوس دنیا کو تجکر کھدین کا پاس	پارسائی بس یہی ہے نہ فقط ترک لباس
مرد کو چلتے پہننا واقعی ہیگا بجا	ہیجڑے کو ہی سلاح جنگ سے کیا فایدہ

اتفاقا ایکدن چلتے چلتے آفتاب ڈوب گیا اور وقت شام ہوا بشدت سبکے سب ماندے ہو گئے تب ایک قلعے کے نیچے بیخبر سو گئے اُس چور بذات بخبث باطن نے چھاگل ایک رفیق کی ہاتھہ مین اٹھالی کہ طہارت کے لئے جاتا ہون یہہ کہا اور واسطے غارت کے گیا **بیت**

خرقہ پہنا متقی سے نے دیکھنا	جھول خر کی جامۂ کعبہ سے کیا

جب درویشونکی آنکھوں سے اوجھل ہوا کسی برج مین گیا اور ایک درج چرالیا غرض جبتلک کہ سورج نکلے اور دن چڑھے وہ سیاہ دل بہت دور نکل گیا بیچارے رفیق بیگناہ غافل سوتے تھے فجر کے وقت بہت سے لوگ چڑھ آئے اور ان سبکو قلعے مین لیجا کر قید کیا اُسی تاریخ سے غیرونکی صحبت چھوڑدی اور تنہائی اختیار کی کثرت مین آفت ہے اور تنہائی مین راحت **قطعہ**

حماقت قوم مین گر ایک سے ہو	تو رتبے جائین سب خرد و کلان کے
جو جاوے کھیت مین یک گاؤ نکا بیل	تو آلودہ کرے سب بیل وہان کے

سنکر کہا مین نے کہ شکر صد ہزار اور حمد بیشمار جناب الٰہی مین ہے کہ درویشون کے فیض سے فایدہ مند ہوا مین اگرچہ صحبت سے انکی الگ رہا غرض یہہ حکایت پر کیفیت نصیحت ہے ہمین اور ہمارے ہم نشینونکو تمام عمر کفایت کریگی **مثنوی**

تمام بزم مین گر فہم گرچہ ایک بھی ہو	تو رنج دلکو بہت سے وہ ہوشمندونکو
اگرچہ حوض کے اندر بھرا ہو عطر و گلاب	پڑا سمین سگ جو گرے ہو وے بدتر از پیشاب

چھٹی حکایت

ایک زاہد کسی بادشاہ کا مہمان تھا جب دسترخوان پر بیٹھے تو اسنے کھانے مین بہت سی کمی کی
اور جسوقت نماز کو اُٹھے تو اپنی عادت سے زیادہ پڑھی اسواسطے گمان صلاح کا اسکی طرف کو
زیادہ کرین اور سلرادت اُسکے آگے بخوبی دھرین

بیت

کعبے اعرابی نہ پہنچیگا یہہ مجھکو ہے خطر	جاتا ہے جس راہ تو وہ راہ ترکستان ہے

جبکہ فارغ ہوا اپنے گھر آیا اور کھانا مانگا ایک بیٹا اُسکا نہایت شعور مند تھا فی العذر
اُسنے عرض کی کہ ضیافت مین بادشاہ کی مگر پیر و مرشد نے کچھہ نوش نہین فرمایا کہا اُسنے
کہ روبرو اُسکے نہین کھایا کہ کام آویگا اُس سعادتمند نے ہاتھہ باندھکر پھر التماس کیا کہ قضا
نماز کی بھی کیجے کہ مطلقًا ادا نہین ہوئی اصلا کام آویگی

قطعہ

ای کہ رکھتا ہے ہتھیلی پر ہنر	عیب ہین تیری بغل مین بے شمار
کھوٹ جس روپے مین ہوگی روزبد	کام آنیکا نہین وہ زینہار

ساتوین حکایت

یاد ہے کہ لڑکپنے مین مجھکو عبادت کا ذوق تھا اور شب بیداری کا شوق اتفاقًا ایک رات باپ
کی خدمت مین قرآن بغل مین لیے حاضر تھا مین سوئے کا تو کیا ذکر ہے تاسحر پلک سے پلک نہ لگائی
تھی اور ایک طایفہ بے خبر اُسی جاگہہ ہمارے پاس سوتا تھا حال اُنکا دیکھکر قبلہ گاہی سے مین نے التماس
کیا کہ ان مین سے کوئی سر نہین اٹھاتا اور بندگی معبود کی بجا نہین لاتا ایسے سوتے ہین کہ گویا
مرگئے ہین یہہ سنکر انھون نے ارشاد کیا کہ خوب ہوتا تو بھی سو جاتا کہ عیب کسیکا تیری زبان پر نہ آتا **قطعہ**

مدعی سے اپنے بن سنے دیکھے کچھ ... اُسکے آگے ہی پردۂ پندار
چشم حق بین اُسکو دیوین اگر ... آپ ساکوئی پھر نہ دیکھے خوار

آٹھوین حکایت

ایک بزرگ کتئین کسی مجلس مین اکثر شخص سراہتے تھے اور اُسکے وصفونکی خوبی مین مبالغہ نہایت کرتے تھے اُسنے سر اُٹھایا اور فرمایا کہ ای عزیزان مین جیسا ہون اپنے تئین پہچانتا ہون بیت

دیکھ ظاہر مدح کی اُسمین تمھارا نقص کیا ... حال باطن کا میر مطلق نہین تم پر کھلا

قطعہ

ظاہر لگے ہی خوب میرا جسم خلق کو ... باطن ولے کجن جو ہی اُسے ہون منفعل
نقش و نگار مور کے سب مین سراہتے ... زشتی سے اپنے پاؤنکی لیکن وہ ہی خجل

نوین حکایت

ایک صالح ساکن لبنان کہ رتبے اُسکی معرفت کے ملک عرب مین جابجا مذکور تھے اور کرامتین اُسکی کوچہ بکوچہ مشہور ایکدن دمشق کی مسجد مین وارد ہوا اور حوض کے کنارے پر وضو کرنے لگا کہ پاؤن اُسکا ثابت قدم راہ طہارت کا ایسا ڈگمگایا کہ پانی مین گر پڑا غرض وہ پیرا دریاے حقیقت کا اور غوطہ خور بحر طریقت کا نہایت جد وکد سے اُس آبگیر سے نکلا بعد ادا کرنے نماز کے ایک نیاز مند نے بہ نیاز التماس کیا کہ میری ایک مشکل ہی اُسے آسان کیجے فرمایا اُسنے کہ وہ کیا ہی تب بولا وہ یاد ہی مجھکو کہ فلانے وقت دریاے مغرب قدم بقدم چلے جاتے تھے تم اور پشت پا تمھاری تر نہوئی تھی اُس گھڑی قد آدم پانی مین یہ حالت

آپکی تباہ بھی عنقریب تھا کہ غریق رحمت ہوا سمین کیا حکمت ہی شیخ نے گردن نیچی کی
اور بہت تامل کے بعد کہا نہین سنا ہی تو لے کہ سید عالم نے زبان گہر فشان سے ارشاد کیا ہی کہ
مجھکو ایک وقت خاص ساتھہ پرودگار کے ہی کہ اُسمین بار نہین کسی فرشتہ مقرب کو اور کسی
رسول مکرم کو غرض جناب رسالت نے لفظ ہمیشگی کا نہین فرمایا کسی وقت حضرت جبرئیل و میکائیل
سے احتیاج نرکھتے تھے اور ایک وقت حفصہ و زینب کے امن خانہ اُنکی تھین سازش کرتے تھے
عارفونکے آگے کبھی جلوہ ہی کبھی پردہ گاہے باخود ہین کبھی بیخود

قطعہ

کرنے لگتے ہو خود بخود دیر ہیز	ہمکو دکھلا کے آپ ہی دیدار
آگ بھڑکاتے ہو میرے دل کی	گرم کرتے ہو اپنا تم بازار

قطعہ

ہو سیلہ دیکھتا ہون اپنے مین محبوب کو	حالت ایسدم اور کچھہ ہی مین نے رستہ گم کیا
آگ کو بھڑکا کے قطرے سے بجھا دیتا ہی پھر	اسلئے تو دیکھتا ہی مجھکو ڈوبا اور جلا

دسوین حکایت

کسی نے پیر کنعان سے یہہ پوچھا	کہ ای عالی گہر گوہر سے اعلی
وہ بوے پیرہن یہان مصر سے آئے	پسر کو چاہ کنعان مین نہ تو پاسے
یہہ تیرا طور بس حیرت فزا ہی	سبب اسکا بتادے جلد کیا ہی
یہہ سن اُسنے کہا ہم برق سان ہرزم	نمایان ہین کبھی گاہے نہان ہین
کبھو پاؤن تلے لین سما کو	کبھی دیکھین نہ اپنے پشت پا کو

اگر عارف کا رہتا ایک سا طور	اٹھاتا ہاتھ دو جگ سے وہ فی الفور

گیارہوین حکایت

ایک جماعت افسردہ دل مردہ عالم صورت ہی سے آگاہ بھولی ہوئی ملک معانی کی راہ شہر بعلبک کی مسجد مین میری مجلس تھی کتنے کلمے بطور وعظ کے مین نے کہے لیکن اُس گروہ نے گوش دل سے نہ سنے جب مین نے دیکھا کہ نصیحت رایگان جاتی ہے اور میری گرم آگ انکی گیلی لکڑیون کو نہین سلگاتی تب تو دریغ آیا مجھے کہ تربیت خرونکی اور آئینہ داری بصرونکی کرنی پڑی مثل مشہور ہے کہ اندھے آگے روئے اپنی آنکھین کھوئے لیکن در معنی کا کھلا تھا اور سلسلہ سخن کا بڑھا تھا بیان مین اس آیت کے کہ معنے اُسکے یہہ ہین نزدیکتر ہی علم میرا اُسے بہ نسبت اُسکی رگہاے گردن کی الغرض بات کو اس حد پر پہنچا دیا تھا مین نے کہ کہتا تھا

قطعہ

میری نسبت دوست ہے مجھسے کہین نزدیکتر	یہہ تعجب ہے کہ ساتھ اس قرب کے مین دور ہون
کیا کرون کس سے کہون ای عاشقین یہہ لطف ہے	وہ میری آغوش مین ہے اور مین مہجور ہون

مین شراب اِس سخن کی پیے اور ہاتھ مین جو تھا پیالے کا لیے عجب رنگ مین تھا کہ ایک چلنے والے نے کنارے سے مجلس کے گذر کیا اور دور آخری نے اُسکے دلمین اثر کیا ایک نعرہ ایسا مارا کہ اکثر اشخاص ساتھ اُسکے خروش مین آئے اور خام طبع مجلس کے بھی جوش مین آئے کہا مین نے سبحان اللہ باخبر کتنے ہی دور ہون حضور مین ہین اور بے بصر کتنے ہی نزدیک ہون دور ہین قطعہ

زور طبع متکلم کے تئین ڈھونڈھیو مت	تا کہ فہمید تو سامع کی نہ اعلی دیکھے

تیری خواہش کے جو میدانمین پاوے وسعت | تو سخندان ابھی گوسے سخن سے کھیلے

بارہوین حکایت

صحرائے مکہ مین ایک رات بہت جاگنے کے باعث میرے پاؤن چلنے سے رہے تب کسی رہگذر پر مین نے سر رکھدیا اور شتربان سے کہا کہ مجھ سے ہاتھہ اُٹھا

قطعہ

پیادہ پا کب تلک چلے انسان | بوجھہ اُٹھانے سے جب اونٹ تھکا
دُکھہ سے دبلا ہو جب تلک فربہ | آہ مرجاوے تب تلک دبلا

یہہ سنکر کہا اُسنے ای برادر حرم خدا آگے ہے اور حرامی پیچھے اگر گیا تو توجان لیگیا اور جو سویا تو موا

بیت

بھلے ببول کے رستے کے بیچ کوچ کی رات | ہی خواب خوب و لے جانسے اُٹھانا ہات

تیرہوین حکایت

مین نے ایک زاہد کو دریا کے کنارے دیکھا کہ چیتے کے چنگل سے ایک زخم رکھتا تھا اور کوئی دوا اُسکو فایدہ نکرتی تھی چنانچہ ہمیشہ اُسکے باعث بیمار تھا اور شکر الہی اُسکی زبان پر ہر بار تھا اکثر یون کہا کرتا کہ الحمد للہ گرفتار مصیبت ہون اور آزاد معصیت

قطعہ

قتل کروے مجھے شوق سے وہ یار عزیز | زندگانی کا مجھے تک بھی نہوویگا الم
لیک یہہ آئیگا دل مین کہ خطا کیسی ہوی | جو وہ آزردہ ہوا اُسکے سبب ہوئیگا غم

چودھوین حکایت

کسی فقیہ کو ایک ضرورت پیش آئی اُسنے ایک آشنا کے گھر سے کملی چرائی حاکم نے

اُسکے ہاتھوں کے کاٹنے کا حکم کیا تب مالک نے شفاعت کی کہ وہ کملی ہین نے اُسیکو بخشی حاکم
نے جواب دیا کہ تیری شفاعت سے متابعت شرع شریف کی نہ چھوڑونگا مین اور سلسلہ تعزیر
کا نہ توڑونگا مالک نے پھر کہا یہہ بات حق ہی لیکن جو کوئی مال وقف سے کچھ چراوے تو ہاتھہ کاٹنے کا
اُسکے نا حق ہین اسواسطے کہ ملک نہین فقیر کی کوئی شیء اور نہ اُسکا کوئی مالک ہی جو کچھہ
درویشونکا ہی وقف ہی تحا جونکا حاکم نے ہاتھہ کاٹنے سے اسکے ہاتھہ کھینچا اور کہا کہ جہان
تجھہ پر تنگ تھا کہ کہین چوری نکی تو مگر ایسے یار کے یہان عرض کی اُسنے کہ ای خداوند نہین سنا ہی
آپنے کہ کہہ گئے ہین جہاڑ گھر دوستونکا اور مت کوٹ دروازہ دشمنونکا **بیت**

مفلسی سے گر تو عاجز ہو تو مت کہہ سر بعجز	دشمنونکی کھال کھینچ اور چھین یارونکا لباس

پندرہوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی متقی کو دیکھا اور کہا کہ کبھی ہمین بھی یاد کرتا ہی بولا وہ کہ جس وقت
خدا کو بھولتا ہون **بیت**

ہر سو وہ پھر جسکو در اپنے سے اُٹھاوے	اور جسکو بلاوے نہ کہین اُسکو پھراوے

سولھوین حکایت

ایک صالح نے کسی بادشاہ کو بہشت کے بیچ خواب مین دیکھا اور کسی زاہد کو دوزخ مین پوچھا
کہ سبب اُسکے ثواب کا اور باعث اُسکے عذاب کا کیا ہی کہ گمان میرا برعکس تھا آواز آئی کہ بادشاہ
گدائونکی محبت کے سبب جنت کی بہار مین ہی اور درویش بادشاہ کی نزدیکی کے باعث دوزخ
کی نار مین **قطعہ**

خرقہ و تسبیح تیرے کام آنیکی نہین	پاک رہ اعمال بد سے کار ما نیک کر

تیرے تن پر ہرگز کلاہِ فقر کی حاجت نہین | دل سے ہو درویش اور تاجِ تتاری سر پر رکھ

سترہوین حکایت

ایک پیادہ سر و پا برہنہ حجاز کے کاروان کے ساتھ کوفے سے چلا اور ہمراہ ہمارے ہو خرامان خرامان جاتا تھا اور یہہ پڑھتا تھا ع نہ دھرے ہون سر پہ کتھا نہ مین اونٹ پر چڑھا ہون نہ رئیس ملک کا ہون نہ غلام بادشہ ہون

بیت

موجود کا نہ غم ہی نہ معدوم کا الم | کاٹون ہون عمر لیتا ہون آسودگی سے دم

کہ ایک شتر سوار نے کہا اُسکو کدھر جاتا ہی پھر جا والا نہ سختی راہ کے باعث مر جائیگا نہ سنا اُنے اور قدم بیابان مین ندھڑک رکھا اور چلا جب نخلۂ محمود مین پہنچے یکایک دست تقدیر نے اُس شتر سوار کو طمانچہ اجل کا لگایا ع درویش اُسکے سرہانے آیا اور یہہ کہنے لگا ہم پیادہ چلنے کے دکھ سے نہ مر گئے تم اونٹ پر سوار ہو کے جلد سفر کر گئے

قطعہ

بیمار کی بالین پر جو رات بھر روتا رہا | ہوتے ہی دن وہ مر گیا بیمار جیتا بچ گیا
جلد سے کتنے اسپ تھک کر رہ گئے | راہ کو طے کر گیا لنگڑا گدھا
گر کے گئے مٹی مین اکثر تندرست | زخم خوردہ مدتون جیتا رہا

اٹھارہوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی عابد کو بلا بھیجا کہ قدم رنجہ فرمائیے اور یہان تلک تشریف لائیے آنا آپکا موجب برکت کا ہی اور باعث ہماری قوت کا اُس عقل کے اندھے کو یہہ تو سوجھی کہ ایسی دوا کھاؤن جو نہایت ضعیف ہو جاون تا اعتقاد اسکا میرے حق مین زیادہ ہو اور اُسکے باعث تمام شہر مین شہرہ ہو غرض ایک دوا قاتل منگا کر کھائی اور جان مفت مین گنوائی

قطعہ

جنکو پستے کی طرح تو مغز ہی سمجھا تھا بسر	پوست تھے تر باوے شخص مانند پیاز
متقی جو دل سے ہین سوے خلایق ملتفت	پشت قبلہ کی طرف کر کے وہ کرتے ہین نماز بیت
جو دھیان اپنے خالق سے بندہ لگائے	نجانے کسیکو پھر اسکے سواے

انیسوین حکایت

یونان کی سرزمین مین رہزنون نے ایک کاروان کو تاراج کیا اور مال و دولت سارا لوٹ لیا سوداگرون نے گریہ و زاری کی اور خدا و رسول کی دہائی بار ہا دی کچھ فایدہ نہوا بیت

ہرچند کاروان کی گریان ہو چشم نم	پر فتحیاب دزد کو ذرہ نہووے غم

لقمان حکیم بھی شریک حال اُنھین بیچارونکا تھا غرض ایک شخص ظلم رسیدہ نے اس سے التماس کیا کہ چند کلمے حکمت اور نصیحت کے تو بھی انسے کہہ شاید قدر قلیل مال پھیر دیوین اور اسکا نہ لیوین کہ برباد ہونا اس نعمت کثیر کا نہایت دلگیر کرتا ہی لقمان نے کہا کہ مال تو کیا ہی اگر جان تلک جاوے تو بھی خواموش رہون اور کلمے حکمت کے ایسون سے نکہون قطعہ

مورچا کھا جاوے جس لوہے کو تین	اُسکا صیقل سے نہین جائیگا زنگ
سخت دلکو پند دینا ہی عبث	مینخ لوہے کی گڑے ہی کب بسنگ قطعہ
معین فقیرونکا ہو اپنے وقت دولت میں	سرور خاطر محتاج تالتا ہی بلا
جو مانگے منت و زاری سے دے تو سایل کو	نہین تو تجھ سے زبردست زور سے لیگا

بیسوین حکایت

شیخ بزرگ شمس الدین جوزی جتنا کہ مجھے راگ کی صحبتونکی حالت سے ڈراتا اور خلوت تنہائی کی نصیحت

فرماتے تو لوله میری جوانی کا غالب آتا اور اُنکی رائے کے خلاف مین عمل مین لاتا چنانچہ اکثر اوقات راگ کی مجلس مین جاتا بہت سے حظ اُس محفل سے اُٹھاتا جب بندہ شیخ موصوف کا دھیان چڑھتا تب لیتا یہہ پڑھتا **بیت**

قاضی جو مجھ پاس بیٹھے رقص ہی کرنے لگے　　مست کے معذور رکھے محتسب گر می پیئے

آخر کار محفل مین ایک قوم کی وارد ہوا مین اور اُنمین ایک گویّے کو دیکھا مین نے **بیت**

زخمہ ناساز اُسکا تھا رگ جان کاٹتا　　گریہ ماتم کدے لیے اُسکی ناخوش تھی صدا

کبھی اُنگلیان یارونکی اُسکی آواز گریہ کے باعث کانونمین اور کبھی باشارہ خاموشی لبون پر **بیت**

راگ کی آواز کھینچے دلکو جبتی ہو بلند　　لیک تو ایسا گویا ہے کہ تیری چپ بھلی **بیت**

خوشی ہوتے نہین ذرہ بھی سامع تیرے گانیکے　　مگر خاموش تا رہ جاتا ہے توجب وقت جانیکے **مثنوی**

جون وہ بدآواز وہان گانے لگا　　صاحب خانہ سے تب مین نے کہا

یا روئی کو تو میرے کانون مین بھر　　یا مجھے جانے دے جلدی کھولدر

ندان مین نے یارونکا ساتھہ دیا اور اُس رات کو وہین بیٹھہ کر روز کیا **قطعہ**

اذان دی موذن نے کیا غیر وقت　　اُسے کیا خبر کتنی گذری ہے رات

درازی میری چشم سے اُسکی پوچھہ　　نہ تھا خواب کا جسمین یک پل ثبات

صبح کو بطور تبرک دستار اُتار کر سر سے اور دینار کمر سے کھول کر اُس مغنی کے آگے رکھے اور آغوش مین لے لیکر شکرگذاری بہت سی کی یارون نے ارادت میری ساتھہ اُسکے خلاف عادت جو دیکھی سراسر بیوقوف مجھکو سمجھا اور چھپ کر آپسمین ہنسنے ایک شخص نے اُنمین سے ملامت آغاز کی اور زبان طعنونکی دراز یعنے یہہ حرکت مناسب خردمندونکے حال کے نکی تو نے کہ خرقہ ایسے مشایخ کا ایسے مطرب کو دیا کہ ابتدا ہوش سے

آج کے دن تلک ایک درم بھی اسکے ہاتھ مین نہین ہی اور کبھی ریزہ سیم و زر کا اسکے دفتر مین پڑا ہی **مثنوی**

جسکا یک جا نہو دوبارہ گذر	وہ گویا کبھو نہ آوے ادھر
منہہ سے باہر جو نکلی اسکی صدا	رونگتا ہو گیا ہر ایک کھڑا
مرغ ایوان اسنے ڈر سے اڑا	میرا مغز اور اپنا پھاڑا گلا

یہہ سنکر مین نے کہا اس زبان طعن و کنایے کی کوتاہ کر اور اسقدر مجھے نام مدھر کہ بزرگی اسکی اسبات پر ہوئی مجھپر ظاہر اور اسکی حالت سے مین ہوگیا ماہر اسلیئے اپنے افعال بد سے مین نے پھر کہا اسنے کہ مین بھی کیفیت پر اسکی اطلاع بخش تا ہم سب اعتقاد لاوین اور اسیطرح سے اسنے پیش آوین اپنے مطالب پر استغفار کرین اور سر ارادت اسکے آگے دھرین آخر ناچار ہوکر کہا مین نے کہ شیخ مذکور راگ سننے کو بارہا مجھے منع کرتے تھے اسکے ترک کی فضیلتون سے میرے کان اکثر بھرتے تھے لاکن مین انکو سہل جانتا تھا اور کہنے کو اس بزرگ کے مطلق نمانتا تھا اتفاقاً آج کی رات طالع بیدار اور بخت نیک اطوار میرا اسگھر مین مجھکو لائے کہ اس مطرب کے ہاتھ سے توبہ کی مین نے کہ بار دگر گرد راگ کی صحبت کے نہ پھرونگا اور ایسی مجلس مین قدم ہرگز نہ دھرونگا **قطعہ**

صدا اچھی ہی جسکی کوش دل کو	سہاویگی وہ گاویا نہ گاوے
سرا پا راگ مین ہی حسن لیکن	جو بد آواز گاوے تو نہ بھاوے

اکیسوین حکایت

لقمان حکیم سے پوچھا کہ ادب کسسے سیکھا تو نے کہا اسنے بے ادبون سے یعنے جو فعل انکا ناپسند پڑا مین نے اپنے سے پرہیز کیا **قطعہ**

سنے دانا جو بازیچے کی باتین	تو اسسے بھی کرے حاصل نصیحت

نہ سمجھے بے خرد جز کھیل کا ذکر — پڑھو گر سیکڑوں قانون حکمت

بائیسوین حکایت

ایک عابد کی نقل کرتے ہین کہ ہر ایک رات دس من کھانے سے پیٹ بھرتا اور نماز مین تا صبح ایک قرآن ختم کرتا کسی صاحبدل نے یہہ حال اُسکا سنکر کہا اگر آدھی روٹی کھاتا اور سوتا تو اُس سے کہین بہتر تھا **قطعہ**

کھانہ اتنا شکم کو خالی رکھہ — دلمین تا دیکھے نور حق کی جھلک
معرفت تجھہ مین کسطرح سے سماے — پیٹ تیرا بھرا ہی ناک تلک

تیئیسوین حکایت

کسی بھولے ہوے کو راہ گمراہی مین بخشایش الہی نے چراغ توفیق کا دکھایا کہ وہ حلقے مین صاحبان تحقیق کے در آیا درویشونکی صحبت کی برکت سے اور اُنکے نفس پاکیزہ کی صداقت سے اخلاق زبون اسکے اوصاف حمیدہ سے مبدل ہوئے دامن حرص و ہوا کا ہاتھہ سے اُسنے اٹھایا اور جامہ قناعت کا اسکے جسم مین نہایت ٹھیک آیا لیکن زبان طعنہ زنونکی اُسکے حق مین ویسی ہی دراز تھی اور چشم عیب بینونکی بدستور سابق باز کہ ابتلک چال ڈھال اسکی اُسی طور پر ہیگا اور یہہ زہد و صلاح نہایت نامعتبر **بیت**

عذاب حق سے رہائی سبب سے توبہ کے ہو — زبان خلق سے لیکن نجات مشکل ہی

غرض زبان خلق سے تنگ ہو کر پیر طریقت کے حضور آیا اور گلہ کرنے لگا شیخ اس ماجرے کو سنکر آبدیدہ ہوا اور بولا شکر اِس نعمت کا ترک مت کر کہ جیسا وے تجھے گمان کرتے ہین تو اُس سے بھی بہتر ہی **نظم**

کب تلک غماز و حاسد کا گلہ — یہہ کہ مجھہ مسکین کی ہین سب عیب جو
قتل کرنے کو میرے اُٹھتے ہین گاہ — بیٹھہ کر کہتے ہین بد مجھکو کبھو

ای خوشا تو نیک ہو اور بد کہین | وہ برا تو بد ہو اور جانین نکو

تو آبرو جاتی ہی میری کہ حسن ظن سبھونکا میرے حق مین بکمال ہی اور مین بزوال **شعر**

عمل کرتا جو سب اپنے قول اوپر | تو ہوتا متقی مین بھی معتبر
ہمسائے کی مین چشم سے ہر چند ہون چھپا | پر جانتا ہی ظاہر و باطن میرا خدا **قطعہ**
در تو نے کیا ہی اسلئے بند | تا دیکھے نہ تیرے ہر کوئی عیب
کیا فایدہ اسے جانتا ہی | پنہان و نہان کو عالم الغیب

چوبیسوین حکایت

ایک شیخ کے آگے مین نے گلہ کیا کہ فلانے شخص نے میرے حق مین یون گواہی دی ہی کہ یہہ نالایق ہی فرمایا اسنے کہ اپنے صلاح و تقوے سے شرمندہ کر **قطعہ**

چلن خوب رکھہ تا برون کی زبان | سے تجھے بد کہے یہہ نہ رکھے مجال
ملے خوب ہون گر طنبورے کے تار | تو کیون دیوے مطرب اسے گوشمال

پچیسوین حکایت

شہر شام کے ایک شیخ سے پوچھا کہ حقیقت تصوف کی کیا ہی کہا اسنے کہ اگلے زمانے مین ایک گروہ تھا کہ ظاہر انکا زبون تھا اور باطن نہایت خوب اس وقت مین وہ قوم دیکھتا ہون کہ بصورت نیک ہی اور بسیرت بد **قطعہ**

تصور ہر کسیکا دلمین گر آیا ہی ہر دم | تو تنہائی تیری بیفایدہ ہی ننگ کثرت ہی
جو ہو وہ خلایق مال و زر ہی تجھہ کنے ہووے | خدا ساتھہ جو دل ہی تیرا تو عین خلوت ہی

چھبیسوین حکایت

17

یاد ہے مجھے کہ ساتھ ایک کاروان کے تمام رات چلا تھا مین اور صبح کے وقت ایک جنگل کے کنارے پر سو رہا تھا کہ ایک سودائی بھی اس سفر مین ہمراہ ہمارے تھا ایکبار اُسنے نعرہ کیا اور رستہ بیابان کا لیا غرض ایکدم آرام سے کہین نہ ٹھہرا جب دن نکلا تب اُس سے مین نے کہا کہ یہہ کیا حالت ہے کہا اُسنے بلبلون کو دیکھا مین نے کہ نالان تھین گلزارونمین اور کبک پہارونمین مینڈک دریا مین اور وحشی صحرا مین تب سوچا مین نے کہ مروت سے بعید ہے کہ سب تسبیح و طاعت مین ہون اور مین خواب غفلت مین نظم

کل سحر کو صداے مرغ سحر
لیگئی اپنے صبر و طاقت و ہوش
کان مین ایک دوست کے آخر
جون ہی پہنچی میری صداے خروش
بولا وہ دھیان مین نہ تھا کہ تجھے
کرے یون طیر کی صدا مدہوش
مین کہا جوش آگیا یہہ سن مجھے
کہ وہ ذاکر ہون اور مین خاموش

ستائیسوین حکایت

ایکوقت سفر حجاز مین کتنے ایک جوان صاحبدل میرے ہمدم تھے اور ہم قدم اکثر اوقات زمزمے کرتے اور کتنی بیتین محققانہ پڑھتے ایک عابد طریقۂ درویشون سے منکر تھا اور درد سے انکے سینون کی بیخبر کہ نخیل بنی ہلال مین پہنچے ہم اور ایک لڑکا سیاہ فام قوم عرب سے باہر آیا اور ایک ایسی آواز کی کہ طایر ہوا سے گر پڑا اور عابد کا اونٹ بھی ناچنے لگا ندان اُسنے عابد کو گرایا اور بیابان کی طرف قدم اٹھایا تب کہا مین نے کہ ای شیخ حیوانون مین اس صدا نے اثر کیا پر تیرا دل عجب پتھر ہے کہ نہ پگھلا رباعی

کہتی تھی آہ یہہ مجھے بلبل سحر
انسان ہو کے تو ہی محبت سے بیخبر

شتر عرب سے اونٹ کی حالت ہوی تغیر	تجھکو ہوا نہ ذوق ذرا بھی اے جانور

بیت

شتر کے بھی دل مین ہے شور و طرب
نہو جسکو خبر ہے وہ انسان ہے کب

قطعہ

جنبش درخت بان کو ڈالیون سمیت
گلشن مین تک بھی تند جو چلنے لگی ہوا
کتنے ہی زور و شور سے گر بار ہا چلے
لیکن نہ سنگ سخت جگہہ سے ہلے ذرا

مثنوی

ہے اُسکی ذکر مین ہر شئی ہر ایک آن
وہ دل سمجھے اُسے جس دل کے ہون کان
نہ بلبل ہی فقط تسبیح خوان ہے
ہر یک غنچے کی بھی ذاکر زبان ہے

اٹھائیسوین حکایت

ایک بادشاہ کا وقت آخر پہنچا اور قایم مقام اُسکا کوئی نہ تھا وصیت کی اُسنے کہ علی الصباح جو کوئی کہ پہلے شہر مین آوے تاج بادشاہی کا اُسکے سر پر دھرین اور مملکت حوالے اُسکے کرین اتفاقاً اول وہ فقیر ملک مین وارد ہوا کہ رات دن ٹکڑے مانگتا اور پیوند پر پیوند لگاتا تھا ارکان دولت اور سرداران مملکت نے شہریار کے کہنے پر عمل کیا یعنے ملک و خزانہ اُسکے تصرف مین دیا درویش نے ایک مدت بادشاہت کی اور بہت دنون ریاست کی آخر بعضے امیران دولت اُس سے باغی ہوے اور کتنے ارکان سلطنت طاغی بسبب اُسکے بادشاہ ہر ایک دیار کے مستعد کارزار ہوکر فوجین اُسپر چڑھا لائے اور اُسکی سپاہ و رعیت بھی کتنے لوگ شورش مین آگئے غرض کچھ ایک ملک اُسکے تصرف سے نکل گیا درویش صدمے سے اس سانحے کے اکثر دکھ اپنے دل پر سہتا تھا پر منہہ سے کچھ نہ کہتا مثل مشہور ہے کہ قہر درویش بجان درویش کہ اتنے مین ایک دوست قدیم اور ہمنشین ندیم اسکا حالت فقیری مین نزدیک اُسکے رہتا تھا سفر سے آیا اور اُسکو مرتبہ سلطنت مین پایا تب بولا

شکر ہی پادشاہ دو جہان کا کہ تیرے بخت نے مددگی اور اقبال نے یاوری غنچہ دل تیرا خار کدورت سے
او خار صعوبت سے تیرا پاؤن سے نکلا اور اس درجے کو تو پہنچا

بیت

شگوفہ خشک ہی ایک رت مین اور ایک رت مین پھر بھی پہولا
کبھی پوشش رکھے ہی پیڑ اور رہیگا کبھو ننگا

کہا اے اخی پیارے اور میرا ماتم کر کہ جا تہنیت نہین ہی سو وقت کے تو دیکھتا تھا مجھے غم یک نان کا تھا اور اب آج اندیشہ ہی ایک جہان کا

مثنوی

دنیا اگر نہووے تو مین دردمند ہون
اور ہو تو اسکی مہر سے پھر پابند ہون

یک آفت عظیم ہی دنیاے بے ثبات
یہہ ہووے یا نہووے یہ دکھ سے نہین نجات

نظم

ہی قناعت گوارا دولت بس
جاہ و حشمت کتئین طلب مت کر

گر غنی زر سے پُر کرے دامن
کر نہ اُسکے ثواب پر تو نظر

کہ بزرگان دین سے اپنے
یہہ سخن ہمنے ہی سنا اکثر

اہل دولت کے خرچ و ہمت سے
صبر محتاج ہی کہین بہتر

شعر

وہ ندیکا ایک پاؤن چیونٹی نے جو
دیا تھا بہ منت سلیمان کو

سبھی گور خر بھونے بہرام گو
پر اُسکے برابر وہ ہرگز نہو

انتیسوین حکایت

کسی شخص کا ایک دوست تھا کہ دیوانی کا کاروبار رات کرتا سوا معاملے کی گفتگو کے مطلقا نہ بات کرتا اِس مشغلے مین گذرتی اسکی اوقات تھی اور آشناؤن سے ایک لخت ترک ملاقات تھی ایکدن اُس شخص سے کسی نے پوچھا فلانہ دوست تیرا سنتے مین کہ مدت سے تیرے پاس نہین آیا اور دیدار اُسکا تجکو نہین دکھایا کہا اُسنے فی الواقع یون ہی ہی لیکن یہان بھی کسیکو اسکی پرواہ نہین اور اسکی ملاقات کی چاہ نہین اتفاقا

کوئی علاقہ مند اُسکا وہان موجود تھا اِس بات کو سنکر بول اُٹھا کہ کس خطا پر وہ ایسا تغیر دار ہوا جو اِس قدر تم
تو اُسسے بیزار ہوا کہا آنحضرت کچھ نہیں اہل حسد کو جسو قت تھوڑی سی بھی تغیر پاوے تو بھی اُسکی ملاقات کو جاوے قطعہ

جب کے ہووے حشمت و دولت اُنہین	شناؤں سے ذرا بیٹھین نہ مل
جس گھڑی مفلس ہوں اور چھٹ جاوے کام	پھر نہین اُنسے ہی اگر درد دل

تیسوین حکایت

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر روز خدمت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آتے اور وہ حضرت اُنکو فرماتے اگر جایا کرے ایک دن بیچ تو محبت زیادہ ہو آیا اور مت آ ایک صاحب سے لوگوں نے پوچھا کہ اسقدر حسن و خوبی کے کہ آفتاب عالمتاب رکھتا ہی پرسنتے مین نہین آیا کہ کسی نے اسکو چاہا ہو یا کوئی اسکے درد و غم سے آہ ہو کیا اُسنے کہا اسواسطے کہ ایکدن اگر جاوے تو سو بار دیکھنے کو جاوین مرغوب ہی اسلیئے کہ کچھ ایک عیب تو نہین قطعہ

نہین ہی عیب ملنا مردمان سے	پر اِتنا جسمین وہ جاوین نہ اُکتا
نہین سننے کا لوگون کی ملامت	ملامت آپکو جو تو کریگا

اکتیسوین حکایت

ایک بزرگ کے پیٹ مین باد مخالف پیچ کھانے لگی ہر چند اُسنے روکا پر نہ رکی آخر نکل گئی تب کہا اُسنے ای دوستو مجھے اپنے پیٹ مین اختیار تھا بلکہ نیت ہی ناچار باد کو بھی کسی نے نکالا ہی اور رہوا کو بھی کسی نے باندھا اہو گناہ بھی اسکا مجھپر نہ لکھا بلکہ آرام مجھے ہوا پس تم بھی پیر ملامت نہ کرو اپنے کرم سے مجھے معذور رکھو نظم

ای عاقل ہی وہ اسکا قید خانہ	نہ رکھنا پیٹ مین تو باد زنہار
تہرے دیکھو مت اُسکو شکم مین	کہ رہنا تک بھی اُسکا دلپہ ہی بار

ہمنشین ہو ترا جو بدکردار	جانئے ڈر وگ مت اُسے زنہار

بتیسوین حکایت

یارِ دمشق کی صحبت سے ایک گونہ دلگیر ملال آیا تھا بابر اُسکے بیابان کوہ قدس مین گیا مین اور حیوانون سے انس پکڑا مین نے اُسوقت تلک کہ قید فرنگ مین پھنسا اور خندق طرابلس مین یہود کے ساتھ مجھکو مٹی گاریکا کام سپرد کیا قضارا ایک رئیس حلب کا کہ سابقہ آشنائیکا مجھمین اُسمین تھا وارد ہوا اور مجھکو پہچان کر کہا اُس نے کہ ای دوست کیا ماجرا ہی کیون تجھپر ایسا پڑا ہی مجھے دیکھکر میری اشتر بسر ہوتی ہی کہ تیری کیونکر گذرتی ہی یہہ سنکر بولا مین **قطعہ**

طرف اغیار کی بھاگا تھا یون مین لوگون سے	کہ آس غیر کی مجھکو نہ تھی بجز داور
قیاس کر تو میرا حال ہوگا کیا اُسوقت	کہ غیر جنس کے ہون ساتھ بلکہ ایک ہی گھر
بیت	
پاؤن مین بیڑی بھلی ہی روبرو دوستان	ساتھ بیگانون کے لیکن جو بُرا ہی بوستان

میرے احوال پر رحم کیا اُسنے غرض دس دینار دیکر قید فرنگ سے چھڑایا اور اپنے ساتھ مجھکو حلب مین لایا آخر کار اپنی بیٹی کا سو دینار مہر پر میرے ساتھہ نکاح کر دیا اور سر کو بالین صعوبت سے اُٹھا کر زانو عشرت پر دھر دیا بعد ایک مدت کے عورت بدخو ناسازی و زبان درازی کرنے لگی کہ میرے عیش کو منغص کر دیا اور گرد کدورت سے شیشۂ دلکو بھر دیا **مثنوی**

زن بد ہو جو مرد نیک کے گھر	ہو وے اُسکو یہین نصیب سقر
بدمزاجون سے دور رہ ہر آن	قرب انکا نہ چاہ مانگ امان
اور کہا کر بعجز رکھیو نگاہ	ہمکو دوزخ کی آگ سے اللہ

غرض عیب میرے اُگتنے لگی اور زبان طعنون پر یون کھولدی کہ کیا تو وہ نہین کہ میرے باپنے تجھکو قید فرنگ سے دس دینار دیکر مول لیا اور زنجیر کو تیرے پاؤن سے کھولدیا کہا مینے سچ ہے دس دینار دیکر وہان سے چھڑا لیا اور سو دینار پر تیرے ہاتھ مین پھر پھنسایا **مثنوی**

بھیڑ کو یک بزرگ نے ہی سنا — دست و دندان سے بھیڑئے کے چھڑا
شب کو رکھدی گلے پہ اُسکے چھری — تب یہہ فریاد گوسفندنے کی
میرے تئین بھیڑئے سکے پنجے سے — ایک دم مین چھڑالیا تو نے
پھر یہہ انجام کار مجھہ پہ کھلا — کہ میرے حق کا گرگ تو ہی تھا

تیتیسوین حکایت

کسی بادشاہ نے ایک عابد سے پوچھا کہ اوقات شریف آپکی کیونکر کٹتی ہے کہا اسنے کہ تمام رات مناجات مین اور صبح دعاجات مین اور دن فکر اخراجات مین بادشاہ نے فرمایا کہ خرچ روزمرہ اسکا مقرر کردین تا عیال کا بوجھہ اسکے دلسے اٹھہ جا اور اس امر کا اندیشہ اسکو ہرگز نہ آوے **مثنوی**

قید و بند عیال مین پھنس کر — پھر تو آزادگی پہ دھیان نہ دھر
غم اولاد و فکر جامہ و قوت — تجھہ سے کھو دینگے سیر ملکوت **شعر**
دن کو دلمین یہی ہون ٹھہراتا — شبکو طاعت ہی مین گذارونگا
نیت اُسوقت یہہ ہی ہون کرتا — میرے فرزند صبح کھائینگے کیا

چوتیسوین حکایت

ایک عابد رہنے والا شام کا جنگلونمین برسون عبادت کرتا اور درختونکے پتے کھاتا بادشاہ

اُس طرف کمال اُسکی زیارت کے واسطے گیا اور بعد اُسکے کہا اُسنے کہ اگر صلاح ہی دیکھو تم تو فرماؤ کہ ایک مکان واسطے تمھاری بود و باش کے شہر مین ہم اُسوقت سے درست کروا دین کہ فراغ عبادت کا تمکو یہان سے بہتر میسر ہو اور لوگ بھی تمھارے انفاس پاکیزہ کی برکت سے فایدہ مند ہون یعنے اعمال نیک کی تمھارے پیروی کرین اور افعال بد سے باز رہین زاہد نے اس بات سے انکار کیا تب ارکان دولت نے اُسنے کہا کہ مصلحت یہہ ہے کہ برا پاس خاطر بادشاہ چند شہر مین رہیے تو اگر وقت عزیز تیرا ضایع ہونے لگے اور آئینہ دلکی صفا غبار صحبت اغیار کھونے لگے تو اختیار باقی ہے القصہ عابد شہر مین آیا اور ایک خانہ باغ خاص مین بادشاہ نے اُسے رہنے کو فرمایا وہ مکان نہایت دلکشا پر فضا تھا **مثنوی**

رخ خوبان سا لال وہان کا گل	لالہ رویون کی زلف سا سنبل
ہی وہ ہر یک ہنوز جیسا تھا	اپنی صورت پہ اور تر و تازا
تک بھی چلنکے جا رسے کا صدما	ایک کو اُنمین سے نہین پہنچا
اور نزاکت کو کیا بیان کیجے	شیر ناخوردہ طفل ہو جیسے

بعضونکے نزدیک معانی بیت ثانی کے یہ ہےمین **شعر**

نے چلنکے جارسے کا اُنمین صدما	فی الحقیقت کچھہ ایک ہی پہنچا
پر نزاکت کہون ہر ایک کی کیا	شیر ناخوردہ طفل ہو جیسا **بیت**
نمایان ٹہنیون پر اسطرح گلنار ہین ہر جا	درخت سبز پر جسطرح انگار لٹکتے مین

بادشاہ نے اُسی وقت ایک کنیزک خوبرو اور سیمتن ہو کہ نزاکت اُسکے بدن کا ناک سے تیلتی تھی اور کمر اس نازنین کی مانند چیتے کی صید دل پر لپکتی تھی حسن مین یہہ بیت تھا کہ ہر ی تھی اور اُنکا اچھی **قطعہ**

چاند کا ٹکڑا یہہ ہی کہئے جسے عابد فریب | رشک حور ان بہشتی اور سب پریزادونکا زیب
ایسے ہی جاتا ہی بعد از اُسکے یک نظار دیکھے | پارسا یونکے دلون سے دفعتاً صبر و شکیب

اور اسیطرح سے بعد اُسکے ایک غلام بھی خوبصورت و خوش سیرت اُسکی خدمت کے لئے بھیجا غرض اُسکے حسن و ادا کا بیان محال ہی اور زبان اِن بیان اُسکے وصف مین لال **مثنوی**

آدمی گرد اُسکے سب پیاسے موئے | بہرہ مند ایک گھونٹ سے بھی نہ ہوئے
ساقی وہ ایسا ہی پیالے کے تئین | نت دیکھتا ہی پلاتا پر نہین **بیت**
دیدار سے ہوے اُسکے چشم سیر | مستسقی جیسے آب سے بحر فرات کے

عابد نے لقمۂ لذیذ اور میوۂ لطیف کھانے اور لباس پر تکلف و ملایم پہنے عطر ہر قسم کے پاکیزہ تر ین لگانے شروع کئے اور جمال کنیزک و غلام مدام پیاری آنکھ سے دیکھنا اختیار کیا عاقلونے کہا ہی کہ زنجیر پاے عقل عقیلان کا اندام اور زلف دراز دام

دام دین اپنے مجھ سے کر سرو کار | کھوئے دونون ہین لیعقل تمام
مرغ دانا تو واقعی ہین ہون | لیک ای دلربا ہی تو بھی دام

حاصل کلام یہہ ہی کہ اُسکے کمال کو زوال آیا جیسا کہ کہہ گئے ہین **قطعہ**

شیخ و پیر و مرید اور فقیر | جتنے صاحب زبان ہین پاک نفس
جب کہ دنیا ملی تو اُسمین ہی | پھنس رہین جیسے شہد بیچ مگس

ایکدن بادشاہ کو اُسکے دیکھنے کی خواہش ہوئی گیا عابد کو دیکھا پہلی ہیئت سے پھر ہوئے رنگ لال چہرہ کا تازہ و توانا دیبا کا تکیہ لگا بیٹھا ہی اور غلام گل اندام مورچھل طاوس کا لئے اُسکے پیچھے کھڑا ہی یہہ حال دیکھکر حضرت جہان پناہ کو بشاشت و فرحت نہایت ہوئی القصہ ہر ایک مقام کا ذکر درمیان لاکر

آخر یون فرمایا کہ عالمون اور زاہدون کے ساتھہ اپنے تئین دوستی دلی ہی وزیر فیلسوف بھی حاضر
تھا کہنے لگا حضرت شرط دوستی کی یہہ ہی کہ مناسب دونون گروہ کے آپ سلوک کرین
عالمونکو روپی دیجئے تا اور زیادہ پڑھین اور زاہدونکو زر نہ دیجئے تو وہ اپنے زہد ہی مین رہین بیت

دام درہم کیا کریگا زاہد پاکیزہ خو
اور جو وہ لیوے تو زاہد اور کوئی ڈھونڈھہ تو قطعہ
جو ہی با سرحق او نیک باطن وہی زاہد ہی
نکھاوے وقف کی وقتی نلے کو بھیکھہ کا ٹکڑا
جو انگلی ہووے نازک کانکا زما ہو خوبصورت
در و خانم تہو وے گو کہ اسمین لگی ہی زیبا قطعہ
پاک باطن ہو گدا یہہ چاہئے ہی گو نکھاوے
نان لنگر کی وہ اور لقمہ گدائی کا کبھو
گونہ آرایش کرے گہنا نہ پہنے ہی روا
فی الحقیقت جو کہ ہووے خوبصورت خوبرو بیت
گانتھہ مین ہوتے ہووے طالب اگر ہون مالکا
گر مجھے زاہد بجانین لوگ تو ہیگا بجا

پینتیسوین حکایت

مطابق اسی بات کے سنا گیا ہی کہ کسی بادشاہ کو ایک مہم درپیش ہوئی کہا اسنے کہ اگر انجام اسکا میرے
حسب دلخواہ ہو تو کتنے ایک درم زاہدونکو دون مین جب حاجت اسکی برآئی وفا نذر کی اسکو
بموجب شرط کے لازم ہوئی تب ایک بندۂ خاص کو اپنے کیسہ درم کا دیا کہ زاہدونکو تقسیم
کرے کہتے ہین کہ غلام نہایت ہشیار اور عیار تھا تمام دن پھرین گنوایا اور رات کے وقت خدمت
مین بادشاہ کی پھر آیا درمونکو چوم کر حضور معلی مین رکھدیا اور عرض کی کہ ایک زاہد بھی ڈھونڈھے
سے نپایا حضرت نے ارشاد کیا یہہ کیا گفتگو ہی موافق میری الست کبھی اس شہر مین چارسو زاہد ہی
مین عرض کی اسنے ای خداوند جہان وہ کوئی زاہد ہی نہین لیتا ہی اور جو کہ لیتا وہ زاہد نہین

بادشاہ نے اوس مولسے مخاطب ہو کے کہا کہ مجھے جسقدر عمس طائفہ خدا پرست سے ارادت و اقرار ہے
اِس شوخ چشم کو اُسی قدر عداوت و انکار لیکن حق بجانب اِسکی ہے

چھتیسوین حکایت

ایک عالم قایم مزاج سے پوچھا کہ حق مین نان وقف کے تم کیا کہتے ہو کہا اُسنے اگر واسطے جمعیت خاطر اور
فراغ عبادت کے لیوے تو حلال ہے اور جو دلجمعی روٹی سے کر کے بیٹھ رہے حرام

بیت

اہل دل کنج عبادت کے لئے لیتے ہین ناز	گوشہ طاعت نہین لیتے ہین روٹی کے لئے

سینتیسوین حکایت

ایک درویش اس مقام مین پہنچا کہ صاحب اُس جا کہ کا کریم تھا کتنے ایک اشخاص گروہ ضرفا
فضل و بلاغت سے اُسکی صحبت مین جیسا کہ قاعدہ ظریفونکا ہے بولتے تھے فقیر راہ جنگل کی بہت
چل چکا تھا ماندہ و بھوکھا تھا اُنمین سے ایک شخص نے بطریق خوش طبعی کے کہا کہ تجھے بھی کچھ اسی قبیل
سے کہنا لازم ہے فقیر نے جواب دیا کہ مجھکو فضل و کمال اور و نکا سا نہیں اور کچھ پڑھا بھی نہین
مگر ایک بیت پڑھو مجھے قبول کرو سبھوں نے رغبت اور ارادے سے کہا بہت اچھا تب پڑھی اُسنے

بیت

رو برو کھانا ہے اور مین گرسنہ حال یون	در پہ حمام زنان کے یک مجرد ہو جون

سب اشخاص نے پسند کیا اور دسترخوان اُسکے آگے بچھا دیا صاحب طعام نے کہا کہ ای یار توقف کر کہ
خدمتگار میرے کوفتے پکاتے ہین درویش نے سر اٹھایا اور یہہ شعر پڑھا

بیت

گو نہو وین کوفتے اب میرے دسترخوان پر	کوفتے کو بھوک کے ہے نان خالی کوفتہ

اٹھتیسوین حکایت

ایک مرید نے اپنے پیر سے کہا کہ ہجوم خلق سے رنج مین ہون لوگ بکثرت میری ملاقات کو آتے ہین

بسبب اسکے تردد و تشویش ہوتی ہی اور وقت عزیز میرے رایگان جاتے ہین کیا فکر کرون اُسنے کہا کہ تونگرون سے کچھ چاہ بلکہ لے اور محتاجونکو قرض دے کہ دوسرے بار گردنہ آوے ہین بیت

جو گدا ہووے ہر اول لشکر اسلام کا	کافر اسکے مانگنے کے در سے بھاگے چین تک

انتالیسوین حکایت

ایک فقیہ نے اپنے باپ سے کہا کہ متکلمون کے سخن ہر اثر دلچسپ و با کیفیت مین پر ایک بھی میرے دلمین اثر نہین کرتا اس سبب سے کہ چلن انکا موافق سخن کے نہین دیکھتا مثنوی

ترک دنیا کا سب کو حکم کرین	مال اور غلہ سے اپنے گھر مین بھرین
صرف باتین بنائے عالم جو	بات مین اسکی پھر اثر کب ہو
نہو جس سے بدی ہی عالم وو	نہ کہ مانع فقط ہو لوگون کو بیت
جو عالم چاہے اپنا مطلب تن پروری	آپہی وہ بھولا پھرے تو کیا کریگا رہبری

باپ نے کہا بیٹا فقط اس خیال باطل پر نصیحتوں کی تربیت سے منہ پھیرنا اور راہ کجی کو اختیار کرنا لایق نہین الغرض عالم معصوم کی خواہش مین علم کے فایدون سے محروم رہنا اس اندھے کی سی ہی کہ ایک رات ایک کیچڑ مین پڑا تھا اور کہتا تھا کہ ای مسلمانو ایک چراغ میری راہ پر رکھدو ایک عورت تھٹھولنے سنکر کہا ہرگاہ کہ تو چراغ کو نہین دیکھتا تو چراغ سے کیا دیکھیگا جیسے کہ مجلس وعظ کی بزازونکی دوکانکی مانند ہی جب تلک یہان نقد نہ دیگا پونجی نہ پاویگا اور وہان جب تلک اعتقاد سے رجوع نکریگا سعادت سے بہرہ نہ اٹھاویگا نظم

جی سے عالم کی بات سن گرچہ	نہوا اس وضع پہ چلن اُسکا
جھوٹھ ہی مدعی جو کہتا ہی	سوتے کو کیا جگاویگا سوتا

مرد وہ ہی کہ دل پہ نقش کرے — پند دیوار پر بھی ہو جو لکھا **مثنوی**

چھوڑ کر اپنی خانقاہ کے تئین — مدرسے مین یک اہل دل آیا

تج ہی دی عابدون کی ہمراہی — انکی صحبت سے کے عہد کو توڑا

تب کہا مین نے عابد و عالم — فرق رکھتے سے تھے کس قدر بتلا

جب وہ بولا کہ سچ کہون تجھ سے — مجھ پہ ہریک کا حال جو ہی کھلا

کھینچ لے کملی اپنی موج سے وہ — پکڑے ڈوبے کو ہی یہہ قصد اُنکا

چالیسوین حکایت

ایک شخص کسی راہ پر مست سوتا تھا بیہوشی کی اور اُسنے پی تھی اور باگ اختیار کی ہاتھ سے دی تھی ایک عابد ہانے اُسکے آکر حالت پر کراہت اُسکی دیکھنے لگا جوان نے سر اُٹھا کر ایک آیت کو پڑھا کہ حاصل معانی اُسکا یہہ ہی اور جسوقت کہ وارد ہو تم اُس جاگہ جہان سخن بیہودہ سنو یا فعل ناشایستہ دیکھو پس لازم یہہ ہی کہ ملتفت نہو یعنے سنا ان سنا کر اور دیکھا ان دیکھا **رباعی**

دیکھے کسی بشر کو جبدم گناہ گار — مخفی کر اُسکو خلق سے اور ہو تو بردبار

ای وہ کہ دیکھتا ہی میرے عیب لغو کو — شیوہ کرم کا کیون نہین کرتا تو اختیار **قطعہ**

نہ منہہ پھیر غصے سے ای متقی — نظر عفو کی کر گنہ گار پر

مین نامرد ہون گرچہ فعلو نہین لیک — تو مردونکی مانند یہان کر گذر

اکتالیسوین حکایت

کہتے ہین ایک رند منکر فقیر کے ایک درویش پر غضب ہو کر نکلے اور کلمے پوچ و لغو اُسکے

حق مین کہنے لگے غرض نہایت اسکو رنج دیا اور بہت سا آزردہ کیا فقیر نے پیر طریقت کے حضور جا کر گلہ کیا کہ یہہ کچھہ حادثہ مجھپر گذرا کہا اُسنے ای فرزند خرقہ فقیرونکا جامہ رضا کا ہی جو کوئی کہ اِس لباس مین تحمل نکرو ہات سے نکریگا شریری نہ فقیر

بیت

برادریا پتھر سے ہو گدلا — جو عارف ہو خفا وہ ہی تنک آب

قطعہ

دکھہ جو پہنچے تو صبر کر ہو گا — باعث عفو تو گناہ سے پاک

ای برادر جو خاک ہی آخر — خاک ہونے سے پہلے ہو تو خاک

بیالیسوین حکایت

سن یہہ قصہ کشور بغداد کا — یون نشان و پردے مین جھگڑا پڑا

گرد راہ کا دکھہ سفر کا رنج سب — پردے سے کہنے لگا یون ہو غضب

مین بھی اور تو بھی غرض دونون غلام — شہ کی درگہہ کے ہین بندے لا کلام

چین سے واقف نہین مین عمر بھر — وقت او بیوقت نت ہیگا سفر

قلعہ کا دکھہ تو نے تک دیکھا نہین — رنج جنگل سے کبھو کھینچا نہین

نے سموم دشت ہی تجھکو لگی — خاک رستے کی نہ تک تجھپر پڑی

ہی بہت کوشش مین میرا ہی قدم — کس لئے پھر تو ہی اتنا محترم

پاس تیرے مہر و مہ سے ہین غلام — اور کنیزین خوب صورت بھی مدام

ہاتھہ مین ہین پا بجو سنکے ہون پڑا — اور سفر کے بیچ سرگردان سدا

گفتگو جھنڈی کی وہ جب سن چکا — تب تو پردہ اُسٹے یون کہنے لگا

ہی ہمیشہ سر میرا اور آستان
سے نے تیری مانند سر بر آسمان

گردن اونچی جو کہ بیہودہ کرے
اپنی گردن کے وہ بل آپہی گرے

تینتالیسوین حکایت

ایک صاحبدل نے کسی زورآور کو غصے مین اور کف منہہ مین بھرے ہوے دیکھا کہا اُنے کہ اس شخص کی کیا حالت ہی کوئی بولا اُتھا فلانے شخص نے اُسے گالیان دین ہین عارف نے اُسے یون کہا کہ یہہ کمینہ ہزار من کا پتھر اُتھاتا ہی اور ایک بات کے بوجھ کی تاب نہین لاتا **قطعہ**

مردیکا چھوڑ دعوی و قوت کی شیخیاں
عورت ہی یا تو مرد یہ عاجز ہی نفس کا

مردی یہہ ہی کہ منہہ کرے میٹھا کسیکا تو
یہہ منہہ ہرایک کا تلخے سے ڈنجا **قطعہ**

اگر ڈالے ملتھے کو ہاتھی سے چیر
نہوا اہلیت تو نہین مرد وو

ہی فرزند آدم کی بنیاد خاک
نہین آدمی جو کہ خاکی نہ ہو

چونتالیسوین حکایت

ایک بزرگ سے طینت صاحب صفاکی پوچھی کہا اُسنے اذنی فعل انکا مقدم رکھنا ہی یار و دلکی مرادکو اپنے مقصد ون پر اور حکیمون نے کہا ہی وہ بھائی کو اپنے ہی بندوبست مین رہنے وہ بھائی ہی نہ اپنا **قطعہ**

جو کوئی تجھ سے پہلے جلے چلا
ساتھی ہرگز نہین ہی وہ تیرا

جو کہ بند ھوا نہ ہو تیرا دل سے
چاہ مین اُسکی دلکو تو نہ پھنسا **بیت**

اگر نہ اپنے کو ہووے دیانت و تقوی
تو اُسے ربط نکر بلکہ چھوڑ دے ملنا

جھکو یاد ہی کہ اس بیت مین مدعی نے اعتراض کی اسطرح سے کہ خداے جل جلالہ نے قطع رحم کو منع

کیا ہی اور اقربا کی دوستی کا حکم وہ مخالف اُسکے ہی جو کچھ کہ تونے کہا بولا مین کہ غلط کہتا ہی تو
موافق قرآن کے ہی کہ کہا ہی خدا تعالی نے چنانچہ حاصل اُسکا یہہ ہی اور اگر لڑین پدر و ما
تجھہ سے یعنے جبر کرین اوپر اسکے کہ شریک کرے تو میرا اُسکو جانتا نہو جسکو پس طاعت انکی نکر بیت

گر اُس بیگانے نے یہ جو ہووے آشنائے خدا	ہزار اپنے جو بیگانے حق سے ہون وہ فدا

پینتالیسوین حکایت

تھا وہ پاکیزہ خو ظریف ترا	ایک بڈھا لطیفہ گو نکستا
بیاہ بیتی کی کفش دوز کے سات	اُسنے بغداد بیچ کی یہہ بات
سنگدل مرد سے کہ خون ٹپکا	ہو نتھہ اُس نازنین کا یہہ کاتا
پوچھا یون اپنے خویش سے جاکر	باپ نے اُسکو دیکھہ وقت سحر
سخت چمڑا ہی یہہ بھی سلو کا	کا ہی کمینے یہہ دانت کیسے کیا
اُسکے لب کاتنے سے تو باز آ	نہ مین تجھکو ہنسی سے ہون کہتا
چھوڑ اُسکو یہہ ہی بہت معیوب	مسخراپن نہین ہی ایسا خوب
نہ سے چھتے غیر مرگ پھر اُسسے	خوے بد دل مین سنبیتھے پر جسکے

چھیالیسوین حکایت

ایک فقیہ کی بیتی تھی نہایت بدصورت اور کریہہ طلعت باوجودیکہ جہیز و دولت کے کسیکو رغبت اُسکے نکاح کی نتھی اور بیسی عورت ہو مکی نمی بیاہ

پر تکلف لطیف اور اچھا	ہی لباس دبیقی و دیبا
تو نظر آئے وہ بھی نا زیبا	لیک دلہن جو ہووے بدصورت

حاصل کلام یہہ ہے کہ واسطے ضرورت کے ایک اندھے سے بیاہ اسکا کر دیا کہتے ہین کہ اسی تاریخ ایک حکیم سراندیپ سے آیا کہ اندھونکی آنکھین روشن کرتا تھا فقیہ کو لوگون نے کہا کسواسطے تو علاج اماد کا نہین کروا تا کہا اسنے کہ ڈرتا ہون مین جو بینا ہووا و میری بیٹی کو طلاق دیوے مصرع خصم بد شکل عورت کا جو اندھا ہو تو بہتر ہے

سیتالیسوین حکایت

ایک بادشاہ چشم حقارت سے درویشونکی گروہ کو دیکھا کرتا ایک صعیفے دانائی سے معلوم کیا اور کہا ای بادشاہ ہم دنیا مین تجھ سے لشکرمین کمتر ہین اور عیش مین برتر اور موت مین برابر اور قیامت مین بہتر **مثنوی**

اگر شاہ ہر چند ہو کامیاب	گدا کو ہو روٹی کے بن اضطراب
مرین گرچہ یونہین یہ دونون کے تن	نہ لیجائینگے کچھ بغیر از کفن **بیت**
اگر جہان سے کرنا ہے تجھکو جلد سفر	تو سلطنت سے فقیری کہین ہے اولیٰ تر

ظاہر فقیر کا جامہ پرانی صفائی و خرقہ کہنہ اور ماہیت اسکی دل زندہ اور نفس مردہ **قطعہ**

نہ یہہ کہ خلق مین بیٹھے وہ کرکے دعوا او	جو کوئی خلاف کرے تو اٹھے وہ لڑنے کو
لڑھکے پہاڑ سے گر مثل آسیا پتھر	جو راہ سنگ سے اٹھے نہین ہے عارف وہ

طریق فقیرونکا ذکر و شکر ہے اور خدمت و طاعت اور ایثار و قناعت و رضا اور صفا و توحید و توکل و تسلیم اور تحمل جو کوئی کہ یہہ صفتین رکھتا ہے حقیقتاً درویش ہے گو کہ بظاہر قبا مین ہے لیکن ہرزہ گو اور بے نماز خواہش مند و ہوس پرست کہ دنونکو رات کرے قید شہوت مین اور راتونکو دن کرے خواب غفلت مین اور فراموشی آخرت مین کھاوے جو کچھہ کہ پاوے اور کہے جو کچھ کہ زبان پر آوے بد ہی ہے اگرچہ عبا مین ہے **قطعہ**

خالی ہے زہد و تقوی سے باطن ترا تمام	ظاہر کے بیچ پہنے ہے تو جامۂ ریا

پر رکھے یہہ سات رنگ کے دروازے پہ چھوڑ تر | رکھتا ہی اپنے گھر مین فقط تو تو بوریا

اٹھتالیسوین حکایت

کتنے یک دستے گلون کے دھڑسے | ایک گنبذ پر بندھے تھے گھاس سے
رنگ یہہ جو نہین نظر اُنکا پڑا | صاف مین بھی سب نے تا من بول اُٹھا
لطف کیا رکھتا ہی جو ناچیز گھاس | اسطرح بیٹھے گلونکی صف کے پاس
سنکے یہہ اُسنے کہا با چشم تر | بول مت چپ رہ ادھر تک کان دھر
اپنے ہم صحبت کتین اہل کرم | بھولتے ہینگے ہر یک حالت مین کم
گر نہین ہی مجھہ مین رنگت اور باس | پر اُسیکے باغ کی آخر ہون گھاس
مین بھی بندہ اُس کریم خلق کا | ہون نعیم جاودانی سے پلا
باہنر ہون یا نہین رکھتا ہنر | پر ہون اُسکے لطف کی امید پر
کچھہ نہین رکھتا عبادت کا نشان | ہاتھہ مین خالی میرے پونجی کہان
نے رہے جبدم وسیلہ کوئی یہان | ہو اُسی سے چارۂ بیچارگان
رسم ہی آزاد کرنے والے سب | بندہ ہو جا جو بوڑھا اُنکا تب
دیتے ہین آزادگی کا خط اُسے | یعنی یہہ قابل نہین اب کام کے
تو بھی زینت دینے والے دہر کے | اپنے بندے پیر کو اب بخش دے
سعدیا کیا راست ہی راہ رضا | چل اُسی رستے پہ ای مرد خدا
شوم طالع خلق مین ہی وہ بشر | جو کہ اُس در گہہ سے پھیرے اپنا سر

کیونکہ پھر ڈھونڈھیگا سارا جگ اگر | تد بھی پا ئیگا نہین کوئی اور در

انچاسوین حکایت

ایک حکیم سے پوچھا کہ شجاعت اور سخاوت مین کیا بہتر ہی کہا اُسنے کہ جسکو سخاوت ہی شجاعت کی حاجت نہین بیت

بہرام گور کی ہی گور پر رقم | بہتر ہزار زور سے ہی بخشش و کرم قطعہ
رہا نہ حاتم طائی ولیک نیکی سے | جہان مین نام رہا اُسکا حشر تک مشہور
زکوۃ مال کی دے باغبان جو تاک کیتین | قلم کرے ہی تو لگتے ہین پھر بہت انگور

تیسرا باب قناعت کی فضیلت مین

پہلی حکایت

ایک سائل رہنے والا مغرب کا حلب کے بزازونکی صف مین کہتا تھا کہ اگر تمکو انصاف ہوتا ای صاحبان نعمت اور ہمین قناعت تو رسم سوال کی جہان سے اُٹھ جاتی قطعہ

ای قناعت تو مجھے تونگر کر | کہ بجز تیرے کچھ نہین نعمت
صبر لقمان نے اختیار کیا | صبر جسکو نہین نہین حکمت

دوسری حکایت

شہر مصر مین دو امیرزادے تھے ایک علم سیکھتا دوسرا مال جمع کرتا وہ علامۂ عصر کا ہوا اور یہہ عزیز مصر کا پس یہہ تونگر حشمت حقارت سے برادر فقیہ کو دیکھتا اور کہتا کہ مین تو مقام سلطنت کا مکین ہوا اور تو ویسا ہی مسکین رہا تب وہ یہہ جواب دیتا کہ ای بھائی شکر حق تعالےٰ کا مجھپر ہی کہ پیغمبرونکی میراث پائی مین نے یعنے علم اور تو نے میراث فرعون و ہامان کی یعنے ملک مصر نظم

قدم کے نیچے ملین مجھکو مین ہوا و چیونٹی | نہ ڈنک رکھتا ہون مانند عقرب و زنبور
کہ پہنچے ہر کس و ناکس کو جسکے بار رنج | ہر ایک کرنے لگے نالہ و فغان و شور
کہان تلک مین کرون شکر اپنے منعم کا | کہ مجھکو خلق کے آزار کا نہ بخشا زور

تیسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے سنا ہی کہ فاقے کی آگ مین جلتا پیوند پر پیوند گانٹھتا اور تسلی اپنی خاطر کی ان بیتونسے کرتا

لباس فقر و نان خشک پر مین | یہہ لازم ہی کہ کر بیٹھون قناعت
ہر ایک کی منتون کا بوجھ اٹھانا | ہی بہتر یا کہ اپنا بار محنت

کسی نے کہا اس سے کیا بیٹھا ہی تو فلانہ شخص اس شہر مین ایسا صاحب ہمت ہی کہ دست کرم اپنا اسنے کھول دیا ہی اور اپنی کمر کو آزادونکی خدمت کے لئے باندھ لیا ہی اگر صورت حال پر تیری اطلاع پاوے تو اپنے پر منت رکھے اور تیری خدمت کرنی غنیمت جانے کہا اسنے چپ رہ کہ فقر کی پستی مین مرنا اچھا ہی کہ حاجت کسی کے آگے لیجانا چنانچہ کہہ گئے مین

قطعہ

پیوند گانٹھہ صبر کا کونا کر اختیار | پر اغنیا سے کہہ نہین جا کی التجا
مثل عذاب نار ہی ہمسایہ کے سبب | جانا تیرا جو گلشن فردوس مین ہوا

چوتھی حکایت

ایک بادشاہ عجم نے کسی طبیب حاذق کے تئین خدمت مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بھیجا کئی برس دیار عرب مین رہا پر کوئی واسطے آزمایش کے اسکے پاس نہ آیا اور کسی نے علاج اسسے نہ کروایا ایکدن اس حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین آیا اور یہہ شکایت آمیز

باتین زبان پر لایا کہ بندیکو واسطے علاج اصحاب کے بھیجا ہے کسی نے اتنی مدت مین میری طرف رجوع نکی کہ جس خدمت پر مین ہوا ہون بجا لاؤن حضرت نے فرمایا کہ ان لوگون کا قاعدہ یہہ ہے کہ جبتلک اشتہا غالب نہو کچھہ نہین کھاتے اور بھوکھہ رکھہ کر کھانے سے ہاتھہ اُٹھاتے حکیم نے عرض کی کہ یہی موجب تندرستی کا ہے اس نے تسلیمات بجا لاکر زمین خدمت کی چومی اور گیا **مثنوی**

کرے ہے جب سخن حکیم آغاز	یا طرف کھانے کی وہ ہاتھہ دراز
کہ نہ کہنے سے اُسکے ہو نقصان	یا نہ کھانے سے اُسکی نکلے جان
پھر تو گفتار اُسکی ہے حکمت	اور کھانا ہے موجب صحت

پانچوین حکایت

ایک شخص توبہ اکثر کرتا اور توڑتا ایک بزرگ نے اُسسے کہا یہہ جانتا ہو نہین کہ عادت بہت کھانیکی رکھتا ہے تو اور قید نفس کی بال سے باریک تر ہے یعنے توبہ اور نفس کو جسطرح سے کہ تو پالتا ہے اگر یونہین پالیگا تو زنجیر توڑیگا یعنے تیرا اختیار نہ رہیگا اور ایکدن درندے کی طرح تجھے چیریگا حاصل یہہ ہے کہ ضرر کا باعث پہنچائیگا **بیت**

پالتا تھا کوئی بچہ گرگ کا	اُسکو ہی پھاڑا غرض وہ جب پلا

چھٹی حکایت

سنا ہے بادشاہ اردشیر بابکان مین مذکور ہے کہ عرب کے ایک حکیم سے پوچھا اُسنے کہ ایکدن آدمی کسقدر طعام کھایا چاہیئے کہا اُسنے بوزن سو درم کے کافی ہے فرمایا اُسنے کہ یہہ وزن کیا قوت دیگا حکیم نے عرض کیا کہ اسقدر تجھے بر پا رکھیگا اور اسپر جو کچھہ زیادہ ہوگا تو اُسکا حمال تو ہے **بیت**

نوش جو ہی تو ہی بہر حیات ذکر و کلام | | تجھے یقین ہی کہ جیتا ہی بس برای طعام

ساتوین حکایت

دو فقیر خراسان کے رہنے والے ہمیشہ آپس مین ہمصحبت تھے اور سیر کیا کرتے انمین ایک ضعیف تھا درمیان دو رات کے ایک مرتبے افطار کرتا اور دوسرا قوی ایکدن مین تین بار کھاتا اتفاقاً ایک شہر کے دروازے پر جاسوسی کی تہمت مین پکڑے گئے دونون کو ایک گھر مین قید کیا اور دروازے کو چن دیا بعد دو ہفتے کے معلوم ہوا کہ بیگناہ ہین دروازہ کھولکر جو دیکھا تو قوی مردہ تھا اور ضعیف زندہ اسی حالت سے متعجب ہوا ایک حکیم نے کہا خلاف اسکے ہوتا تو تعجب تھا کہ یہہ قوی پرخور تھا طاقت فاقے کی نرکھتا ہلاک ہوا اور دوسرے نے کم کھانا معمول کیا تھا اپنی عادت پر صبر کر سکا سلامت رہا

قطعہ

پڑی ہو جسکو کم کھانیکی عادت | | اُسے فاقے کی سختی سہل ہووے
کشایش مین کرے تن پروری جو | | وہ تنگی دیکھتے ہی جان کھووے

آٹھوین حکایت

ایک حکیم اپنے بیٹے کو بہت کھانے سے مانع ہوا کہ سیری مرد کو بیمار رکھتی ہی عرض کی اُسنے کہ ای قبلہ بھوکھہ بھی انسان کو مار رکھتی ہی نہین سنا ہی آپنے کہ ظریفون نے کہا ہی سیر ہو کر مرنا بہتر ہی بھوکھے رہکر جینے سے تب کہا اُسنے کہ اندازے کا بھی نگاہ رکھنا ضرور ہی چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر حاصل ایک آیہ کا اور وہ یہہ ہی کھاؤ پیؤ اور اسراف نکرو **بیت**

حق نے کہا گرچہ کلوا واشربوا | | ہی تجھے کہا اُسکے ولا تسرفوا **بیت**
تی ہو وے جسسے کھانیوالی تمام | | نے اتنا کم کہ ضعف سے ہو کام ہی تمام **قطعہ**

الحق کہ حظ نفس کا باعث طعام ہی ۔ پر دُکھہ ہی دُوہی جو قدر سے ہو بیشتر
گلقند بھی مُضر ہو جو خواہش بغیر کھاے ۔ اور وکھی روٹی بھوکھہ مین ہو جاے گلشکر

نوین حکایت

ایک بیمار سے پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہی کہا اُسنے یہہ چاہتا ہی کہ کچھہ نہ چاہون **بیت**

درد اُتھا پیٹ مین وہ نہین جو معدہ بھر گیا ۔ کام اب آتا نہین کوئی سبب اصلاح کا

دسوین حکایت

ایک بنئے کے کئی درہم صوفیون پر آتے تھے ہر روز اُنسے طلب کرتا تھا اور ہزارون اُنکو نام دھرتا اکثر اوقات کلمے نالایق زبان پر لاتا تھا اور بدسلوکی سے پیش آتا تھا بیچارے اُسکی پوچ گوئی سے نہایت خستہ خاطر تھے اور سواے تحمل کے کچھہ چارہ نہ تھا کہ ایک صاحبدل نے اُسوقت یون کہا کہ اپنے نفس سے کھانیکا وعدہ کرنا آسان تر ہی کہ بنئے سے درہم کا **قطعہ**

احسان اغنیا سے ہی اولی جو ہاتھہ اُٹھاے ۔ سہنی نہین ہی خوب یہ دربان کی جفا
جو آرزوے گوشت مین مر جاے خوب ہی ۔ قصاب کا تقاضا ولے ہی بہت برا

گیارھوین حکایت

ایک جوان کو تاتار کی لڑائی مین ایک زخم کڈھب لگا کسی نے کہا کہ فلانے سوداگر کے پاس نوشدارو ہی اگر مانگے تو تو شاید تھوڑی سی دے یون کہتے ہین کہ وہ سوداگر ایسا بخیل مشہور تھا کہ اگر نہار منہہ اُسکا نام صبح کو زبان سے جسکی جاے نکل تو شام تلک کھانے کا کیا ذکر ہی منہہ مین اُسکی اُڑ کر بھی نجاے ایک چانول **بیت**

اُسکے سفرے مین جو ہوتا نان کی جا آفتاب	حشر تک دن کو نہ کوئی دیکھتا الا بخواب

اُس مرد سخی نے کہا اگر نوشدارو چاہو مین تو یا نہ دے یا اگر دے تو منفعت کرے یا نکرے بہرحال اُس سے کچھ چیز چاہنی زہر قاتل ہے

بیت

شخص ادنی سے طلب کچھ جسنے کی	جسم مین کی زیادتی جان مین کمی

اور حکیمون نے کہا ہے کہ اگر آب حیات کو مثلاً بدلے آبرو کے بیچین دانا نہین لینے کا کہ مرنا غیرت سے بہتر ہے اُس جینے سے جو ذلت سے ہو

بیت

گر نیک خو کے ہاتھ سے حنظل بھی کھاے تو	بہتر ہے اُس مٹھائی سے جو دے تو ترش رو

بارھوین حکایت

ایک عالم کھانے والے بہت آمدنی تھوڑی رکھتا تھا اور ایک بڑے آدمی کو اُسسے اعتقاد نہایت تھا غرض یہہ احوال کسی پردے مین عالم نے ظاہر کیا لیکن اُسکو خواہش کرنا یہ بھی اہل تمیز سے پسند نہ آئی چنانچہ سنتے ہی تیوری بدلی اور شکل غصے کی بنالی

قطعہ

بخت سے تیوری چڑھا منہہ بنا دوست پاس	جا نہین ہرگز تو اُسکے عیش کو مت تلخ کر
کام کو جاری کریگی جلد پیشانی کشاد	خندہ لب جا واسطے حاجت کے جاتا ہے اگر

قصہ مختصر تونگر نے اُسکی وجہ معاش مین تھوڑی سی زیادتی کی و ارادت مین بہت سی کمی چند روز کے بعد عالم نے جو ارادت اور محبت جیسی کہ تھی ویسی نہ دیکھی تب کہا

بیت

حد بُرے کھانے مین جو خستگی مین لے اُنہین	دیگ گو بڑھا ہوی پر مرتبہ تو گر گیا
روٹی مین زیادتی پر آبرو گھٹ گئی	ذلت کے جلنے سے بہتر ہے بینوائی

تیرھوین حکایت

ایک فقیر کو ضرورت درپیش ہوی کسی نے کہا کہ فلانا شخص نعمت بیقیاس رکھتا ہی اگر تیری حاجت
پر مطلع ہووے تو اُسکے برلانے مین مطلقا توقف نکرے درویش نے کہا کہ مین اُسسے واقف نہین
وہ بولا تجھے مین لیے چلون چنانچہ ہاتھ اُسکا پکڑا اور اُس شخص کے گھر مین لایا فقیر نے وہان ایک شخص
کو دیکھا تیوری چڑھائے ہوئے منھ لٹکائے بیٹھا ہی کچھ نکہا اور الٹا پھرا کہا اسنے کہ یہہ کیا کیا تو نے
فقیر بولا کہ عطا اُسکی درگذرا مین دیکھنے دیدار سے بیزار

قطعہ

ترش رو کہ کنے حاجت نہ لیجا		کہ اُسکی خو سے تو تنگ آئیگا اور	
جو غم کہتا ہی تو ایسے سے کہیو		کہ آسودہ کرے دید اُسکا فی الفور	

چودھوین حکایت

اسکندریئے مین ایسا قحط پڑا کہ فقیرونکے بھی صبر کا پاؤن ڈگمگایا اور قدم تحمل کا لڑکھڑایا آسمان
کے دروازے بند ہوئے یعنے مینہہ مطلق نہ برسا فریاد خلق کیونکی آسمان پر پہنچی بلکہ عرش کے بھی اُدھر گذر گئی

قطعہ

نہ مور ماہی و وحش و طیور مین باقی		کوئی رہا کہ فلک پر گیا نہ اُسکا فغان	
عجب نہین کہ دل خلق کا دھوان ہو جمع		گھٹا کی شکل بنے سیل دیدہ ہو باران	

اُسی سال مین ایک مخنث دوراز دوستان کہ اُسکی تعریف کرنی ترک ادب خصوصا بزرگون کے
حضور اور یون چھوڑ دینا بھی اُسکا لایق نہین مبادا کتنے لوگونکو یہہ گمان ہو کہ گوینده اُسکے
بیان سے عاجز تھا اسلئے انھین دو بیتون پر بس کرتا ہون کہ تھوڑا دلیل بہت کی ہوتا ہی
چنانچہ کہتے ہین مشتے نمونہ از خروارے

قطعہ

تتری کو نہ مار سے اُسکے عوض		ہیجڑے کو اگرچہ مار تتر	

پل بغداد کی طرح کب تک | پانی سینچے ہو اُسکے مرد اوپر

ایسا شخص کہ تھوڑی سی تعریف اُسکی سنی تو نے اِس سال بہت سی نعمت رکھتا تھا تنگ دستونکو وہی اشرفیاں دیتا اور مسافرونکے آگے دستر خوان بچھاتا کتنے ایک فقیر فاقہ کشی سے عاجز آئے تھے اُنھوں نے اُسکی دعوت کا قصد کیا اور مشورہ مجھ سے چاہا نے اِس بات مین اپنے موافقت نہ کی اور کہا **نظم**

جھوتھا سے گتے کا شیر کھاو کب	بھوکھہ سے گوکہ جاے غار مین مر
ہاتھہ سفلے کے آگے مت پھیلا	سختیان کھینچ بلکہ فاقے کر
آدمی بے ہنر کو کچھہ نہ سمجھہ	مال و دولت سے ہو فریدون گر
پرنیان ونسیج کا جامہ	ایسا ہی ہے بے وقار کے تن پر
جسطرح ہووے لاجوردی طلا	کسی دیوار خام سے کے اوپر

پندرھوین حکایت

حاتم طائی سے پوچھا کہ ہمت مین اپنے سے تر کوئی جہان مین تو نے دیکھا ہے یا سنا کہا ہاں ایکدن چالیس اونٹ قربان کیے تھے مین نے اور عرب کے امیرن سمیت ایک جنگل کے کونے باہر گیا تھا مین وہاں ایک لکڑہارے کو دیکھا کہ ایک گٹھا لکڑیونکا باندھہ رہا ہے تب کہا مین نے کہ تو حاتم کی مہمانی مین کیون نہین جاتا کہ ایک خلق اُسکے گھر مین جمع ہے کہا اُسنے **بیت**

اپنی محنت سے کھاے جو روٹی	کب وہ منت کرے ہے حاتم کی

مین نے اسی کو اپنے کرم و ہمت سے برتر دیکھا **سولھوین حکایت**

ایک درویش کو موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ بسبب عریانی کے اپنے بدنکو ریت مین چھپا رکھتا تھا

جو اُسکی نگاہ اُن پر پڑی کہا اُسنے یا حضرت میرے حق مین دعا کرو جو رزاق مطلق مجھے ایک وسعت دیوے کہ تکلیف سے نہایت عاجز ہون اُس سنی کو احوال پر اُسکے ترحم آیا حق تعالی کی جناب مین اُسکی فراغت کے لئے دعا کی او وہ قبول ہوی بعد چند روز کے وہ حضرت مناجات کو جاتے تھے جو ادھر آئے تو دیکھا وہ پکڑا گیا ہی اور ایک خلق کا اُسپر بلوا ہی لوگون سے پوچھا کیا ماجرا ہی انھونے کہا اسنے شراب پی ہی لڑا ہی اور کسیکا خون کیا ہی اب اسکو قصاص کرینگے **بیت**

جو اپنے جسم مین پر رکھتی گربۂ مسکین	تو تخم چڑیا کا جگمین نرہنے دیتی کہین
شخص عاجز یک بیک جو پاتی بازو اور گھات کو	بس وو نہین اُٹھہ کر مروڑ عاجز و بیکس ہاتھ کو

غرض موسی علیہ السلام نے حکمت پر حکیم مطلق کی اقرار کیا اور بہت دلیری پر استغفار کیا فی الواقع دل الحی اسپر ایک آیت کا حاصل معنی او وہ یہہ ہی اگر سعت رزق کی دیتا خدا تعالے اپنے بندونکو تو ہر آئینہ نافرمانی کرتے بیچ زمین کے **قطعہ**

ای پُرغرور تجھے کسنے سوچ مین ڈالا	یہہ وسوسے مین پڑا تو کہ بس تمام ہوا
ہزار تی چیونٹی جہانمین ادھر اُدھر ای کاشکے	نہ ہوتے پر جو کبھی اسکے تو یہہ بہتر تھا **رباعی**
پاس جب سفلے کے آیا سیم و زر	دھول کی خواہش کریگا اُسکا سر
یہہ مثل کیا خوب تھہ کہتے ہین حکیم	ہی بھلا جبتک نہو چیونٹی کے پر

حق تو یہہ ہی کہ خدا رجالے کو ناخون ندے جو اپنا سر کھجا سکے **بیت**

جو شخص تجھکو جگمین کرتا نہیں تونگر	وہ تیری مصلحت کو جانے ہی تجھہ سے بہتر

سترھوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے کہ بصرے کے جوہریونمین یہہ نقل کرتا تھا کہ ایک وقت جنگل مین راہ بھولا تھا مین اور زاد راہ بھی میرے پاس کچھہ نرہا تھا غرض اُسوقت مرنا ہی دلمین ٹھانا تھا کہ یکایک

یکی تھیلی ہو تو موتیون سے بھری ہوی ہین نے پائی عجب طرح کی خوشی ہوی مجھکو اس گمان پر کہ اسمین بھونے ہوے گیہون ہین لذت اسکی کبھی نہ بھولونگا اور وہ تلخی اور مایوسی بھی تازیست یاد رہیگی جبکہ یقین ہوا مجھکو کہ اسمین موتی ہین

نظم

خشک جنگل مین اور ریتل مین
آدمی ہو اگرچہ تشنہ جگر

فایدہ کچھ نہین برابر ہے
منہہ مین اسکے صدف ہو یا گوہر

مردِ بے توشہ بھوکھہ سے جو گرا
بن غذا اسکے ہو گا وہ جان بر

کیا حصول اسکے تئین مساوی ہے
تسلے مین ٹھیکری ہو یا ہو زر

اٹھارویں حکایت

ایک عرب جنگل مین نہایت تشنگی سے کہتا تھا **رباعی**

آرزو یہہ ہے کہ پہلے موت کے
اپنے مقصد کو پہنچتے کاشکے

نہر ہوتے موج زن گھٹنون تلک
مشک اپنی نت ہی بھرتے آب سے

اسیطرح کسی بیتہر میدان مین ایک مسافر بھول گیا تھا قوت نرکھتا تھا اور قوت نہی تھی لیکن کتنے درہم اسکے تسلے مین بندھے تھے ہرچند پھرا پر مقصود کو نہ پہنچا اور سختی سے ہلاک ہوگیا تب شخص جو وہان پہنچے درمونکو دیکھا اسکے منہہ کے سامنے دھرے ہین اور خاک پر یہہ شعر لکھا ہے **قطعہ**

زرِ خالص گرہ مین ہو لیکن
مردِ بے توشے کا نہ نکلے کام

بن مین بھوکھے فقیر کو بہتر
شلغم پختہ ہے کہ نقرۂ خام

انیسوین حکایت

زمانیکے دورسے ہرگز نالان نہین ہوا ہو نمین اور نہ گردش آسمانی سے رنجیدہ مگر ایک وقت پاؤن سے ننگے تھے اور پاپوش پہننے کا مقدور نہ تھا کوفے کی جامع مسجد مین آیا مین نہایت تنگدل اور ایک شخص کو دیکھا مین کہ پاؤن نہ رکھتا تھا تب شکر نعمت حق کا بجالایا مین اور اپنے پاؤن کی برہنگی پر صبر کیا اور کہا قطعہ

ہی تر اتنیر کٹ سے کمتر خوان پر	مرغ کا سالن بھی سگے سیر کے
جسکو وسعت ہو نہین اُسکے حضور	شلغم پختہ کباب مرغ سے

بیسوین حکایت

ایک بادشاہ اپنے کتنے مخصوصون سے کسی شکارگاہ کے بیچ جاڑے کے موسم مین شہر سے دور گیا رات کے وقت ایک کسان کا گھر نظر آیا بادشاہ نے فرمایا کہ رات اس جگہہ کاٹین تم جاڑے کی اذیت نہ پہنچے ایک وزیر نے عرض کی کہ گھر مین ایک کسان ناکس کے التجا لیجانا مرتبہ بادشاہی کے لایق نہین بہتر یہہ ہے کہ یہین خیمہ کرین اور آگ جلاوین اتنے مین دہقان کو خبر ہوی جو کچھہ کھانا اُسکے پاس حاضر تھا ایک آئین سے بادشاہ کے حضور لایا زمین خدمت کی چومی اور عرض کی کہ بادشاہ کا بلند مرتبہ اسقدر سے نہ گھٹتا لیکن لوگون نے نچاہا کہ قدر دہقان کی بلند ہو بادشاہ کو سخن اُسکا نہایت پسند آیا اُسکے گھر مین رات کو آرام فرمایا صبح وقت خلعت و مال بہت سا اُسکو بخشا اور سوار ہوا تب دہقان ہمراہ رکاب کا ہوا اور یون کہنے لگا قطعہ

گھٹی نہ شوکت سلطان یکذرا بھی گو	وہ میہمان ہوا جہمان سرا دہقان کا
فلک پہ جہر کے پہنچی کلاہ دہقان کی	کہ سایہ سر پہ پڑا اُسکے تجھہ سے سلطان کا

اکیسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک فقیر پر سوال بہت سی نعمت و مال رکھتا تھا بادشاہ نے عنصر فرمایا اسنے

کہ بندگان حضور پر معمول ہونا تیرا ثابت ہوا ہے اور درمیون ایک مہم درپیش ہے اگر اسوقت قدرے مال سے تو مدد کرے تو بہتر ہے جب ہو وقت کہ تحصیل ملک سے آویگی دیا جائیگا عرض کی اُسنے کہ مجھہ سے گدا کے مال سے دست آلودہ کرنا خداوند جہانکو لایق نہیں کہ ایک ایک جو اکٹھا کرکے اسقدر مال جمع کیا ہے میں نے گدائی کہان اور پادشاہی کہان جہان پناہ نے کہا کچھہ غم نہیں کہ کافرونکو دیا جائیگا الخبیثات للخبیثین بیت

گو نجس ناپاک ہے یہ شبہ سرگین کا خمیر	پر کرینگے بند اُسسے چھید ہم سنڈاس کا
کوئے کا پانی نصاری کے گو ہوا ناپاک	جو دھو دے مردہ یہودی تو پھر نہیں کچھہ باک

سنا ہے میں نے کہ کہا بادشاہ کا نمانا حجتیں لایا اور شوخ چشمی کرنے لگا آخر بادشاہ نے ملازمون کو فرمایا کہ مال کو ملامت و سرزنش سے لیکر اُسکو چھوڑ دین مثنوی

لطف اور مہر سے نہ نکلے جو کام	اُسکا بے حرمتی ہی ہے انجام
پاس اپنا نہووے جسکو ذرا	گر نہ بخشے اُسے کوئی ہے بجا

بائیسوین حکایت

ایک سوداگر ڈیڑھہ سو اونٹ بوجھہ کے رکھتا تھا اور ایک جزیرہ فارس کے جزیرون مین کہ نام اُسکا کیش ہے وہ وارد تھا مجھے اپنے حجرے میں لیگیا تمام رات نہ سویا نہ سونے دیا اس بک بک مین کہ فلانا انبار میرا ترکستان مین ہے اور فلانی پونجی میری ہندوستان مین ہے اور یہ ایک زمین کا قبالہ ہے کاغذ ہے فلانی چیز کا وہ شخص ضامن ہے اور کبھی یہہ کہتا تھا کہ ارادہ اسکندریئے کا رکھتا ہون کہ وہان کی آب و ہوا خوب ہے اور کبھی کہتا کہ ملک مغرب پریشان ہے ای سعدی ایک سفر درپیش ہے اگر وہ کر چکون تو باقی عمر ایک گوشے مین بیٹھہ کر کاٹون اور تجارت چھوڑ دون پوچھا مین نے وہ کونسا سفر ہے کہا

اُسنے کہ پارس کی گندھک چین مین لیجایا چاہتا ہون کہ وہان گران قیمت ہی اور وہان سے
چینی کے پیالے روم مین لیجاونگا اور دیبا رومی ہند مین اور فولاد ہندی حلب مین اور آئینہ حلبی یمن
اور برد یمانی پارس مین بعد اُسکے سوداگری ترک کرونگا اور ایک دوکان مین بیٹھ رہونگا قصہ مختصر اتنا بکا
کہ آگے اُسکو طاقت کہنے کی اور مجھے سننے کی نرہی تب مجبور ہو کر کہا اُسنے کہ ای سعدی تو بھی کچھ باتین کرکہ
کیا دیکھا ہی تونے اور کیا سنا ہی تب یہہ رباعی مین نے پڑھی **نظم**

وہ سنا ہی تونے ای غافل کہ دشت غور مین	اگر تیرا ہر وقت ایک سالار کا گھوڑے سے بار
تب کہا اُسنے کہ چشم تنگ دنیا دار کو	یا بھر صبر و قناعت یا بھرے خاک فرار **نظم**
وہ سنا ہی تونے یک جنگل کے بیچ	جی سے گذرا ایک تاجر مالدار
بولا چشم تنگ دنیا دار کو	پر کرے ہی صبر یا خاک فرار

تیئیسوین حکایت

ایک مالدار کو مین نے سنا ہی کہ خست مین ایسا مشہور تھا جیسا حاتم سخاوت مین نعمت دنیا سے اُسکا
آراستہ ظاہر حال تھا اور باطن نحوست خلق سے ملا مال ایک روٹی کسی جاندار کو ہاتھ سے ندیتا اور ابو ہریرہ
کی بلی کو ایک نوالا نکھلاتا بلکہ اصحاب کہف کے کتے کے آگے ہڈی چوس کر بھی نڈالتا غرض اُسکے گھر کا دروازہ
نہین دیکھا کسینے کھلا اور دسترخوان اُسکے آگے بچھا **قطعہ**

ایسا منحوس جسکے کھانے کی	باس بھی سونگتے نہین فقرا
روٹی کھانے کے بعد اُسکے ہے	کبھو ایک ریزہ مرغ نے نہ چنا

ایکدن کہا سنتا ہون کہ مغرب کی دریا کی راہ سے مصر کو دلمین خیال فرعونی سے روانہ ہوا کہ ایک باد مخالف

نے کشتی کو لیا اور تباہ کیا جیسا کہ کہتے ہین **بیت**

ساز دل طبع غمین سے تیری کرتا ہے یہ بحر	باد کشتی کے موافق ہر گھڑی ہوتی نہین

ندان مضطرب ہو کر ہاتھ واسطے دعا کے اٹھا اور فریاد سیفاید کرنے لگا جیسا کہ حاصل ہے اس آیہ کا
وقت که سوار ہوتے ہین ناؤ مین دعا کرتے ہین اللہ سے اُس حالمین گویا خالص کرنیوالے ہین دین کو واسطے اُسکے **بیت**

زاری کے ہاتھ سے کیا محتاج نفع پاوے	بیلش عداد عا ہین وقت کرم لعل مین **قطعہ**
سیم وزر سے خلق کو آرام دے	اور اسکا نفع تو خود بھی اُٹھا
گھر بنا کر چھوڑ جاتا ہے تو پھر	سونے اور روپے کی اینٹون سے بنا

کہتے ہین کہ مصر مین اقربا اُسکے محتاج تھے بعد انتقال سے اسکے تونگر ہو گئے آ جامے پھاڑ انہون نے اسکی موت کے غم مین کپڑے
اڑائے اور نئے کپڑے قیمتی پہنے اُسی ہفتے مین ایک رشتہ دار کو اسکے دیکھا مین نے ایک گھوڑے بیش
قیمت پر سوار اور غلام پری پیکر اُسکی جلو مین دوڑتا تب اپنے جی مین کہا مین نے **قطعہ**

قدرت اللہ سے مردہ کوئی	جی سکے پھر اپنون مین آ جاتا اگر
وارثونکو ہوتا اُسکے مرگ سے	پھیرنا میراث کا دشوار تر

غرض بسبب سابقہ معرفت کہ مجھہ مین اُسمین تھا آستین اسکی پکڑی مین نے اور کہا **بیت**

ای نکو طالع خجستہ مرد تو کھا اور کھلا	اِس نگون طالع نے کچھہ کھایا نہ پر اکٹھا کیا

چوبیسوین حکایت

ایک صیاد ناتوان کے دام مین ایک مچھلی قوی پھنسی طاقت اُسکے تھامنے کی نرکھتا تھا
اسلئے مچھلی اُسپر غالب آئی اور دام اُسکے ہاتھہ سے گھسیٹ لے گئی **قطعہ**

لاتا اک جو کوئی ین یک غلام نت	اک جو سے آب لیگئی آخر غلام کو
مچھلی کو دام کھینچ کے لاتا تھا بار بار	اب کے گھسیٹ لیگئی مچھلی ہی دام کو

ماہی گیرون نے بہت تاسف کیا اور وہ کہا اسکو ایسا شکار تیرے ہاتھ لگا اور تو اسکو نہ روک سکا کہا اسنے ای بھائیو کیا کیجئے ہماری روزی نہ تھی اور مچھلی کا رزق باقی تھا صیاد بے روزی دجلے مین مچھلی نہین پکڑ سکتا اور مچھلی بے اجل خشکی مین نہین مرتی

پچیسوین حکایت

ایک دست و پا بریدہ نے ہزار پاؤن والے کو مارا اتفاقاً ایک صاحبدل جو اُدھر گذرا کہا اسنے سبحان اللہ باوجود ہزار پاؤن کے یہہ کہتا تھا جب کہ اجل اسکی پہنچی بے دست و پا سے نہ بھاگ سکا **مثنوی**

لینے کو جان پیچھے عدو آلگے اگر	دوڑ اک کو بھی روکے اجل پاؤن باندھکر
پیچھے عدو کے بعد عدو متصل ہے جب	اُسوقت پھر کمان کیانی کھینچے ہے کب

چھبیسوین حکایت

مین نے ایک احمق کو دیکھا نہایت موٹا تازہ اور گلے مین اُسکے خلعت بیش قیمت عربی تازی پر سوار قصب مصری کی سر پر دستار پہنے پوچھا ای سعدی یہہ دیبا نگارین ساتھ اس حیوان بے تمیز کے کیونکر دیکھتا ہے تو بولا مین ایک خط بد ہے کہ سونے کے پانی سے لکھا ہے **شعر**

ظاہر مین آدمی کا مشابہ بنا گدھا	گوسالہ ہے جسم فقط ہے اُسے صدا
کبھو نہوویگا انسان کی مثل یہہ حیوان	گر یہہ جامہ و دستار چہرے کا نقشا
ہزار مرتبہ پھر اُسکی ملک ملستی مین	جھوٹتا اُسکا خون نکچھہ تو حال دیکھیگا
شریف کتنا ہی ہووے ضعیف لیک کبھو	نہ پست ہوویگا رتبہ بلند تک اُسکا

گر آستانہ ہو زر و پے کا میخین سونیکی — یہودی ہو گا نہ ہرگز و لے شیر لفوان سا

ستائیسوین حکایت

ایک جوگی نے فقیر سے کہا تجھے شرم نہین آتی کہ واسطے جو بھر روپیے ہر کس و ناکس کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے جواب دیا اُسنے قطعہ

واسطے ایک رتی روپے کے — ہاتھ پھیلانے سے تو یہی بہتر

نہ کہ اشخاص کا تین اُسکے تئین — ہے غضب ڈیڑھ دانگ کے اوپر

اٹھاویسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک پہلوان زمانہ کی دشمنی سے تنگ آیا تھا اور حلق کشادہ دست تنگ سے عاجز باپ کے پاس جا کر گلہ کرنے لگا اور اجازت چاہی کہ قصد سفر کا رکھتا ہون تا قوت دست و بازو سے دامن مقصود کا پکڑون کیونکہ مانند ضعیفون کی ناچاری سے ایڑیان رگڑون بیت

چھپا دین تو ضایع ہے فضل و ہنر — گھسین مشک رکھ دین اگر آگ پر

باپ نے کہا اے فرزند اس خیال محال کو اپنے دل سے نکال اور پا قناعت بدامن سلامتی کا ڈال کہ بزرگ کہہ گئے ہین قطعہ

ہاتھ کب آئے دامن دولت — پیش جاتی نہین زبردستی

کوشش اُسکے لئے ہے لا حاصل — وسمہ ابرو پہ جیسے اندھے کے شعر

ہر ایک بال مین دو سو ہنر ترے ہون گو — ولے نہ ایک بھی کام آئے بخت گر بد ہو شعر

شہ زور کیا کریگا اُسمین جو ہے مقدر — بازوے سخت سے ہے بازوے بخت بہتر

لڑکے نے کہا اے حضرت سفر مین فایدے بہت ہین سیر و خاطر دلگیر کا حصول فواید کثیر کا دیکھنا عجایب کا سننا غرایب کا سیر یارون کی ملاقاتین یاران کے حاصل کرنا جاہ و ادب کا زیادہ ہونا مال و کسب کا جمع کرنا اپنے بیگانیکی آزمایش

زمانے کی جیسا کہ صاحبان مسافرت نے اور رہروان طریقت نے ارشاد کیا ہے **رباعی**

باہر اگر نہ نکلا گھر اپنے کی دکان سے ۔۔۔ ای خام آدمی تو ہو ویگا پھر کہان سے
جا جگمین دید کرلے اُس روز سے تو پہلے ۔۔۔ جسدن تجھے ہے اٹھنا اِس کشور جہان سے

باپ نے کہا ای بیٹا اِس قسم فایدے کہ تو نے بیان کئے سچ ہے کہ سفر مین لا انتہا ہین لیکن پانچ گروہ کو پہلے سوداگر کہ قدر و نعمت اور غلام و کنیزک با جمال و خوش ما کیٹ اور شاگردان چست و چالاک رکھتے ہین ہر روز ایک ملک مین اور ہر آن ایک مقام مین ہر لحظہ نعمت دنیا سے فایدہ مند ہوتے ہین **قطعہ**

پہاڑ اور بن ہین عاجز صاحب نعمت نہین ہرگز ۔۔۔ بناتے خوابگہ خیمے سے اپنے جلیے وہ جس جا
نہین ہے دشت ہین جسکے تئین مقصود دنیا پر ۔۔۔ وطن ہی مین وہ اپنے ہے غریب و اجنبی گویا

دوسرا عالم فصیح و بلیغ کہ گفتار شیرین اور کلام نمکین رکھتا ہو جس جگہ جاوے رہنے والے وہان کے خدمت اسکی سعادت جانکر کرین بلکہ اُسکے تلوونکے تلے اپنے آنکھین دھرین **قطعہ**

شعور زند ہے دنیا مین جون کھرا سونا ۔۔۔ جہان وہ جاکرین قدر و قیمت اسکی سب
بزرگ زادہ نادان ہے کھوٹے روپے سا ۔۔۔ عوض کسی کے اُسے لیوین غیر شہر مین کب

تیسرے خوبصورت کہ صاحبدل جیسے اسکی آمیزش کی خواہش کرتے ہین اور اپنا نقد دل آگے اُسکے دھرتے ہین غنیمت جانتے ہین اُسکی صحبت و خدمت دل سے کرتے ہین اُسکی طرف رغبت چنانچہ کہتے ہین کہ تھوڑا سا جمال بہت سے مال سے بہتر ہے صورت خوب مرہم ہے دلہاے زخمی کی اور بند دروازوں کی کنجی یعنے کوئی اُسکا مانع نہو جہان چاہے وہان جائے **نظم**

جس جا شکیل جاکے وہین ہووے وہ عزیز ۔۔۔ دیوین نکال گو اُسے ماباپ اقربا

قرآن بین نظر پڑا طاوس کا جو پر ‏ ‏ ‏ پوچھا مین یہہ مقام ترے قدر سے ترا
کیونکر ملا تب اُسنے کہا جب کہ خوش جمال ‏ ‏ ‏ جون جاہے اپنے پاؤن دھرکا تھے یہ تبہار **رباعی**

لڑکا اگرچہ ہووے طرحدار و دلربا ‏ ‏ ‏ کچھ غم نہین جو ہووے وہ ماباپ سے جدا
موتی ہی وہ ہووے اگر سیپ مین نہو ‏ ‏ ‏ ہر ایک لینے والا ہی دریتیم کا

چوتھے وہ خوش آواز کہ گلوے داؤدی سے پانی کو بہنے سے اور پرندونکو اڑنے سے باز رکھے بس اسی سبب سے اس فضیلت کے آدمیونکے دلوکو گرویدہ اور فریفتہ کر صاحبان دل اسکی شنیدنی خوش اشنا اور صحبت کی رغبت کرتے ہین **بیت**

اچھے گانیکی طرف اب ہی میرا کان لگا ‏ ‏ ‏ کون ایسا ہی کہ جلد وتاریکو بجا **قطعہ**

آواز نرم حزن بھری سوزناک چین ‏ ‏ ‏ ہیگی شراب صبح کے مستونکے کان کا
بہتر ہی روے خوب سے آواز خوش کہین ‏ ‏ ‏ وہ نفس کا ہی قوت یہہ ہی جانکی غذا

پانچوین اہل ہنر کہ کوشش بازو سے خرچ روزمرہ حاصل کرتا ہی اسواسطے کہ آبرو اُسکی بسبب روٹی کی احتیاج کے بجاوے جیسا کہ شعورمندون نے کہا ہی **قطعہ**

گر سفر کو جائے اپنے شہر سے ‏ ‏ ‏ محنت و سختی نکھیچے پارہ دوز
ملک سے جاکر خرابی مین پڑے ‏ ‏ ‏ سوئے بھوکھا بادشاہ نیمروز

غرض ایسی حقیقتین کہ بیان کی ہین نے سفر مین سبب جمعیت خاطر اور باعث خوشی طبیعت ہوتی ہین لیکن جو شخص کہ انمین سے ایک بھی نہین رکھتا یہہ سبب اپنے خیال باطل کے اگر تمام جہان مین پھریگا کوئی کس فناکس اسکی خواہش نکریگا بلکہ اُسکے نام و نشان سے بھی اطلاع کسیکو نہو گی جیسا کہ کہہ گئے ہین **قطعہ**

خصومتون سے جسے گھیر لی یہہ گردش چرخ ‏ ‏ ‏ کرے ہی کب اسے بنے چیز رہبری ایام

جو طیر پھیر نہ دیکھیگا آشیانے کو | تھنا گھسیٹتے ہی اُسکو ہوس دانہ و دام

لڑکے نے کہا اے حضرت حکیموں کے قول سے کیونکر مخالفت کروں کہ کہہ گئے ہیں رزق اگرچہ مقسوم ہے پر اسکے اسباب حصول سے تعلق شرط ہے اور بلا اگرچہ مقدر ہے لیکن اسکی آمد و رفت کے دروازوں سے احتراز واجب **قطعہ**

اگرچہ بے شبہ رزق پہنچیگا | ڈھونڈھنا شرط عقل ہے ہر جا
گو کہ مرتا نہیں کوئی بن موت | لیک تو منہہ میں اژدہے کے نجا

اس حالت میں کہ میں مست ہاتھی سے لڑوں اور شیر غضبناک سے پنجہ کروں مصلحت یہی ہے کہ سفر کو نکل جاؤں اور کچھہ فایدہ اُٹھاؤں زیادہ اس سے طاقت بینوائی کی اور قدرت شکیبائی کی نہیں رکھتا **قطعہ**

ہر ملک اُسکی جا گہہ ہے کیا غم وہ اور کھائے | اپنے مقام و رتبے سے جو شخص گر گیا
ملک گھر میں شب کو جا ہے ہر ایک مالدار | جیسے گدا کو رات ہوی ہے وہی سرا

یہہ کہکر ہمت باندھی اور باپکو وداع کرکے چلا اور اپنے چلنے کے وقت سنتے ہیں کہ یہہ بیت پڑھتا تھا **بیت**

ہو جس اہل ہنر کا بخت ناکام | وہاں وہ جائے جہاں جا گہہ ہو گمنام

تا کہ ایک دریا کے کنارے پہنچا کہ اُسکی موج کے زور سے پتھر سے پتھر ٹکراتا تھا اور اُسکی آواز کا شور کوسوں تک جاتا تھا **رباعی**

اسطرح کا تھا وہ چشمہ پر خطر | جس میں مرغابی نہ رہتی تھی نڈر
اُسکی چھوٹی سی لہر لیجاتی کھینچ | آسیا ہوتی کنارے پر اگر

اور آدمیوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ ہر ایک اُسمیں سے سونیکے ریزے لیکر اور رخت سفر باندھکر پار اُترنیکے واسطے گھاٹ پر بیٹھا ہے جوان تنگ دست تھا مدح و ثنا کرنے لگا بہتیرے منت و زاری کی پر کسی نے نہ یاری کی بلکہ یہہ کہا **بیت**

بے زر کسی پہ زور نہ تک کر سکیگا تو — اور زر جو پاس ہے تو نہین احتیاج زور

ملاح بیمروت اس پر ہنسا اور اسکی طرف سے پھر کر کہا

بیت

یارین زر ہے کے کب جا سکیگا زور سے — زور دس مرد ونکا ہے اور زر تو لا ایک مرد کا

اس طعنہ وکنایہ سے جوان کو غصہ آیا چاہا کہ اسسے بدلہ لیوے لیکن کشتی چل نکلی تھی پکارا کہ یہہ جامہ گلے کا حاضر ہے اگر اسپر قناعت کرے ملاح اس طمع پر ناؤ کو پھیر لایا

بیت

خواہش آنکھونکو خردمندونکی سی لیتی ہے — مرغ و ماہی کو تئین حرص پھنسا دیتی ہے

قصہ کوتاہ جوان نے ہاتھہ دراز کیا اور وہ ملاح کی ریش و گریبان تک پہنچا کہ اسکو اپنی طرف کھینچا اور ملا تو قفا مارنے لگا یار اسکے واسطے پشتی کے کشتی سے اترے پر اس مرتبے جو درشتی دیکھی پیٹھہ پھیر کر تے رہے غرض صلاح یہہ ٹہری کہ اسسے صلح کرین اور کشتی کی مزدوری اپنے ذمے لین

مثنوی

اگر جنگ سے دیکھے تحمل تو کر — کہ باندھے ہے نرمی لڑائی کا در
یقین تجھے ہو جہان جنگ کا — سہولت تلطف سے وہان پیش آ
جو کیسی ہی تلوار ہو آبدار — پہ کاٹی نہ وہ نرم ریشم کی تار
خوشی و مدارا و الطاف سے — تو ہاتھی کو یک بال سے کھینچ لے

حرکات گذشتہ کے عذر کے لئے اسکے قدمون پر گرے اور مکر و نفاق سے سر اور آنکھین اسکی چومین غرض ناؤ مین اسکو بٹھا کر روانہ ہوئے چلتے چلتے جب جا لگے کہ پانی مین یونان کی عمارتون کا ایک ستون کھڑا تھا وہان پہنچے ملاح بولا کہ ناؤ نکو یہان خلل ہے تم مین سے جو کوئی زور آور اور دلاور ہووے چاہیے کہ اس ستون پر جاوے اور کشتی کا لنگر پکڑ رہے تا ہم درست کرلین جوان ازبسکہ غرور دلاوری کا اور

گھمنڈ بہادری کا رکھتا تھا دشمن آزردہ دل سے اندیشہ نکیا اور حکیمونکے قول پر متوجہ نہوا کہ کہتے
ہین جس کسیکے دلکو ایک رنج پہنچے تو اگر پیچھے اُسکے سو احسانون سے پیش آئیے تد بھی اُس ایک رنج کے بدلے
سے نڈر نہو کہ پیکان زخم سے نکل آتا ہے اور آزار دلمین رہ جاتا ہے

بیت

کیا خوب یک سردار نے اپنے رفیقون سے کہا		غافل نہو دشمن کو جو آزردہ ہے تو نے کیا **قطعہ**
بےغم نہو کہ تو بھی کبھو ہوگا تنگ دل		گر دل کسیکا ہاتھ سے تیرے ہوا ہی تنگ
پتھر نہ مار جانے دے دیوار قلعہ پر		شاید وہان سے آہی پڑے تجھپہ کوئی سنگ

الغرض کن کو پہلوان نے لیکر اپنے بازو پر جتنا کہ جا لپیٹا اور ستون پر چڑھ گیا ملاح نے کہا تھا
جو دیکھی جہت سے اُسکے ہاتھ سے وہ رسی کھینچ لی اور ناؤن کھے دی بیچارہ منہہ دیکھتا رہ
گیا دو دن تلک مصیبت اور محنت دیکھی اور اذیت بہت سی کھینچی تیسرے دن نیند نے گریبان
اُسکا پکڑا اور دریا مین ڈال دیا شبانہ روز کے بعد ڈوبتا اچھلتا کنارے سے جا لگا ایک رمق
زندگی کا اسمین تھا کہ پتے درختونکے کھانے لگا اور جڑین گھاس کی اکھاڑنے جون تون تھوڑی
سی قوت بدن مین آئی اور پاؤن مین طاقت چلنے کی پائی تب جنگل کی راہ لی اور چلا یہانتلک
کہ بھوکھ اور پیاس سے بیطاقت ہوا ہزار خرابی اٹھتے بیٹھتے ایک کوئے کے کنارے پہنچا
وہان ایک قوم جمع تھی اور ایک ایک کوڑی پر آدمی پانی پیلاتے تھے جوان پاس کوڑی نہ تھی پانی پونند
مانگا پر کسی نے ندیا نادان اُسنے ہاتھ ظلم کا دراز کیا کتنے آدمیونکو خوب مارا تب تو وہانکے
لوگون نے بھی غلبہ کیا بے تامل اسکو بھی مارا اور نکال دیا

قطعہ

جھرمٹ ہون جو چھر تو مارین ہمیل کو		گو وہ ہے مردی و سختی کا پہاڑ سا

چیونٹیان آپس مین جو ایکا کرین　　پوست تن کا شیر کے بھی ڈالین پھاڑ

ناچار ہوکر ایک کاروان کے ساتھہ ہولیا اور چلا رات کے وقت ایک مقام پر پہنچے کہ وہان چورونکا ڈر تھا سوداگرونکو دیکھا اُسنے کانپتے ہین اور مرنے پر مستعد بولا کہ فکر مت کرو تم مین ایک مین ہون کہ پچاس مردونسے نہ ڈرون بلکہ تنہا مقابلہ کرون سواے میرے جتنے جوان ہین مددگار ہین شریک کارزار مردم کاروانکو اُسکی لاف زنی سے اطمینان کمال ہوا اور اُسکی صحبت سے ہر ایک خوشحال رفاقت اُسکی دلپر ٹھانی اور آب و نان سے دستگیری واجب جانی غرض جوان کے معدہ مین بھوکھہ کی آگ لگی تھی اور باگ طاقت کی ہاتھہ سے جا چکی تھی کتنے ایک لقمہ رغبت سے کھائے پانی پیا اور دیو درونی کو آرام بخوبی دیکر آرام کیا ایک پیر مرد جہاندیدہ اُس کاروان مین تھا کہا اُسنے ای جماعت اِس تمھارے نگہبان سے مجھکو اندیشہ زیادہ تر چورون سے ہے چنانچہ ایک نقل ہے کہ ایک محتاج نے کتنے درہم جمع کئے تھے اور انکو چورون کی تشویش سے گھر مین اکیلا نہ سوتا تھا ایک اپنے دوست کو بلایا اُسنے کہ تنہائی کی وحشت کو اور دزدیکی دہشت کو بسبب اُسکی صحبت کے دور کرے غرض کئی راتین اُسی سے صحبت تھی تا کہ وہ درہمون سے آگاہ ہوا لیا انکو کھایا بلکہ لیکر سفر چلا گیا صبح لوگون نے دیکھا اُسکو روتے ہوئے اور ننگے کسی نے پوچھا کہ کیا حال ہے شاید تیرے درہم کوئی چور لیگیا کہا اُسنے واللہ نہین بلکہ نگہبان

قطعہ

سانپ کی حالت تھی مخفی جبتلک　　تب تلک اُسسے نہ تھا کچھہ مجھکو ڈر

زخم اُس دشمن کے دانتونکا برا　　آدمی کو دوست جو آوے نظر

کیا جانئے یہہ شخص بھی چورونمین سے ہو اور عیاری سے ہم مین آ ملا ہو تو لیبے فرصت وقت یارونکو

خبر کرے مصلحت یہہ ہے کہ اُسکو سوتا چھوڑین ہم اور چل نکلین جو انکو تدبیر پیر کی پسند آئی اور ہیبت اُسکی اُنکے دلون مین سمائی اسباب سفر کا اُٹھایا اور جوانکو نہ جگایا جبکہ صبح ہوئی اور آفتاب بلند ہوا اور دھوپ اُسکے منہ پر آگئی چونک پڑا اور سر اُٹھایا کارواں کو اُس جا گہہ نپایا بیچارہ بہت گھبرا پر کہین کھوج نملا بھوکھ اور پیاس کی شدت سے منہہ ماتی پر اور دل بلا کی پرکھا اور اپنے حسب حال یہہ شعر پڑھنے لگا

نظم

گیا وہ قافلہ کسسے کرون مین اب گفتار	نہین غریب کا غیر از غریب مونس و یار
کرے ہے سختیان وہ شخص یارو اہل غربت سے	کہ جو آگاہ نہین ذرہ بھی رنج و مصیبت سے

وہ اس حالت مین تھا کہ ایک شاہزادہ فوج سے جدا شکار کے پیچھے لگا ہوا اُسکے سر پر آن پہنچا کلام اسکا سنا جمال اسکا پاکیزہ و مطہر دیکھا اور حال اسکا ابتر پوچھا اُسسے کہ کہانکا رہنے والا ہے تو اور کدھر سے آیا ہے لو اس جا گہہ کیون پڑا ہے تب تھوڑی سی گذشت اپنی اُسنے کہی شہزادیکو رحم آیا خلعت و نعمت اُسے دیکر ساتھ اُسکے ایک شخص معتبر کو کیا اور اسکے ملک مین بھجوا دیا باپ نے اُسکو دیکھا شاد ہوا اور سلامتی حال پر اسکی شکر کیا اُسکے وقت جو کچھہ اوپر اسکے گذرا تھا صعوبت کشتی اور جو ملاح جفا دہقان اور بیوفائی کاروان سے باپ کے آگے جون کا تون بیان کیا سنکر اسکو باپ نے کہا کہ بیٹا تیرے چلنیکے وقت نکہا تھا مین نے کہ تہید ستون کا دست دلیری بندھا ہے اور پنجہ شیری توتا

بیت

اُس تہید ستے سپاہی نے ہی کیا خوب کہا	پانچ من زور سے جو بھر کہین رہے اچھا

بیٹے نے کہا کہ ای پدر جبتک رنج نکھینچیگا تو گنج نپائیگا اور جبتک جان جوکھون نہ اٹھائیگا

دشمن پر فتح پائیگا اور جب تلک دانے نہ بکھریگا مالک کھلیان کا نہوگا نہیں دیکھتا ہی تو کہ تھوڑا سا رنج اٹھا کر ہمنے کیا کچھہ حاصل کیا اور ایک نیش کھا کر کسقدر شہد لایا **بیت**

اگرچہ رزق سے ہم زیادہ کھا نہیں سکتے ۔ پہ ہاتھہ اٹھا بھی لائق نہیں ہی کوشش سے **بیت**
گر فکر غوطہ خور کو ہووے نہنگ کا ۔ چنگل میں لائے کیونکہ وہ موتی گران بہا

قطعہ

نیچے کا پتھر چکی کا جو حرکت نہیں کرتا لاچار بھاری بوجھہ اٹھاتا ہی

نہ نکلے غار سے گر شیر خشمگین کیا کھائے ۔ گرا جو باز رہے طعمہ ملے پھر کیونکر
شکار گھر میں ہی کرنا ہی تجکو تو ہونگے ۔ یہہ سست و پا تیرے مکڑی کے دست و پا سے بتر

جواب دیا اُسنے ای بیٹا ایکے مرتبہ آسمان نے تیری یاری کی اور اقبال نے بھی یاوری کہ پھول تیرا کانٹے سے اور کانٹا تیرے پاؤں سے نکلا اتفاقا ایک صاحب دولت تجھہ سے مل گیا اور تیری شکستہ حالی و بے پروبالی پر اُسنے رحم کیا ایسی واردات نادر میں اور در پر حکم نہیں ہوسکتا **بیت**

صیاد نہ گیدڑ کو ہر یک مرتبہ لیجاے ۔ چیتا اُسے یکروز یہہ ہوسکتا ہی جو کھائے

جسطرح سے ایک بادشاہ ملک فارس کا واسطے سیر و خوشی کے کتنے ایک مصاحب ساتھ لیکر مصلائے شیراز میں گیا اور ایک بیش قیمت نگ کی انگوٹھی اُسوقت پاس تھی فرمایا کہ اسکو عضد کے گنبد پر رکھہ دیں جو کوئی ایسا تیر لگائے کہ اسکے حلقے میں ہوکر نکل جائے تو پھر انگوٹھی اسیکی ہی اتفاقا چارسو تیرانداز حکم اسکی خدمت میں حاضر تھے سب نے تیر لگائے اور نشانہ چوکے مگر ایک لڑکا مسافر خانے کی چھت پر بطور کھیل کے تیر پھینکتا تھا ہوا نے تیر اُسکا انگوٹھی کے حلقے میں سے نکال دیا بادشاہ نے انگشتری اُسکو دیدی عنایت کی اور بہت سے نعمت بھی بخشی لڑکے نے اُسکے بعد تیر کمان کو جلا دیا اور ڈھیا تیر اندازی

کا دلسے اٹھا دیا لوگون نے پوچھا کہ یہہ کیا کیا تو تب کہا اُسے یہ چاہتا ہون کہ پہلے رونق برقرار رہے اور اسکی شہرت پیدا ہو قطعہ

یہہ بھی ہوتا ہے حکیم خوب سے — بن نہین پڑتی کبھو تدبیر ایک
گاہ ہوتا ہے کہ لڑکا بیوقوف — مارتا ہے گا ہدف پر تیر ایک

انتیسوین حکایت

ایک فقیر کو دیکھا مین نے کہ غار مین بیٹھے اور جہان سے کنارہ کئے بادشاہون اور امیرونکی شان و شوکت اُسکی نظر ہمت اور دیدۂ قناعت مین نرہی تھی قطعہ

جس شخص نے جہان مین مانگا کبھو نہ کچھ — تا اپنے وقت مرگ نہو گا نیازمند
حرص و ہوس کو چھوڑ تو شاہی جہان کر — گردن جسے طمع نہین اسکی ہے نت بلند

اسطرف کے ایک بادشاہ نے اشارت کی کہ توقع کرم اخلاق درویشون سے یہہ ہے کہ موافقت ہمسے ساتھ نان و نمک کے کرین شیخ راضی ہوا کہ قبول کرنا دعوت کا سنت ہے دوسرے دن بادشاہ شیخ کے پاس اسکے عذر خدمت کے واسطے گیا عابد اٹھا بادشاہ سے بغلگیر ہوا اور مہربانی کی جب بادشاہ گیا کسی ہمصحبت نے شیخ سے پوچھا کہ اسقدر تپاک اور لطف بادشاہ سے خلاف عادت دیکھے اسمین کیا حکمت ہے کہا تُمنے نہین سنا ہے تو نظم

فرش پر تو جسکے بیٹھا ہوگیا واجب تجھے — اُسکی خدمت کے لئے اٹھنا ہمیشہ دمبدم
گر نہو حاجت ہمین تو کیون امیرونکے حضور — گاہ ہون سیدھے کھڑے اور گاہ ہووین پشت خم
خیر کا بدلا تو کر سکتے نہین پھر اس لئے — کرتے ہین بیچارگی کا اُنسے اپنی عذر ہم مثنوی

کان کو مقدور یہہ البتہ ہے — نے سنے آواز دف و چنگ و نے
آنکھ کرے صبر نہ دیکھے وہ باغ — غنچہ و گل بن رہے چندے دماغ

تکیہ پرون کا جو ہووے نہ ہو	سر کے تلے سنگ کو دھر رہئے سو
دلبر محبوب نہ سووے جو ساتھ	رکھئے لب آغوش ہی مین اپنے ہاتھ
غیر غذا پر شکم روودہ دار	صبر کسی پر نہ کرے زینہار

چوتھا باب خاموشی کے فایدون مین

پہلی حکایت

ایک دوستنے پوچھا مین نے کہا کہ چپ رہنا مین نے اس سبب اختیار کیا ہی کہ بولنے مین اکثر اوقات نیک و بد اتفاق ہو جاتا ہی اور آنکھ دشمن کی سوا بدی کے کچھ نہین دیکھتی بولا وہ کہ ای برادر دشمن وہی بہتر ہی کہ نیکی نہ دیکھے

بیت

ہی ترا عیب ہنر دشمنی کی آنکھون مین	پھول ہی سعدی یہ پہ آنکھ مین دشمن کی خار
مدعی کا ہو گذر صالح کی جانب سے اگر	تو اشارہ یون کرے یہ ہی برا جھوٹھا تزویر
گو جہان روشن ہی سورج سے سدا	پر چھچھوندر کی نظر مین ہے برا

دوسری حکایت

ایک سوداگر کو ہزار دینار کا نقصان آیا اپنے بیٹے سے کہا اسنے لایق نہین ہی کہ اسکو کسی سے یہ بات کہے تو عرض کیا اسنے کہ بموجب ارشاد رکھونگا مین لیکن مجھے اطلاع بخشئے کہ اسکے چھپانے مین کیا فایدہ ہی اور کیا مصلحت کہا اسنے ایک تا مصیبت دو نہو ویں ایک نقصان مایہ دوسرے شماتت ہمسایہ بیت

دکھ اپنا کہہ دشمنون سے کبھی	کہ لاحول پڑھکر کرینگے خوشی

تیسری حکایت

ایک جوان صاحب شعور فضیلتوں سے بہرہ کامل رکھتا تھا اور طبع بھی اسکی لطیف تھی لیکن مجلسوں مین عقلمندوں کی جبتک بیٹھتا کچھ بات نکہتا ایک دن اسکے باپ نے کہا ای بیٹا تو بھی جن جن چیزوں سے واقف ہی کچھ کچھ انکا ذکر کیون نہین کرتا بولا وہ ڈرتا ہون مین کہ اچانک وہ بات پوچھین کہ جسکو نہین جانتا تب کیا کرون مگر انفعال کھینچون کیا نہین سنا تو نے

نظم

اپنی نعلین مین کئی میخین	ٹھونکتا تھا بیچارہ ایک صوفی
اسکو دیکھا جو کام یہہ کرتے	ایک ہراول نے آستین پکڑی
کہ نہ چھوڑونگا تجھکو ایدھر آ	باندھہ گھوڑیکی میرے چوبندی

بیت

جو تو نے لب نہین کھولے تو کچھ نہین دعوا	ولے کہا اگر کچھ تو پھر دلیل بھی لا

چوتھی حکایت

ایک عالم معتبر سے اور ایک ملحد سے بحث ہوئی اور وہ عالم اس ملحد سے بدلیل عہدہ برا نہوا سر جھکا لیا اور پھر کسی نے پوچھا اس سے کہ تو باوجود اس علم و ادب کے اور فضل و حکمت کے ایک بیدین پر غالب نہ آیا جواب دیا اس نے کہ علم میرا قرآن و حدیث اور قول مشایخ وہ انکا معتقد نہین بلکہ سنتا بھی نہین پھر مجھے سنتا اسکے کفر کا کیا ضرور ہی

بیت

قرآن اور حدیث سے جسے نہو نجات	مت دے جواب اسکو نہ سن اسکی ایک بات

پانچوین حکایت

جالینوس نے کسی احمق کو دیکھا کہ ایک عقلمند کے گریبان مین ہاتھ ڈالے ہوے بیحرمتی کرتا ہی کہا کہ اگر یہہ دانا ہوتا تو کام اسکا نادانون کے ساتھ اس حد کو نہ پہنچتا

مثنوی

ممکن نہیں ہے جو ہووے دو عاقلوں میں جھگڑا
بیوقوف سے لڑے ہے کب باوقار دانا

بیگانگی سے ناداں کتنا ہی سخت بولے
نرمی و دل دہی سے دانا لب اپنے کھولے

ایک اہل کو مقرر دو اہل دل بچالیں
مغرور و صلح جو بھی یک بال نہ اُسمیں ڈالیں

کیا چیز بال ہے گر ہو ویں دونوں جابر
زنجیر توڑ ڈالیں جسوقت ہوں مقابل

یک آدمی کو گالی دی ایک پوچ گو نے
اُسنے بصد تحمل اُسسے کہا یہ سن لے

جو کچھ کہا ہے تو نے بدتر میں اُسسے ہونگا
مانند میری کب تو جانے ہے عیب میرا

چھٹی حکایت

سحبان ابن وائل کو فصاحت میں بے نظیر جانتے ہیں چنانچہ یہہ قوت گویائی کی اُسکو تھی کہ ایک مجمع میں سال بھر کلام کرتا اور لفظ مکرر نہ بولتا اگر احیاناً اُسی لفظ کا اتفاق پڑتا تو دوسرے معنے کے سلیقے سے تکلم کرتا یہہ بھی بادشاہوں کے ندیموں کا ایک ادب ہے بعضے نے مثنوی

سخن کیسا ہی ہو دلبند شیریں
سراپا لایق تصدیق و تحسین

جو تو نے ہے کہا تو پھر نہ کہنا
کہ ہے یک بار بس کھالیں جو حلوا

ساتویں حکایت

ایک حکیم کو میں نے سنا ہے کہ کہتا تھا کوئی شخص اپنے جہل کا مقر نہیں مگر وہ شخص جو کلام کسیکا تمام نہوا ہوا اور بولنا شروع کردے

مثنوی

رکھے ہے سخن ابتدا انتہا
سخن میں سخن کہہ نہیں مطلقا

جو ہے صاحب عقل و تدبیر و ہوش
نگویا ہو جبتک نہ دیکھے خموش

آٹھویں حکایت

بندگان سلطان محمود سے کتنے شخصون نے حسن میمندی سے پوچھا کہ بادشاہ نے آج تجھ سے فلانی مصلحت مین کیا کہا کہا اُسنے کہ تمپر بھی چھپا نرہیگا تو وے کہ تو وزیر ہی جو کچھ کہ تجھ سے کہیگا ہم سے نہ کہیگا تب کہا اُسنے اِس اعتماد پر کہ کسی سے نکہونگا پس کسواسطے پوچھتے ہو تم **بیت**

ہر ایک بات سنی کب کہے ہی اہل تمیز	وہ سِرّ شاہ نکھولیگا جسکو سر ہی عزیز

نوین حکایت

ایک عیلی کے مول لینے کے معاملے مین متردد تھا مین جو ایک جہود نے کہا کہ مین رئیس قدیم اس محلے کا ہون اِس گھر کی خوبی جو کچھ کہ ہی مجھ سے پوچھ اور مول لے کہ کچھ عیب نہین رکھتا کہا مین نے سوا اِسکے کہ تو ہمسایہ اُسکا ہی **قطعہ**

جس کا ہمسایہ تو ہووے وہ گھر	دس درم روپے کو بھی مہنگا ہی
پر یہہ امید ہی جو تو مر جاے	پھر تو دس سو کو بھی وہ سستا ہی

دسوین حکایت

ایک شاعر چورونکے امیر پاس گیا اور اُسکی تعریف کی حکم کیا اُسنے کہ جامہ اُسکا چھین کر گانو سے باہر کر دین کتے اُسکے پیچھے لگے چاہا اُسنے کہ پتھر اوٹھاوے زمین یخ بستہ تھی عاجز ہو کر کہنے لگا کہ یہانکے لوگ کیا حرامزادے ہین کہ کتون کو کھول دیا ہی اور پتھرونکو بند کیا امیر گھر کی مین بیٹھا تھا سنکر ہنسا اور بولا کہ ای حکیم کچھ مجھ سے چاہ کہا اُسنے اپنا جامہ چاہتا ہون اگر حضور سے انعام ہو **مصرع** مین راضی ہون تیری بخشش سے بس تو جانے دے **بیت**

اِس سرائے جہان مین ہر کوئی	آسرا ہر کسی سے ہی رکھتا

پر سنے مجھے خیر سے تیری ہرگز	نہین امید شر تو مت یہ سمجھا

جو رونکے سردار کو رحم آیا جامہ اُسکا ساتھ ایک قباء پوستین کے حوالے کیا اور کتنے درہم بھی دے

گیارہوین حکایت

ایک نجومی اپنے گھر مین آیا جورو کو دیکھا کہ ایک بیگانے مرد کے ساتھ ملی بیٹھی ہے گالیان دین اور برا کہا غرض ایک فتنہ برپا ہوا اور شور اُٹھا کسی صاحبدل نے اس بات سے واقف ہو کر یہہ کہا **بیت**

کون ہے گھر مین نہین اتنی بھی جب تجکو خبر	پھر تو کیا جانیگا کیا ہیگا فلک کے اوج پر

بارھوین حکایت

ایک خطیب بدآواز اپنے تئین خوش آواز گمان کرتا اور شور بیفائدہ اُٹھاتا کہے تو آواز کوے کی اُسکی الحان کے پردے مین ہے یا ایک آیہ کہ حاصل معنی اُسکا یہہ ہے یعنے بدترین آوازونکی آواز گدھے کی ہے وہ اُسکی شان مین ہے **بیت**

جب خطیب بوالفوارس غل اُٹھاوے مثل خر	استخر فارس کا شوار اسکا گرادے سر بسر

لوگ گاؤن کے بسبب مرتبہ و جاہ کے کہ رکھتا تھا رنج اُسکے کھینچتے تھے اور اذیت اُسے نہ دیتے غرض ایک خطیب اس اقلیم کا کہ اُسکے ساتھ پوشیدہ عداوت و بظاہر محبت رکھتا تھا ایکدن واسطے پرسش احوال کے آیا اور کہا اُسنے کہ ایک خواب دیکھا ہے مین نے خوب ہو جو بولا وہ کیا دیکھا ہے کہا اُسنے یہہ دیکھا ہے کہ تو خوش آواز تھا اور آدمی تیرے صدا سے راحت مین تھے خطیب نے اسکو سنکر اندکے اندیشہ کیا اور کہا کیا مبارک خواب دیکھا ہے تو نے کہ مجھے میرے عیب سے آگاہ کیا معلوم ہوا کہ میری آواز ناہموار اور خلق میری آواز سے دکھی ہین ہے الحال توبہ کی مین نے کہ بار دیگر خطبہ نہ پڑھونگا مگر باہستگی **نظم**

دوستونکی صحبتون سے رنجین رہتا ہون مین
خوب ہی مجکو جتاتے ہین یہہ خلق بد میرا

عیب کو میرے ہنر سمجھین ہین نقصانکو کمال
خار کو میرے دکھاتے ہین گل رنگین بنا

ہے کدھر وہ دشمن چالاک تر اور شوخ چشم
جو کہ میرے عیب کو جلدی مجھے دیوے دکھا

تیرھوین حکایت

ایک شخص قلعہ سنجار کی جامع مسجد مین بے اجرت اذان دیتا تھا ایسی آواز سے کہ سننے والونکو نفرت پہنچتی تھی صاحب مسجد امیر عادل و نیکو خصایل تھا نچاہا اُسنے کہ وہ آزردہ دل ہووے کہا اُسنے ای جوانمرد اِس مسجد مین اذان دینے والے قدیم ہین ہر ہر شخص کے تئین مین سے پانچ پانچ دینار مقرر ہین اور تجکو دس دینار دیتا ہون مین مگر اور جگہہ جا تو راضی ہوا اور گیا بعد ایک مدت کے امیر پاس پھر آیا اور عرض کی ای خداوند آپنے مجپر ظلم کیا کہ دس دینار پر اِس مقام سے نکال دیا جس جگہہ گیا ہون مین وہان کے لوگ بیس دینار تک راضی ہین اگر اور مقام پر جاؤن لیکن مین قبول نہین کرتا امیر ہنسا اور کہنے لگا زنہار نلیجو کہ پچاس تک بھی راضی ہونگے

بیت

تیشے سے کوئی چھیلے نہ یون سنگ پر سے گل
چھیلے ہے تیرا شور صدا جسطرح سے دل

چودھوین حکایت

ایک بد آواز اونچی آواز سے قرآن پڑھتا تھا کوئی صاحبدل جو اُدھر گذرا کہنے لگا کہ تیرا درماہا کتنا ہی کہا اُسنے کہ کچھہ نہین فرمایا اُسنے پھر کسو واسطے اپنے تئین رنج دیتا کہا اُسنے خدا کے واسطے پڑھتا ہون بولا وہ واسطے خدا کے مت پڑھ

بیت

پڑھیگا یون ہین جو قرآن تو الحق
تو کھو دیگا مسلمانی کی رونق

پانچوان باب عشق اور جوانی مین

پہلی حکایت

حسن میمندی سے پوچھا کہ سلطان محمود کتنے غلام گل اندام رکھتا ہی کہ ہر ایک انمین سے نادر زمان اور جان جہان ہی کیا باعث کہ انمین سے کسیکے ساتھ چاہت اور محبت نہین رکھتا جیسی ایاز کے ساتھ ہی باوجود اسکے کہ حسن مین وہ بہتر نہین کہا اُسنے جو چیز کہ دلمین سماتی ہی وہی آنکھوں مین سہاتی ہی **مثنوی**

جو کہ سلطان مرید ہو جسکا	جو کرے فعل بد وہ بھی اچھا
دے گرا جسکو بادشاہ انام	تو نوازین پھر اُسکے گھر کے تمام

قطعہ

جو دیکھے آنکھ سے انکار کی سو یوسف	بتا وہ شکل کا اُسکی بھی دیو زشتی سے
نگاہ چاہ کی چتون سے گر کرے اُسپر	تو اُسکی آنکھ مین پھر تو فرشتہ دیو لگے

دوسری حکایت

ایک صاحب کا غلام حسن مین نادر تھا اور وہ اُسپر نظر محبت کی رکھتا تھا کسی دن ایک دوست سے کہا اُسنے افسوس کہ یہہ غلام رعنا میرا زبان دراز و بے ادب ہی جو ایسا نہوتا تو کیا خوب تھا بولا وہ کہ جبتک اقرار محبت کا کیا تو توقع خدمت کی نرکھہ جبکہ عاشق و معشوقی درمیان آئی کہان رہی غلامی و آقائی **قطعہ**

صاحب اُسنے پیار سے کھیلے ہنسے	اور ہووے نازنین پیکر غلام
کیا عجب وہ ناز جون خواجہ کرے	مثل بندہ وہ اُٹھا وے لا کلام

تیسری حکایت

ایک متقی کو دیکھا مین نے محبت مین ایک شخص کی گرفتار اور بھید اُسکا پردے سے آشکار جسقدر کہ

مصیبت دیکھتا اور زحمت کھینچتا لیکن ترک اشتیاق نکرتا بلکہ کہتا **قطعہ**

دامن سے تیرے ہاتھ نہ کھینچونگا گر تو قتل	شمشیر تیز سے بھی کریگا نہ مجھے اگر
تیرے سوا کہین نہین جائے پناہ اب	بھاگون بھی مین تو بھاگون اُدھر ہو وے جو مگر

ایکدن مین نے ملامت کی اُسکو اور کہا کہ تیری عقل لطیف پر کیا آفت پڑی کہ نفس کسیف تیرا غالب آیا ایک دم تامل کیا اُسنے اور کہا **قطعہ**

شہ عشق آ سے جس جگہ نرہے	زور تقوے کے ہاتھ کا اُسجا
پاک دامن بیچارہ کیونکہ سچے	کہ وہ کیچڑ مین جیب تک ہے پھنسا

چوتھی حکایت

ایک شخص نے اپنا دل گنوایا تھا اور جان سے ہاتھ اُٹھایا منظور نظر اسکا مقام خوف و خطرے دریاے ہلاکت کا بھنور نہ لقمہ جو یہ تصور ہو کہ حلق مین آئیگا نہ پرندہ جو دھیان ہو کہ دام مین پھنس جائیگا **ابیات**

زر آنکھ مین سماے نہ محبوب کے اگر	نزدیک تیرے پھر تو ہے یکسان خاک و زر

یارون نے نصیحت سے کہا اُسکو کہ اس خیال محال کو ترک کر کہ ایک خلق اسی خواہش مین اسیر ہے اور پاے بزنجیر نالہ کیا اُسنے اور کہا **قطعہ**

اُسکی خواہش پر مین راضی دلسے ہون	دوستو بس میرے تم ناصح نہ ہو
قوت بازو سے اپنی تیغ زن	دشمنون کو مارین خوبان دوست کو

شرط محبت کی نہین ہے کہ جان کے اندیشے سے دل کو محبت جاناں سے اُٹھائے **مثنوی**

جب تلک تجکو ہیگی خود داری	ہیگی جھوٹھی تیری گرفتاری

دوست تک گر نہو پہنچ اپنی	دوستی کی ہے شرط پھر تو یہی
تک نہ دم لے جدھر تدھر جاوے	جستجو مین اُسکی مرجاوے

قطعہ

باقی نرہے کوئی بھی تدبیر اگر	گو مارین عدو خدنگ شمشیر و تبر
آستین پکڑ لونگا جو پہنچیگا ہاتھہ	مرجاؤنگا ورنہ اُسکے در پہ جاکر

عقلمندونکی اسکے نظر ازبسکہ اسکے اطوار پر بھی اور شفقت اُسکے حال پر پسند آئے اور پسند آگیا پر کچھ فایدہ نہوا مثنوی

کہا ایلو پکو حکم یہی ہے طبیب کا	نفس حریص ہاسے متھائی ہے چاہتا
یہی سنا تو سنے چھپ کے یکدلبر	سے اپنے عاشق سے کہتا تھا اکثر
جب تلک اپنی قدر ہے تجھکو	میری قدر آنکھو نمین تیری کیا ہو

غرض وہ بادشاہزادہ کہ منظور اُسکا تھا خبر کی اسکو کہ ایک جوان اس میدان مین ہمیشہ رہتا ہے نہایت خوش طبع ہے اور شیرین زبان باتین لطیف لطیف اور نکتے عجیب اُسکے سنتے ہیں ہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شور سر مین اور سوز دلمین رکھتا ہے شیدا و بیخبر نظر آتا ہے ایکدم مین سو بار آپسے جاتا ہے اُسکے نے جانا کہ وہ میرا ہی گرفتار ہے اور میرے ہی سبب ذلیل و خوار گھوڑےکو اُسکی طرف پھیرا جوان نے جو دیکھا کہ شہزادہ اُسکے پاس آنیکا قصد رکھتا ہے رو دیا اور کہا بیت

پھر آیا وہ جسنے مجھکو ہے قتل کیا	دل اُسکا بھی شاید اپنے کشتے پر جلا

القصہ بہتیری مہربانی شہزادے نے کی اور پوچھا کہ کہانکا ہے تو کیا نام ہے تیرا اور کیا سبب جانتا ہے جوان محبت کے دریا مین ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ مجال سانس لینے کی نہ رکھتا تھا جواب دینا یکطرف بیت

پڑھا قرآن سارا یاد گو تو نے یہ حاصل کیا	الف بے تے سے بھی واقف نہین جو ہو گیا تیلا

شہزادے نے پھر کہا کہ مجھ سے کیوں نہیں بولتا کہ میں بھی درویشوں کے سلسلے سے ہوں بلکہ حلقہ بگوش انکا ہوں
تو محبوب کی قوت دوستی کے سبب محبت کے دریا کی لہروں سے سر نکالا اور بولا **بیت**

ہی عجب کہ تیرے ہتے رہے جان میری تمام	مجھے بات کی ہو قدرت تو ہو جسکو میرے سخن یز

اس شعر کو پڑھ کر ایک نعرہ کیا اور تمام ہوا **بیت**

ہو جو دوست کے در پر عجب کیا ایسے مرد کا	تعجب ہیگا اس زندے کا جو جی کو بچا نکلا

پانچوین حکایت

ایک طالب علم صاحب جمال تھا اور استاد اُسکا بسبب حسن بشری کہ اس مقام میں مقصود فقط آنکھ ہے
اُسکی شکل زیبا کا ناظر اور مایل تھا اسیواسطے اکثر اوقات ہمکلام اُسی سے رہتا **قطعہ**

ہے حیان تجھہ میں بشر وزای بہشتی رو	پھر اپنے دلمین کرون اپنی یاد مین کیونکر
نہ آنکھہ بند کرون تیری دید سے گرچہ	لگین ہزار خدنگ ستم میری منہہ پر

ایکدن لڑکے نے کہا جیسے کہ تو طور پسندیدہ اور طریقہ سنجیدہ میں حکم کرتا ہے تو توجہ فرما اگر میری
خو میں کوئی بد ہو وے اور میں اُسے خوب جانتا ہوں اُس پر مجھے آگاہ کرتا اسکو بدل ڈالوں فرمایا
اُسنے ای لڑکے یہہ بات کسی اور سے پوچھ وہ نگاہ کہ میں تجہپر رکھتا ہوں اُسمیں سوا ہنر کے کچھہ نظر نہیں آتا **قطعہ**

آنکھہ بداندیش کی ہو جاوے کور	عیب ہنر آئے ہے اُسکو نظر
عیب ہوں سو بھی ہنر گو ہو ایک	دوست نہ دیکھیگا کبھو جز ہنر

چھٹی حکایت

یاد ہے مجکو ایک رات یار عزیز میرا دروازے سے در آیا اس مرتبہ بے اختیار ہو کر اُٹھا

یہن کہ چراغ میری آستین سے بجھہ گیا **بیت**

شب اُسیکا دھیان مجکو آگیا تھا خوابیز	شکل سے جسنے اندھیرے کو اُجالا کر دیا

تعجب آیا بخت سے مجکو کہ یہہ دولت کہان اور مین کہان یار بیٹھہ گیا وہ پر جھنجلایا کہ تو نے مجھے دیکھتے ہی چراغ گل کر دیا کہا مین نے کہ گمان یہہ ہوا کہ آفتاب نکلا اور ظریفون نے بھی کہا ہی **قطعہ**

شمع سے کے آگے سے آئے گر بدرو	اُٹھہ سے کے مار اُسکو دیتا نہ لگا
اور جو آجاے کوئی مہ طلعت	بکر آستین اُسکی شمع بجھا

ساتوین حکایت

ایک شخص نے مدتون سے اپنے دوست کو نہ دیکھا تھا یکایک آگیا کہا اُسنے کہان تھا تو کہ نہایت مشتاق ہون جواب دیا اُسنے کہ مشتاق بھلی کہ غمنا کی **قطعہ**

دیر مین آیا ہی میرے پاس تو ای مست ناز	ہاتھہ سے اپنے نچھوڑونگا تیرا دامن ابھی
مدتون سے بعد معشوقہ کو دیکھے کوئی جو	اسقدر تو ہو کہ دیکھے خوب اپنا بھر کے جی

معشوق کہ ساتھہ رقیبون کے آوے ظلم کرنے آیا ہی نہ رحم اسواسطے کہ غیرت و ضد خالی نہین **بیت**

غیرونکے ساتھہ ملنے کو آیا جو میرے تو	گرچہ بصلح آیا و لیکن ہی جنگ جو **قطعہ**
قریب ہی کہ مجھے مارے جان سے غیرت	کہ ساتھہ غیرونکے کیون ایکدم بھی یار ملا
کہا یہہ ہنسکے مین ہون شمع بزم ای سعدی	جلے جو آپ سے پروانہ پھیر مجکو کیا

آٹھوین حکایت

یاد ہی مجھے کہ اگلے دنون مین اور ایک دوست جیسے دوگانہ بادام بیک پوست صحبت رکھتے تھے

یکبیک اُسے اتفاق سفر کا پڑا ایک مدت کے بعد جو پھر آیا تو تجھپر غصے یعنے اتنی مدت مین ایک قاصد بھی نہ بھیجا تو نے کہا مین نے کہ رشک و تاسف آیا مجکو کہ آنکھین قاصد کی تیرے جمال سے روشن ہووین اور میری محروم

قطعہ

مجھے توبہ کو زبان سے نہ کہے یار قدیم	کہہ کہ تایب نہوگا اسپہ کھینچے کو شمشیر
رشک آتا ہی جو کوئی سیر نظر تجبہ کرے	پھر یہہ کہتا ہون کبھو کوئی نہووے سیر

نوین حکایت

ایک فقیہ کو دیکھا مین نے کسی ایک شخص کی بند محبت مین بند اور فقط باتو نہین پر اُسسے رضامند جور و جفا سے بہت سا دکھ بھرتا اور بے نہایت تحمل کرتا وقت پاکر مین نے بطور نصیحت کے کہا اُسکو یہہ یقین ہے کہ محبت مین تجھے اس محبوب کی مقصود شکستگی نفس کی نہین خواہش نفسانی واقعی بنیاد اس دوستی کی واسطے حرکت بیجا کے نہین لیکن باوجود اس قصد کے بھی لایق مرتبہ علما کے نہین کہ خلق مین متہم رہیں اور ستم بے ادبو نکا سہین کہا اسنے ای یار ہاتھہ غصے کا میرے دامن روزگار سے کھینچ کہ اکثر اوقات ایسی مصلحت مین کہ تو دیتا ہی اندیشہ کرتا ہون لیکن صبر اسکے ستم پر سہل معلوم ہوتا ہی اور اسسے مشکل جیسا کہ حکیمو ن نے بھی کہا ہی کہ دلپر صعوبتو نکا سہنا آسان تر ہی کہ چشم کو دید کے وقت بند رکھنا

مثنوی

ہاتھہ مین دلبر کے جسنے دل دیا	اختیار اپنے سے وہ جاتا رہا
پاؤن پاگردن مین جب باندھے رسن	ہر طرف پھر چل سکے کب ہے ہرن
دوست سے پیر بین مین یکدن کیا	صیغۂ توبہ پڑھا پھر بارہا

دوست سے کب دوست کو پرہیز ہو	رکھ دے آگے اُسکے اپنے دل کو وہ
رحم یا اسپر کرے وہ یا ستم	اُسکی مرضی پر رہے مارے نہ دم
جسکے بن دیکھے نہ ہووےگی بسر	کر تحمل اُسکے ہر یک جور پر
گر بلاوے مہر سے اسکی رضا	ور نکالے قہر سے تو بھی بھلا

دسوین حکایت

بیچ ابتداے جوانی کے گو اب نمانیگا پر جو تجھپر پڑیگی تو جانیگا ایک خوبصورت لڑکے کو مین نے ہمراز اور دمساز کیا تھا اسواسطے کہ خوش آواز تھا اور مُنہہ اسکا چودھوین رات کا چاند **بیت**

بیت اُسکے گال کا سبزہ پیئے ہے آب الحیات	لب اُسکے شہد سے دیکھے وہ کھاتا ہے جو نبات

اتفاقاً خلاف طبیعت کے ایک حرکت اُسسے دیکھی مین نے اور وہ مجھکو خوش نہ آئی صاف اسسے کنارہ کیا اور محبت کو اُسکی دل سے اٹھایا اور کہا **بیت**

جو کچھ کہ ہے تیری خواہش سو کر یہان سے جا	ہمارا دھیان جو تجھکو نہین بکر رستا

وہ مستعد چلنے کا ہو کر سنتا ہون کیا تھا یہہ بیت پڑھنے لگا **بیت**

شپرک کو گرچہ سورج خوش نہ آوے ایکدم	لیک اُسکی گرمی بازار کب ہوتی ہے کم

یہہ پڑھکر اُسنے سفر کیا اور پریشانی نے اُسکی مجھمین اثر کیا **شعر**

وصل کے دن کھو دے انسان ہے غافل قدر سے	ایسی راحت قدر کی کچھ ہو جو پیشتر **بیت**
تو قتل سے مجھے شوق سے کر پھر آ	تجھ بن ہے بتر مرگ سے مجھکو جینا

لیکن شکر ہے نعمت پروردگار کا کہ ایک مدت کے بعد پھر آیا وہ پر حلق داوُدی اُسکا متغیر اور جمال

یوسفی جمال ناقص سیب بخذان مانند بہی کی گرد آلودہ بہار خوبی بزخزان بازار حسن بے رونق
و ویران متوقع تھا کہ ہم کنار اُس سے ہون لیکن کنارہ کیا مین نے اور کہا

قطعہ

حسن دن خط سبز نازمین تھا — عاشق سے جدا ہوا تھا لڑکر
اب آیا تو صلح کرنے اُس سے — جب داڑھی نکل چکی سراسر

مثنوی

زرد ہوا اب رخ گلگون تیرا — گرمی نکر سرد ہی اب دل میرا
اپنے سے کے چلتا ہی عبث اسقدر — دولت سابق کا تصور نہ کر
اُسکے نہ جا جسکو تیرا دھیان ہو — ناز کر اُسپر جو خواہان ہو

نظم

کہتے ہین سبزہ باغین ہی خوب — پہ کہے وہی جانے جو یہہ سخن
بیشتر منہہ پہ سبزوون سے کے — بھاتی ہی عاشقون کو خط کی پھبن
جب اُکھاڑے ہی تو وہ اُگتا ہی — گندنے کا ہی کھیت تیرا چمن
گر صبر تو یا موے بناگوش اکھاڑ اب — خوبی کے دنونکی زیبگی یہ یہہ دولت اب
جون ملتا تو داڑھی پہ دھر ہی جو مین جی — دھرتا تو نکلتا نہ یہہ پھرتا لقیامت

نظم

خط اُسکے چہرے پہ جب بھر چکا تب حال — جمال و حسن کا اُسکے مین اُسسے یون پوچھا
سبب بتا مجھے آفت یہہ پڑ گئی کیسی — کہ چاند چودھوین کا چونٹیون نے گھیر لیا
تو ہنسکے بولا خدا جانے کیا ہوا منہہ کو — جو میرے حسن کے غم مین سیاہ پوش ہوا

گیارھوین حکایت

ایک متوطن بغداد مستعرب سے یعنے وہ عرب تھا اور بنا تھا سوال کیا کہ مردونکے حق مین

کیا کہتا ہی تو بولا وہ کہ اُنمین خوبی مطلق نہین جب تلک شخص اُنمین نازنین و سادہ و
ہی درشت خو ہی اور جب کہ منہہ اُسکا زچار ہوا یعنے ریش دار پاکیزہ خو ہوا اور مہر جو **قطعہ**

جب تلک تھا طفل امرد خوب رو	تلخ باتین اُسکی تھین مانند خو
جب ہوا پورا جوان اور خط بھرا	تب لگا ملنے وہ ہی ہو مہر جو

بارھوین حکایت

ایک عالم سے پوچھا اگر آدمی ساتھہ ایک ماہ رو کے خلوت مین بیٹھا ہوا اور دروازہ بند و
رقیب نیند مین بیخبر نفس طالب اور شہوت غالب بقول عرب کے چھوہارے پکے ہوئے اور نگہبان مانع
نہین تو جانتا ہی کہ بسبب تقوی کے اُس سے بچ رہیگا کہا کہ اُس سے جو ماہ رو ہو اُن سے بچا رہے بدگوؤن سے نہ بچیگا **شعر**

بدی سے نفس کی انسان بچ سکتا بھی ہی لیکن	نہین محفوظ رہ سکتا عدو کی بدگمانی سے **بیت**
کنارہ گیر ہو مقصود سے محال نہین	زبان خلق کتین باندھے یہہ مجال نہین

تیرھوین حکایت

ایک طوطی کو ساتھہ ایک کوے کے پنجرے مین بند کیا تھا طوطی اُسکے دیدار سے رنج کھینچتی اور
کہتی کہ یہہ کیا بھونڈی صورت ہی اور بدہیئت چال ڈھال ہی یعنی جمال آزار ہی کہین یہہ جیکا کال
کاشکے ای کوے مجھمین تجھمین ایسا فاصلہ ہو جیسا مشرق و مغرب مین **قطعہ**

جو کوئی صبح کو منہہ دیکھکر تیرا اُٹھے	سلامتی کی سحر آہ شام ہو اُسپر
سیاہ بخت کوئی تجھسا چاہیئے تجھہ پاس	یہہ مثل تیرا نہین ہی جہان کے اندر

عجب تر یہہ کہ کوا بھی طوطی کی ہمسائگی سے نہایت تنگ آیا تھا لاحول پڑھکر گردش گیتی سے

نالہ کرتا اور تاسف سے ہاتھہ ملکر یہہ کہتا کہ یہہ کیا بخت نگون ہے اور طالع زبون اور ایام بوقلمون لایق میرے رتبے کے یہہ تھا کہ کسی کلاغ کے ساتھہ ایک باغ کی دیوار پر آہستہ آہستہ چلتا قطعہ

متقی کو یہی بس ہے یہی زندان — کہ رہے وہ بحلقۂ رندان

کیا گناہ کیا مین نے کہ زمانے نے مجھکو ایسی احمق خود پسند اور ناجنس بے بند کی صحبت مین واسطے عذاب کے مبتلا کیا قطعہ

کھینچین جس دیوار پر صورت تیری صورتگران — کوئی اس دیوار کے نیچے نہ جاوے بھول کر

بیچ جنت کے جگہہ تجکو ملے گر حشر مین — جا کے دوزخ مین رہینگے اور جنت مین بشر

یہہ مثل اسواسطے لایا ہون مین تا جانے تو کہ جتنی کہ داناکو نادان سے نفرت ہے نادانکو بھی اُسسے اُتنی ہی وحشت ہے قطعہ

محفل رندان مین یک زاہد کو دیکھہ — بول اُٹھا یون بلخ کا یک نازنین

ہمسے گر آزردہ ہے مت بیٹھہ ترش — تلخ ہے ہم مین بھی تو اب جا کہین باعجب

جون لالہ و گل ہین کئی بیٹھے یکجا — تو انمین ہے جیسے ایک سوکھا کانٹا

جون باد مخالف ہے زبون پر دسابد — مثل یخ و برف تو تو جمکر بیٹھا

چودھوین حکایت

ایک رفیق رکھتا تھا مین کہ ہم وہ برسون ہمسفر رہے تھے اور ہمطعام غرض حقوق صحبت کے لا انتہا طرفین ثابت ہوگئے تھے آخر بسبب تھوڑے سے نفع کے آزردگی چاہی اُسنے اور دوستی چھوڑ دی باوجود اسکے دونون طرف سے دلی اُنس باقی تھا اسسبب سے کہ سنا مین نے ایکدن دو بیتین میرے کلام سے وہ کسی جلسے مین پڑھتا تھا قطعہ

جو خندۂ نمکین سے وہ دلربا آوے — نمک زیادہ کرے زخمیونکے زخمون پر

گدا کے ہاتھہ مین جو آستین کریمون کی — جو ہاتھہ آوے تو کیا ہووے کاکل دلبر

ایک گروہ دوستوں کا نہ لطف پر اس کلام کے بلکہ اپنی خوبی سیرت سے گواہی دیتا تھا اور
وہ بھی تعریف میں مبالغہ کرتا تھا بلکہ صحبت قدیم کے جاتے پر بھی تاسف اور اپنی خطا پر اقرار معلوم
کیا میں کہ اسکی طرف سے رغبت ہی تب یہہ بیتیں لکھہ بھیجیں اور صلح کی نظم

نہ تھا عہد وفا کیا مجھہ میں تجھہ میں
پھرا تو عہد سے آخر جفا کی
لگایا تجہ سے دل میں جگ کو چھوڑا
نہ سمجھا یہہ تو پھر جاویگا جلدی
خیال صلح اب بھی ہے تو پھر آ
وہی چاہت ہے بلکہ اُس سے دونی

پندرھویں حکایت

ایک شخص کی جورو نہایت خوبصورت تھی اور وہ مرگئی ساس اُسکی بڑھیا اور کبڑی اپنی بیٹی
کے گھر کے سبب میں اُسکے قایم رہی مرد اُسکی گفتگو سے جی سے آزردہ ہوتا لیکن گھر کی جہت
سے پاس اُس کا چھوڑ نہ سکتا کتنے آشنا ملکر اُسکی ملاقات کو آئے انمیں سے ایک شخص نے کہا کیا حال
ہے تیرا یار جانی کی جدائی میں بولا وہ نہ دیکھنا جو ایسا محبوب دشوار نہیں جیسا دیکھنا اسکا ہی مثنوی

لُٹ گیا پھول اور بچا کانٹا
اُٹھ گیا گنج اور سانپ رہا
چشم کا دیکھنا سنان اوپر
دید سے دشمنوں کے ہی بہتر
چھوڑ دے خواہ مخواہ دوست ہزار
ایک دشمن کا بھی جو ہو دیدار

سولھویں حکایت

یاد ہی مجکو جوانی کے عالم میں ایک کوچے میں تھا میرا گذر اور ایک خوبصورت پر تھی میری نظر
اُس گرمی میں کہ حرارت اُسکی آب دہانکو سکھلاتی تھی اور ہوا گرم اُسکی مغز استخوان کو پگھلاتی تھی

ضعف بشریت اور کمی طاقت سے مین تاب آفتاب کی نہ لایا ملتجی ایک سایۂ دیوار کا ہوا آخر
امیدیہ کوئی شخص گرمی آفتاب کی اور حرارت خورشید جہانتاب کی ایک قطرۂ آب سے دور کرے
کہ یکایک گھر کے دہلیز کے اندھیرے مین ایک روشنی چمکی اور بجلی سی آنکھونکے آگے کوندھی جو
غور کی مین نے تو ایک جمال پرنور تھا کہ زبان فصاحت بیان صفائی صباحت کی اسکی سے عاجز اور قاصر کیا
کہون مین اندھیری رات مین جیسے سفیدۂ صبح دیکھے یا آب حیات نمارِ تاریکی مین جھلکے ایک پیالہ ٹھنڈ
پانی کا ہاتھ مین لئے اور شکر و گلاب اُسمین ملا ہے نہین جانتا ہون کہ گلاب سے اُسکو معطر کیا تھا
یا عرق رخ گلرنگ کی بوندون سے لبا لب کیا تھا القصہ مین نے شربت اُسکے رنگین ہاتھ سے لیا و
پیا پھر نئے سر سے زندگی کو تازہ کیا اور یہہ کہا

بیت

پانی کے گھونٹون سے کب بجھتی ہی اپنے دل کی پیاس	گر سمندر پیا وہی تو بھی اُسے تسکین نہو **قطعہ**
شاد ہی وہ نیک طالع جسکی آنکھہ	ایسے مکھڑے پر پڑے نت ہر سحر
مست ہی جاگے ہی آدھی رات کو	مست ساقی حشر تک ہی بے خبر

سترھوین حکایت

جس برس کہ سلطان محمد خوارزم شاہ نے لشکر ملک خطا سے واسطے مصلحت کے صلح کی اسی سال
مین کاشغر مین وارد ہوا ایک لڑکا وہان کمال رعنائی و زیبائی دیکھا چنانچہ اسکے نظیر کے حق مین یہہ کہہ گئے ہین **رباعی**

معلوم ہے تو سب طرز دلبری سیکھا	عتاب و شوخی و ناز و ستمگری سیکھا
یہہ چال ڈھال کہان آدمی کہان شاید	کسی پری سے چلن تو یہہ ای پری سیکھا

چند ورق زمخشری کی نحو کے ہاتھہ مین اور یہہ پڑھتا تھا ضرب زید عمرا و کان المتعدی عمرا

ترجمہ اُسکا یہہ ہی بار زید نے عمر کیتین اور عمر ظالم تھا کہا مین نے ای لڑکے خوارزم و خطا مین صلح
ہوی لیکن زید و عمر مین ہنوز خصومت باقی ہی مینا وہ میرا وطن پوچھا کہا مین نے شیراز پھر پوچھا
کہ کلام سعدی سے تجھے کیا یاد ہی تب مین نے یہہ شعر پڑھے **شعر**

بلیت بنحوی یصول مغاضبا	علی کزید فی مقابلة العمرو
علی جر ذیل لیس یرفع راسہ	وہل یستقیم الرفع من عامل الجر

ترجمہ اُسکا یہہ ہی **شعر**

مبتلا ہون جسپہ وہ نحوی ہی لو حملہ کنان	ہو کے سنکہ زید جون حملہ کرے ہی عمر پر
کھینچے ہی دامن کو اور سر کو نہین کرتا بلند	واقعی ہو رفع کب اُستے عمل ہی جسکا جر

سنکر اسکو قدرے تامل کیا اور کہا اکثر اشعار اسکے فارسی اس سرزمین مین مشہور ہین اگر تو بھی
ویسے ہی پڑھے تو مبتدی جلدی سمجھے تب مین نے یہہ بیتین پڑھین **مثنوی**

طبع ترا تا ہوس نحو شد	صورت عقل از دل ما محو شد
ای دل عشاق بدام تو صید	ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

معنی اسکے اسی نظم مین ہین **مثنوی**

ہوس نحو جب سے تجھکو ہوی	صورت عقل ہر سے دل سے گئی
ایک ہیگا وہ تیری زلف کا دام	دل دیوانہ جسمین صید مدام
دھیان ہی مجھکو تیرا لیل و نہار	تجکو ہی عمرو زید سے سروکار

بعد چندے قصد سفر کا ہوا غرض جس صبح کو چلنا تھا شاید کسی کاروانی نے اُسسے کہدیا

کہ فلانا شخص سعدی ہے دوڑا ہوا آیا مہربانی بہت سی کی اور مجھ نے تاسف کیا کہ ایام گذشتہ مین کیون نہ کہا تو نے کہ مین ہون تا بزرگون کی شکر گزاری کے لئے خدمت کو جان و دل سے حاضر ہوتا تب یہہ مصرع پڑھا مین نے **مصرع** صلا مین ہون کی تیری تو منہہ سے کب نکلتی ہے بولا وہ کیا ہوا اگر چند روز ہمین استراحت کرے تو کہ تیری خدمت سے استفادہ اٹھاوین جواب دیا مین نے کہ بموجب اس حکایت کے نہین ہو سکتا

حکایت منظوم

بزرگ یک کوہ پر یہہ ہمنے دیکھا	سراپا نور حق اسکا سراپا
نہ تھی کچھ فکر اسکو بام و در کی	قناعت جگ مین بس یک غار پر کی
کہا مین شہر کے اندر جو تو آئے	دل بستہ ترا اکبار کھل جائے
کہا وہانکے عجایب مین پری رو	اداؤن سے بھرے باشکل نیکو
کہان مقدور انسان تاب کب لائے	جو کیچڑ ہو بہت ہاتھی پھسل جائے

یہہ پڑھ کر چند بوسے آستین سر و رو کے لئے دئے اور رخصت ہو **مثنوی**

وقت رخصت یار کے منہہ کا اگر بوسہ لیا	فایدہ کیا جی بھر الکے کچھ مزا اسنے دیا
سیب بھی رخصت ہوا ہے اپنے یارون سے مگر	لال ادھر سے ہے جو آدھا اور پیلا ہے ادھر
بیت ہزار افسوس میرا دم نہ نکلا روز رخصت مین	اکیلے جو تم گئے ہان منصفی مجھپر محبت مین

اٹھارہوین حکایت ایک خرقہ پوش حجاز کے کاروان مین ہمارے ساتھ تھا۔ عرب کے کسی امیر نے سو دینار اسکو دئے تھے تا عیال کے خرچ سے عہدہ برا ہووے۔ ناگاہ ایک خفاجہ کے چورون نے کاروان کو مارا اور تمام مال لیگئے۔ سوداگر رونے لگے اور فریاد بے فائدہ کرنے

بیت شور کر تو خواہ یا فریاد کر	چور دینے کا نہین پھر تجھکو زر

مگر وہ درویش خرقہ پوش اپنی حالت پر تھا مطلقاً فرق اُسنے نکیا۔ مین نے کہا شاید مایہ
توکل تیرا نہین کیا بولا وہ کہ اُسسا تنی الفت تھی کہ اُسکے جدا ہونے سے خستہ حال ہو جاؤن اور آنسو
آنکھون سے بیفائدہ بہاؤن۔ **بیت** تو ہر ایک شئ مین اپنا مت پھنسا دل چھڑانا اُسسے ہوگا
سخت مشکل کہا مین نے کہ جو کچھہ کہ تونے بیان کیا اپنا ہی حسب حال ہے کہ مجکو عہد شباب مین ایک جوان
کے ساتھہ کمال خلطا تھا اور اس مرتبہ اعتقاد کہ میری آنکھہ کا قبلہ اسکا جمال تھا اور میری عمر کا حاصل اسکا وصال

گرچہ حور و ملک آدمی پری سب ہین	پر اُس سا خوب نہوگا کوئی جہا نمین کہین
قسم ہے اُسکی ہی جس بن حرام ہے صحبت	کسیکے نطفے سے ایسا بشر نہوگا حسین

ناگاہ وہ بقضاے الٰہی بساط اجل پر بیٹھا اور دھوان غم کا اُسکے خاندان سے اُٹھا مدتون
اسکی قبر پر مجاور رہے اور اکثر شعر اسکے فراق مین کہے تھا کہ اُنہین سے یہہ بھی ہین **قطعہ**

جسدن ای گل تیرے پانوئین چبھا خار اجل	پہلے اُس روز سے اِک کاشکے ہوتا مین ہلاک
کہ بغیر از تیرے دنیا کی نہ کرتا مین دید	خاک پر ہو نمین تیری سر پہ پڑی میرے خاک **قطعہ**
وہ کہ جسکو فرش پر نہ خواب آتا نہ چین تھا	پھول نسرین کے نہ بچھے جبتلک بستر پہ بشمار
خاک مین گل سا بدن اُسکا ملایا چرخ نے	قبر پر اسکی اُگا ہی درخت خار دار

اُسکے مرنے کے بعد قصد سفر کا کیا مین نے اور نیت بالجزم کی کہ بقیہ عمر کسی چیز کی ہوس نکرون
اور گرد پیش مجلسون کے نہ پھرون **قطعہ**

نفع دریا خوب ہوتا گر نہوتا خوف موج	پاس گل کا لطف تھا گر نہوتی فکر خار
مور کی مانند کل نازان تھا باغ وصل مین	ہجر مین ہون پیچ کھاتا آج مین بیشل مار

انیسوین حکایت

شاہان ملک عرب سے ایک بادشاہ کے حضور میں مذکور لیلی و مجنون کا ہوا اور شورشین احوال کی اُسکے سمع مبارک مین پہنچین یاد بود اس فضل و بلا کے عشق کے بے اختیار دیوانہ وار صحراؤن کو بسا رہین پھر بادشاہ حضرت نے فرمایا کہ اُسکو حضور مین حاضر کرین جبکہ باریاب ہوا مذمت و ملامت بہت سی کی کہ انسان تیرا فرقت کے بیچ کیا نقصان دیکھا تو نے جو خو بو حیوانوں کی سیکھلی اور معاشرت و صحبت انسانوں سے چھوڑ دی قیس نے ایک نالہ کیا اور کہا **بیت**

ملامت کرتے ہین مجھکو دوست اکثر حب لیلی از	مجھے معذور رکھتے دیکھتے جو ایکدن اُسکو
قطعہ جتنے ہین عیب میرے ای کاش	دیکھتے شکل تیری ای دلبر
تا تری دید مین لگا رہے ترنج	اپنے ہاتھون کو کاٹتے یکسر

تو یہہ حالت میری دعوی محبت پر گواہی دیتی بادشاہ کے جی مین آیا کہ لیلی کو بھی دیکھئے کہ کیا حسن و ادا رکھتی ہے کہ سبب اُسکے اتنے فتنہ و فساد کا ہوا ارشاد کیا کہ اُسکو بھی لاویے نوکر تجسس کو گئے اور قبائل عرب مین بہت سا پھرے غرض بکمال جستجو لیلی کو بھی لاکر سرا پردے کے صحن مین کھڑا کر دیا بادشاہ نے اُسکے قد و قامت پر جو نگاہ کی دیکھا کہ ایک عورت سانولی دبلی سی ہے حضرت کی نظر مبارک مین حقیر لگی اس سبب سے کہ محل کی خواصوں مین ادنا اُس سے حسن مین برتر اور زینت مین خوشتر تھی مجنون نے اس بات کو پاکر عرض کیا ای حضرت سزاوار یہہ ہے کہ جمال لیلی کو مجنون کی آنکھون سے دیکھئے تو بھید اسکے دیدار کا آپ پر ظاہر ہو مثل مشہور ہے کہ لیلی را بچشم مجنون باید دید **رباعی**

ذکر مقام دوست جو میرے سینے مین آیا ای یاران	سینے جو اسکو کبوتر گلشن ساتھ میرے ہو نالہ کناں
دو تو کہہ بید دو لبنے اُسکو نہین پانیکے کبھو	صاحب درد و جو ہے جی مین تمیہ ہو نکا وہی عیان **نظم**

درد گھائل کا نہو گا تند رستون کے تئین
در دجز ہمدرد کے ہرگز مجھے کہنا نہیں

ماہیت زنبور کی کہنی اُسی سے خوب ہے
لگ گیا ہو تو نک جبکہ ایکذرہ بھی کہین

ایک کہانی ہے تیرے آگے یہہ اپنی سرگذشت
حال تب جانے میرا جب ہووے تو مجہسا غمین

میرے سوز و درد کو نسبت نہ دیجے اور سے
ہاتھ مین ہے کون ماسکے مین ہو مجروح و حزین

بیسوین حکایت

نقل ہے کہ قاضی ہمدان ایک نعل بند کے لڑکے سے سرگرم تھا نعل دل اُسکا آتش مین جلتا اور جگر اُسکا سوز غم سے پگھلتا دن رات اُسیکو ڈھونڈھتا حسب حال اپنے یہہ رباعی پڑھتا رباعی

وہ سرو سہی آنکھوں مین اچھا تو لگا
پر دلکو میرے پاؤن تلے اسنے ملا

یہہ دیدۂ شوخ دل پھنسا دیتے ہین
دینا نہین دل تو انکھین رکھہ بند سدا

کہ ایکدن کسی رہگذر مین قاضی بیقرار سے وہ دوچار ہوا اسکے السبب کہ تھوڑی سی کیفیت اِس حالت کی اُس محبوب خوش اسلوب نے سنی تھی نہایت رنجیدہ تھا گالیان بے تحاشا دینے لگا اور ناز و انداز سے دست نگارین مین پتھر اُٹھالیا غرض کوئی دقیقہ بیحرمتی اور بے عزتی کا باقی نرکھا تب قاضی نے عالموں مین سے ایک عالم معتبر داناتر سے کہ ہمراہ اُسکے تھا یون کہا بیت

وہ غصے کی چین دیکھنا اور یہہ جبین
وہ تلخ زبان اور یہہ مکھڑا شیرین

جیساکہ عرب کہتے ہین ضرب الحبیب زبیب یعنی چوٹ دوست کے ہاتھہ کی مثل منقہ ہے بیت

راحت ہی ہے تیرے ہاتھہ کی یہہ چوٹ کرتی
نرمی یہہ نہین رکھتی ہے پھولونکی چھڑی

یونہین ہے کہ درشت گفتگو سے اِس غنچہ لب کی کو ملاہیت آتی ہے بادشاہ ظاہر مین باتیں

جنگ آمیز کرتے ہین اور باطن مین صلح چاہتے ہین **بیت**

ہوتا ہے آخر مین ترشی کی انگور	اک صبر کرو تو پھر وہی ہو شیرین

یہہ کہا اور مسند قضا پر آیا کتنے اشخاص بزرگان عادل و عاقل سے کہ ملازم اسکے تھے اداب بجا لائے اور عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ایک التماس حضور مین کرین اگرچہ ترک ادب ہی او بزرگونے فرمایا ہے **بیت**

بزرگون سے نہین بحث کرنی روا	خطا انکی کہنی خطا سے خطا

لیکن بندے حضور سے ازبسکہ نعمتین پائے ہین بنا بر اسکے جو صلاح دولت کی دیکھین اور بجا لاوین تو ایک قسم کی خیانت ہو بہتر و لایق یہہ ہی کہ گردش اس لڑکے بے ادب کے آپ جانہ پھرین اور محبت کو اسکے ترک کرین کہ مرتبہ قضا کا نہایت اعلی ہی اور رتبہ اسکا بہت برا ہی سنبھالئے جیکو اور تھانبے دلکو ایسا نہو کہ آپ ایک بدترین گناہ مین آلودہ ہو وین اور عمر بھر اسکی ندامت مین رو وین یہہ ہی حریف کہ دیکھا تمنے اور یہی بات ہی کہ سنی تمنے **مثنوی**

حیا کا دیا جسنے پردا اٹھا	کسیکی اسے آبرو سے ہی کیا
کئے جسنے برسون تلک نیکنام	کرے ایک بدی اسکو رسوائے عام

قاضی کو نصیحت یاران یکدل کی اور دوستان عاقل کی نہایت پسند آئی اور خوبی عقل پر اس قوم کی تحسین و آفرین کی اور کہا کہ فکر عزیزونکی اور نظر ہمنشینونکی میرے حال کی مصلحت حال پر عین صواب ہی اور یہہ مسئلہ بیجواب **مثنوی**

محبت دلسے اٹھ جا جو دشنام و مذمت تجھے	ملامت گر سے ہم سنتے رہین نیت اسکو نصیحت
مثنوی نصیحت کیئے ہتو ناحق تم اتنی	نہین جاتی زنگی سے سیاہی

تیری یاد دل کس طرح سے بھلائے	کہ کچلا ہوا سانپ کب پیچ کھائے

پھر کتنے راز دارونکو اسکی تلاش و جستجو کا حکم کیا اور مال و زر اس کام بدانجام میں خرچ کرنے لگا مثل ہے کہ زر ہے جسکی ترازو مین زور ہے اسکے بازو مین **بیت**

بہت سا جو زر دیکھے تو جھک ہی جائے	ترازو کی ڈنڈی ہو گو سیدھی ہی

اتفاقاً ایک رات خلوت اس شمع رو میسر ہوی تھی کہ اسی رات کوتوال بدخصال کو خبر ہوی کہ اس رات قاضی شراب مین مست و بیخبر ہے اور بغل مین اسکی ایک محبوب سیمین بر ہے خوشی سے اس نعمت کی نہین سوتا اور بے تکلف و بیباکانہ ان بیتونکو ہے گاتا **نظم**

ای مرغ آج وقت سحر بولنا تھا	بوس و کنار سے ابھی عاشق نہین چھکا
زلف سیاہ لپٹی ہی رخسار یار سے	یا گردمہ کی گیند کے چھائی ہے یہہ گھٹا
افسوس ہین نہ جاے کہین عمر اور کبھو	لگ جا گلے کہ خواب سے وقت نہین اٹھا
مسجد سے جبتلک نہ سنے صبح کی اذان	یا گھر سے بادشاہ کے نقارے کی صدا
محبوب کے لبون سے جدا اپنے لب نکر	بیہودہ بولنے پہ تو اس مرغ کہ بجا

القصہ قاضی اس حالت میں تھا کہ ایک خدمتگار راز دار نے آکر یہہ کہا کہ آپ کس نیند سوتے ہین اور کس غفلت مین ہین اٹھیے اور شتابی بھاگیے باضطرابی جسقدر کہ دونون ہاتھ پانو سے متصل چلے ہی جا کہ دشمنون نے آپ پر بندش باندھی ہے بلکہ راست تو یہہ ہے کہ سچ کہا ہے اتنگ آگ فنا دیکھی ہے آتش سے بجھ سکتی ہے ایسا نہو کہ کل ایسی بھڑکے کہ ایک عالم کو جلا دے سے قاضی نے مسکرا کر طرف اسکے دیکھا اور یہہ کہا **قطعہ**

صید جس شیر کے ہو پنجے مین ۔۔۔ اُسکو اندیشہ کیا ہی کتے سے
مہنہ سے مہنہ دوست کے ملا بن چہوڑ ۔۔۔ تا عدو پشت دست کو کاٹے

الغرض سخن اُسنے لطیف تر اور بات عجیب تر یہہ ہی کہ اُسی رات بادشاہ کے حضور مین بہی عرض ہوئی کہ حضرت کے ملک مین ایسا بد اطوار و بدکردار پیدا ہوا ہی اُسکے حق مین جو کچھہ ارشاد جہان پناہ نے فرمایا کہ جناب بزرگان ہمارے اُسکو منجملہ فضلاے دہر اور یکتاے عصر جانتے ہین شاید دشمنون نے عداوت سے اسکے حق مین افترا کیا ہو اور مکر سے ایک بند باندھا ہو یہہ سخن ہمارے سمع مبارک مین پذیرا ہوگا ہان مگر مشاہدہ ہو جائے کہ حکیمون نے کہا ہی **بیت**

شتابی لگا بیٹھے جو کوئی تیغ ۔۔۔ وہ کاٹے ہی پہر پشت دست دریغ

آخر الامر وقت صبح شاہ عالیجاہ کئی خواصون سے سرہانے قاضی کے آئے شمع کو دیکھا کہڑے اور معشوق کو دیکھا نشے مین پڑے شیشہ شراب کا لڑہا ہی پیالہ بہی ٹوٹا پڑا ہی اور قاضی جواب مستی مین ملک ہستی سے بیخبر ہی بلکہ نہین جانتا کہ دین و دنیا کدہر ہی بادشاہ نے تفضلات و عنایات سے باہستگی جگایا کہ اتہہ آفتاب نکلا قاضی نے معلوم کیا طور بیطور ہی کہا کسطرف سے حضرت نے متعجب ہو کر فرمایا کہ جانب مشرق سے بہ طور عادت اللہ جاری ہی قاضی نے کہا للہ الحمد والمنہ کہ ہنوز دروازہ توبہ کا کھلا ہی مطابق اِس حدیث شریف کے چنانچہ ترجمہ اُسکا یہہ ہی کہ بند نہین ہیگا دروازہ توبہ کے بندون پر یہان تلک کہ نکلے آفتاب مغرب سے استغفر اللہ و اتوب الیہ یعنے آمرزش طلب کرتا ہون مین خدا سے اغفار سے اور توبہ کرتا ہون **قطعہ**

باعث عصیان یہہ دونون ہوئے ۔۔۔ بخت نافرجام و عقل ناتمام

لایق تعذیر ہون تو وتید کر	پر نہین بخشش سے بہتر انتقام

بادشاہ نے فرمایا کہ اسوقت تو اپنی عقوبت پر مطلع ہوا اب توبہ سے کیا فایدہ اور استغفار سے کیا حاصل دلالت کرتی ہے اس بات پر یہہ آیہ پڑہا یہ کہ جسکے حاصل معنی یہہ ہین کہ وقت مرگ کے توبہ قبول نہین ۔

قطعہ

جو تو نے چوری سے کی توبہ سود کیا اسکا	کسی کے قصر پہ ڈالی گئی نہ تجہسے کمند
ثمر نہ توڑا جو کوتاہ قد نے کیا ہے عجب	کہ اسکے ہاتہہ تہے چہوٹے شجر کی شاخ بلند

ای عزیز ہرگاہ کہ تجہسے ایسا فعل زبون و امر مکروہ نمایان ہوا پہر راہ نجات کی کہان کہ اس اثنا مین موکلان عقوبت اُسے فراہم ہوے قاضی نے کہا کہ اس عاصی کو حضور معلی مین ایک بات عرض کرنی باقی ہے حضرت نے سنکر فرمایا کہ وہ کونسی ہے قاضی نے عرض کی

قطعہ

تو مجہہ چہپارے ہے ہر چند آستین غضب	ولے نہ چہوڑونگا مین تک بہی تیرے دامن کو
نجات گو کہ ہے مشکل گناہ سے لیکن	کرم وہ تجہمین ہے کیونکر امید عفو نہو

بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ نکتہ غریب اور دقیقہ عجیب کہا تو نے ولیکن مجال عقل اور صلاح شرع ہے کہ فضل و عنایت تیرے آج کی دن میرے ہاتہہ سے تجکو نجات دلادین صلاح یہہ ہے کہ تیرے تئین ایک بلندی قلعہ سے گروادون تا اورونکو عبرت ہو اور اکثرونکو دہشت قاضی نے پہر عرض کی ای خداوند روی زمین یہہ عاصی پرورش پایا ہوا اس درگاہ عزت کا ہے یہہ گناہ نہ فقط مین نے ہی کیا ہے بلکہ بہتون سے ہوتا ہے اور ہوا یہہ حکم کسی اور کے حق مین ہوتا اس گنہگار کو عبرت ہوتی بادشاہ اس بات کو سنکر بے اختیار ہنس پڑا اور جن اشخاص کو کہ اسکے قتل کے واسطے اشارت کی

تھی انکی طرف یہہ خطاب کیا

بیت

سبھی اپنے عیبون مین آلودہ ہو | کسی مین جو ہو عیب طعنے نہ دو

اکیسوین حکایت

جوان یک پاک باز اور خوش چلن تھا | لگا یک خوبرو سے اسکا من تھا
سنا ہی یہہ کہ یک دریا کے اندر | بھنور مین گر پڑے دونون وہ ملکر
جو ان مین ملاح اُسکے پاس پہنچا | کہ تا ڈوبے نہ پکڑے ہاتھ اُسکا
کہے تھا وہ یہی موجون مین رو رو | پکڑ تو یار کو اور چھوڑ مجھہ کو
تھی ان باتون پہ اُسکی خلق درہم | وہ جی دیتا تھا اور کہتا تھا اُس دم
نہ حال عشق اُس جھوٹے کا سنا | جو بھولے سختیون مین دوست اپنا
بسر یار دلبر نے کی یون زندگانی | ہو گذری جسپہ بس اُسنے کہانی
ہی فن عشق مین سعدی یہہ استاد | عرب کے جون لغت مین اہل بغداد
لگا دلبر سے ہی دل اے خردمند | کسیکو دیکھہ مت بس آنکھہ کر بند
اگر مجنون ولیلی ہوتے فی الحال | اسی دفتر سے لکھتے عشق کی چال

چھٹا باب ضعف وپیری مین

پہلی حکایت

فقیہونکی گروہ مین دمشق کی جامع مسجد کے بیچ بحث کرتا تھا مین ناگاہ ایک جوان آیا
اور کہا اُسنے کہ تم مین کوئی فارسی جانتا ہی لوگون نے اشارہ میری طرف کی بولا نیز

کہ وجہ پرستش کی کیا ہی کہا اُسنے ایک بڈھا ڈیڑھ سو برس کا جان کندن میں ہی اور کچھ زبان فارسی میں کہتا ہی پر ہم نہیں سمجھتے اگر مہربانی سے آپ قدم رنجہ فرمائیں تو مع ثواب مزدوری پائیں شاید کچھ وصیت کرتا ہو فوراً میں اُسکے ساتھ گیا جبکہ سرہانے اُس پیر کے پہنچا سنا میں نے کہ یہہ شعر پڑھتا تھا

قطعہ

کہا میں نے جی میں کہ دم لوں کوئی	ہوی بند صد حیف راہِ نفس
دریغا کہ اس زیست کے خوان سے	اٹھاتے ہی لقمہ صدا آئی بس

معنے ان بیتونکے عربی میں دم شام سے جو میں نے کہے وے متعجب ہوکے باوجود اس عمر دراز کے متاسف حیات پر ہی تب میں نے اُس پیر جاں بلب رسیدہ سے پوچھا کہ احوال تیرا کیونکر ہی بولا وہ

قطعہ

اذیت اسکو پہنچتی ہی کتنی دھیان تو کر	بزور توڑتے ہیں جسکا ایک بھی دندان
تک ایک سوچ کہ احوال اسکا کیا ہوگا	نکلتی ہوگی جس شخص کے بدن سے جان

تب کہا میں نے دھیان موت کا دلسے جانے دے اور اس خیال کو گرد پیش طبیعت کے نہ آنے دے کہ یونان کے بڑے بڑے حکیموں نے کہا ہی اگرچہ مزاج بکمال صحت ہو پر بقا کا اعتماد سزاوار نہیں اور مرض اگرچہ مہلک ہو لیکن سبب موت کا تعین وہ آزار نہیں اگر تیری مرضی ہو تو کسی طبیب کو بلاؤں اور تیرا علاج کرواؤں شاید تدبیر اُسکی بن آوے اور تو اچھا ہو جاوے کہا اُسنے آہ کشیدہ ہوکے

قطعہ

خواجہ کو فکر نقش ایوان ہی	گھر کی تو ٹوٹی ہی سب بنی دیوار
ہاتھ ملنے لگے طبیب زکی	جبکہ بڈھے کو دیکھے وہ بیمار شود

نزع میں تھا ایک پیر خستہ حال — صندل اسکے ملتی تھی ایک پیر زال
جبکہ خبطی ہو گیا بالکل مزاج — سنے غریمیت ہو موثر سے علاج

دوسری حکایت

ایک بڈھے کی بابت نقل کرتے ہیں کہ بڈھے نے ایک نوجوان لڑکی کے ساتھہ بیاہ کیا تھا اور گھر کو آراستہ کر ایک دالان کوٹھری میں فرش اکثر خلوت میں ملکر بیٹھتا اور دل و دیدہ میں اسکو رکھتا اور اُنکو نہ سوتا جگت اور لطیفے بولتا اسواسطے کہ وحشت و نفرت اُسے نہو بلکہ مولست و الفت ہو چنانچہ ایک رات کہتا تھا میں بخت بلند تیرے مددگار تھے اور طالع تیرے نیک اطوار کہ ایک بڈھے جہاندیدہ و فہمیدہ کار آزمودہ سے تم صحبت ہوئی کہ حقوق صحبت کے جانیگا اور احسان ہمنشینی کے مانیگا خوش طبع و شیریں زبان ہے اور جان و دل سے مہربان مثنوی

تجکو نہ دوں اذیت اور سو جفا اٹھاؤں — دل تیرا ہاتھہ میں لوں جسطرح سے کہ پاؤں
طوطی کی طرح تیری خوراک گر ہے شکر — قربان جان شیریں ہے تیری پرورش پر

جیسے لڑکی کہ ہاتھہ میں کسی جوان مغرور تیرہ رای سرگران و سبک پای تلوّن مزاج کے گرفتار نہوئی کہ ہر ایک رات جنس کے گھر میں سوتا پھرے اور ہر روز نئی یاری کرے قطعہ

ہر چند ہیں جوان خوش اسلوب اور شکیل — لیکن کسی کے ساتھہ وہ کرتے نہیں وفا
امید تک وفا کی مرکھہ بلبلوں سے وے — ہر وقت ایک پھول نئے پر ہوں مبتلا

بہت حالات خلاف دونکی ہیں کہ وہ بطور معقول زندگانی کرینگے یہ تقاضا جہل جوانی بیت

ڈھونڈ بہتر آپ سے تنہا ہی چندے کر بسر — مثل سے اپنے نہ مل اوقات تو ضائع نکر

پھر کہا اُسنے اسی وضع سے اسقدر مین نے سمجھا یا گمان ہوا مجھے کہ دل اسکا میرے دام مین پھنسا اور شکار ہوا کہ یکایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہنے لگی جتنی باتین کہ کہین تو نے میری عقل کی ترازو مین ہموزن اُس نکتہ کے نہین جو مین نے اپنی دائی جنائی سے سنی ہے یعنے جوان رنڈی کے پہلو مین بیٹھا تیر کا بہتر ہے پیر سے

قطعہ

شوہر کے آگے دیکھتی ہے زن جب ایک چیز
سست و فسردہ جیسے کہ بیمار روزہ دار

کہتی ہے ہاتھہ ملکے یہہ مردہ ہے اسکے ساتھہ
تاب نہین ہے اُسے جو افسون تجھہ بکار

رباعی

آغوش سے مرد کے جو زن اُٹھے خفا
تو گھر مین کرے سیکڑون فتنے برپا

وہ پیر جو اُٹھہ سکے نہ جلسے اپنی
الا بعصا تو کب اُٹھے اُسکا عصا

حاصل کلام یہہ ہے کہ امکان موافقت کا نہ تھا آخر مفارقت ہوئی جبکہ مدت عدت کی گذری عقد اسکا ایک جوان ترش رو بدخو تند مزاج مفلس کے ساتھہ کر دیا جور و جفا سہتی تھی اور شکر نعمت الہی مین یہہ کہتی تھی کہ الحمد للہ ایک عذاب الیم سے نجات پائی اور نعمت عظیم ہاتھہ آئی

بیت

جور یہہ تجھہ او ایسی تند خو
پر تجھے سہنے کہ تو ہے خوبرو

قطعہ

پاس تیرا ہو تو اچھا ہے جہنم بھی ولیک
دوسرے کے ساتھہ جنت مین نہین رہنا بھلا

پیاز کی بو خوب کے منہہ سے جو آوے خوب ہے
پھول گر بدشکل دے تو ہاتھہ سے تو بھی برا

قطعہ

چاند سا مکھڑا چمک رنگت کی اور اچھا لباس
خوبیان جتنی ہین یہہ لازم ہین عورت کیتئین

فایدہ گہنے سے اور رنگین جامے سے اُسے
کیر و خایہ کے سوا کچھہ مرد کی زینت نہین

تیسری حکایت

دیار بکر مین ایک پیرے کے یہان مہمان تھا مین کہ بہت سا مال اور فرزند خوب رکھتا تھا ایک رات نقل کرنے لگا کہ اتنی عمر مین سوا اسکے میرے کوئی لڑکا نہین ہوا ایک درخت اس جنگل مین زیارتگاہ ہے اکثر زن و مرد وہان مرادین مانگنے جاتے ہین راتون کو اُس درخت تلے گریہ و زاری جناب الٰہی مین کرتا رہا ہون مین تب مجھے یہہ فرزند بخشا ہے طرفہ یہہ ہے میان کلام اسکے سنا مین نے کہ وہ ہی فرزند اپنے رفیقون سے آہستہ آہستہ کہتا تھا کیا تا تو اُس درخت کا پتا مین پاتا تو جا کر اُسکے تلے دعا کرتا کہ میرا باپ مر جاوے زور مرا ہے کہ بدھا خوشحال ہے کہ میرا بیٹا شعور مند ہے اور بیٹا طعنے دیتا ہے کہ باپ میرا کبرا ہے

قطعہ

تربت پہ باپ کی نکرے تو گذر کبھو	اور گذرین آہ سال و مہ و مدت مدید
نیکی پدر سے کی ہے مگر تو نے ای عزیز	اپنے پسر سے رکھتا ہے اُسکی جو تو امید

چوتھی حکایت

ایک روز جوانی کے گھمنڈ سے مین بہت راہ چلا تھا اور رات کے وقت ایک پہاڑ کے نشیب کے تلے سست ہو کر رہ گیا ایک بدھا ضعیف کاروان کے پیچھے آیا اور کہا اُسنے کیا سوتا ہے اُٹھ کہ یہہ جگہہ سونے کی نہین بولا مین کیونکر چلون کہ پاؤن مین طاقت نہین کہا اُسنے یہہ نہین سنا ہے تو نے کہ کہہ گئے ہین اُٹھتے بیٹھتے چلنا بہتر ہے کہ دوڑنا اور تھکنا

قطعہ

پند میرا گانٹھہ باندھہ اور صبر سیکھہ	شوق منزل کو ہے پر جلدی نہ کر
اسپ تازی دو ہی تک چلتا ہے جلد	رات دن چلتا ہے آہستہ شتر

پانچوین حکایت

ایک جوان چالاک نازک و خندان شیرین زبان ہماری عشرت کی مجلس مین تہا کہ چہرہ
اسکا ہمیشہ بشاش اور لب متبسم تہے ایک مدت اتفاق ملاقات کا اُسسے نہوا پہر جو اسکو دیکہا
صاحب زن و فرزند تو درخت نشاط اسکا پژمردہ اور گل صورت اسکا افسردہ پایا پوچہا اسسے
کہ یہہ کیا احوال ہی بولا وہ کہ جب سے صاحب اطفال ہوا لہو و لعب طفلی و جوانی کی ترک کی **بیت**

کہان طفلی نے رکہا رنگ بالونکا تم جہاپے نے ۔ زمانیکا تغیر دنیا لیس بیگا درازی کو **مثنوی**
ہو جو پیر تو اب طفلگی سے ہاتھ اٹھا ۔ حکمت لطیفہ ہنسی کام ہی جوانون کا
خوشی جوانونکی بدہے کے بیچ ہو کیونکر ۔ ندی سے جا کے نہین آیا پانی بار دگر
جب زراعت تمام ہی پک جلے ۔ نے سبزے کی طرح لہب لہرا **قطعہ**
پیری اب آئی دور جوانی ہوا تمام ۔ ایام آہ جتنے تہے اچہے بیتے گئے گذر
قوت تمام بچہ بشری کی جا چکی ۔ راضی ہون مثل یوز فقط اب پنیر پر **قطعہ**
گیا تہا سیہ ایک بدہیا نے سر ۔ کہا مین اسسے مادر مہربان
ہوئے بال تو کالے تدبیر سے ۔ یہ سیدہی ہو یہہ پشتیہ کبڑی کہان

یہ چہٹی حکایت

اکدن جوانی کی جہالت سے اپنی مان پہ جہنجلایا مین اور وہ آزردہ ہو کر ایک کونے مین جا بیٹھی اور
آنکھون مین آنسو بھر کر کہنے لگی کہ گر چہٹ پنا اپنا بھولا تو کہ مجھہ سے سختیان کرنے لگا **نظم**

ایک پیر زن نے بیٹے سے کیا خوب ہی کہا ۔ دیکہا جو اسکو شیر فگن فیل تن قوی
بیچارہ میری گود مین ہتا تہا جن دنون ۔ بے زور یاد آتے اگر تیرے تئین کبہی

کرتا نہ آہ جور و جفا مجھ پہ اب کہ تو	نام خدا جوان ہوا ہین پیر زن ہوی

ساتوین حکایت

ایک دولتمند بخیل کا بیٹا کاہل تھا خیرخواہون نے اسکے کہا صلاح یہہ ہی کہ اسکی شفا کے واسطے قرآن ختم کرے تو یا صدقہ دے کہ شافی مطلق صحت بخشے ایکدن اندیشہ کر کے بولا ختم مصحف بحضور بہتر ہی غلہ دور سے ایک صاحبدل نے سنکر اسکو کہا کہ ختم کو اسنے اسلئے اختیار کیا کہ زبان پر ہی اور زر میان جان

مثنوی

مدام رکھین عبادت مین اپنی گردن خم	ولے نہ کھولین کبھو آہ دست جود و کرم
جو لاکھ رکھین تو دیوین نہ ایک بھی دینار	گر اکیبار کہو حمد تو پڑھین سو بار

اٹھوین حکایت

ایک بڈھے سے کہا تو جورو کیون نہین کرتا کہنے لگا کہ بڈھی عورت کو جی نہین چاہتا لوگون نے پھر کہا دولتمند ہی نوجوان رنڈی کے ساتھہ نکاح کر جواب دیا اسنے ہرگاہ کہ مجھہ بڈھے کو زن پیر نہین بھاتی تو زن جوان کو مجھہ سا مرد پیر کب خوش آیگا

بیت

زن کو چاہئے ہی زر نہین درکار اسے	ایک گز بہتر ہی اسکے آگے دو من گوشت سے

نوین حکایت

سنا ہی ان دنون مین یک پرانے بڈھے نے	کرون بڑھاپے مین شادی خیال یہہ باندھا
تھی ایک دختر نیکو جمال گوہر نام	قد اسکا سرو سا لب غنچے سے ہونٹھ منہہ گل سا
اسیکے ساتھہ کسی ڈھب سے کتخدائی کی	برنگ درج گہر پر اسے چھپا رکھا

جو کچھ عروسی کو لازم ہی تھا سبھی موجود ۔۔۔ پہ اٹھتے اٹھتے عصا شیخ جی کری ترا
جو ہووے سوزن فولاد تو چہلتہ سیئے ۔۔۔ کمان تو کھینچی ہدف پر نہ تیر مار سکا
دلیل چاہی گلہ کرکے اُسکا یاروں سے ۔۔۔ کہ سارا گھر میرا اِس بدچلن نے صاف کیا
نداں جھگڑے ہوا ایسی شوہر و زن مین ۔۔۔ کہ تا بہ محکمہ احوال اُسکا جا پہنچا
جب اسقدر رہوی رسوائی تب تو سعدی نے ۔۔۔ کیا پاس نذرا اُسکا بلکہ صاف کہا
بس اب یوں لکھہ کیا خطا ہی دختر کی ۔۔۔ جو ہاتھہ کانپین ہین پیر گہر پرویگا کیا

ساتواں باب تربیت کی تاثیر مین

پہلی حکایت

ایک وزیر کا بیٹا نادان و کند ذہن تھا ایک فقیہ کے پاس بھیجا اسکو کہ اِس لڑکے کو تربیت کرے شاید کہ عقلمند ہو جاوے چنانچہ معلم نے تعلیم اسکو کیا پر کچھ فایدہ نہوا تب اُسکے باپ کے پاس ایک شخص کو بھیجا بیٹا تیرا عاقل نہوا اور مجکو دیوانہ کر دیا

نظم

ہووے جب گوہر کے قابل اصل ہی ۔۔۔ تربیت کا اُسمین ہی ہووے اثر
کوئی صیقل صاف کرنیکا نہیں ۔۔۔ ایسے لوہے کو جو ہووے بدگہر
گو ملین ساتوں سمندر ہی سے تجھے ۔۔۔ اُنمین سے کتے کتین دھونا نہ پر
پاک ہونیکا نہیں بلکہ پلید ۔۔۔ بیشتر ہوویگا جو ہوویگا تر
جلئیے گو کعبے کو عیسیٰ کا گدھا ۔۔۔ پھر جو آوے دیکھیو ویساہی خر

دوسری حکایت

ایک حکیم اپنے ہر ایک فرزند کو نصیحت کرتا تھا کہ بابا جان علم و ہنر سیکھو کہ ملک و دولت دنیا کی لایق اعتبار کے نہین جاہ و مرتبہ جاتا رہتا ہی اور روپا سونا بیچ سفر کے مقام خطر مین ہی اور بیچ حضر کے بھی ہو سکتا ہی کہ چور ایکمرتبہ لیجاے یا مالک ہی اسکو کئی مرتبہ کھا آوے اور تصرف مین لاوے لیکن ہنر کا چشمہ فیض سے مالا مال ہی اور دولت بے زوال اگر ہنرمند مفلس ہو جاوے کچھ غم نہین کہ ہنر بذات خود دولت ہی

قطعه

کمال والے کو کیا غم ہی مفلسی ہین اگر
نہو گلے مین لباس مکلف و رنگین
برہنہ گو ہو پہ نزدیک سبکے ہی بہتر
حریر پوش کمینے سفیہ سے وہ کہین

بیت

ہنرمند جس جگہہ جاے عزت و تمکین سے رہے و صدر نشین ہے بے ہنر جہان جاوے دانے چنے اور تصدیع کھینچے

نظم

حشمت کے بعد اٹھانا دشوار ہی تحکم
اور نازنین کو سہنا جور و جفا مردم
یک وقت یہہ فساد اتھا ملک شام مین
بھاگا گھر اپنا چھوڑ کے ہر ایک جوان و پیر
دہقان کے بیتے لبسکہ فراست مین طاق تھے
پہنچے حضور شاہ کے بلکہ ہوے وزیر
نادان وزیر زادے گئے بھیکھ مانگنے
دہقان کے در پہ جیسے کوئی مبتذل فقیر

بیت

جو ورثہ باپ کا چاہے ہی علم سیکھ اسکا
نہ مال و زر جو ہی دس دن مین خرچ ہو ویگا

تیسری حکایت

ایک فاضل شہزادیکو پڑھاتا تھا اور بے تامل مارتا نہایت ملامت کرتا لڑکے نے مجبور ہوکر گلہ اسکا باپکے روبرو کیا اور بدن ننگا کر کے دکھایا باپکا دل بھر آیا اور استاد کو بلا بھیجا

اور کہا غیث جو رعیت کے بین انکے لڑکون پر اتنی ملامت تو نہین کرتا جتنی کہ میرے بیٹے پر اسکا باعث کیا ہی عرض کی سنئے کہ بات سوچکر کہا چاہیئے اور حرکت پسندیدہ کیا چاہیئے سب خلق کو عموما اور بادشاہونکو خصوصا اسواسطے کہ جو کچھہ دست و زبان ملوک سے جاری ہوتا ہے البتہ مشہور ہوتا ہی اور قول و فعل عوام کا چندان اعتبار نہین رکھتا **قطعہ**

جو سو گناہ مین آلودہ ہووے مرد فقیر	نجانے ایک بھی سو اسکے ہو رفیق اگر
ولیک شہ سے جو ہو جاے ایک بات بری	تو ایک ملک سے پہنچا ہی دین ملک دگر

پس شہزادون کی آراستگی اخلاق مین کوشش زیادہ چاہئے کہ عوام کے حق مین **قطعہ**

چھٹ پنے مین جو کوئی ادب نکرے	جو بڑا ہو فلاح اسکو نہو
جسطرح چاہے چوب تر کو موڑ	سیدھی جز آگ چوب خشک نہو
بیت ڈالیان جسوقت تو سید کرے سیدھی وہ ہون	لیک چوب خشک ہرگز راست ہونیکی نہین

بادشاہ کو حسن تدبیر معلم کا اور خوبی تقریر اسکی سخن کی پسند آئی خلعت و نعمت عنایت کیا اور پایہ بڑھایا

چوتھی حکایت

شہر عرب مین ایک اخون کو دیکھا مینے ترش رو بدخو تلخ گفتار مردم آزار گندطبیعت نجس طینت عیش مسلمانونکا اسکی دید سے تباہ ہوتا اور اسکے قرآن پڑہنے سے آدمیونکا دل سیاہ بہت سے لڑکے پاک طینت اور لڑکیان پاکیزہ خوب صورت اسکے دست ظلم مین گرفتار نہ طاقت ہنسنے کی انکو نہ مجال گفتار کسیکے رخسار سیمین پر کبھو طمانچے مارتا اور کسیکی ساق بلوریکو شکنجے مین کھینچتا القصہ سنا مینے کہ تھوڑی سی خیانت اور خباثت اسکی معلوم ہوئی مارکر اسکو نکال دیا

اور مکتب خانہ ایک مرد صالح متقی سلیم الطبع صاحب حلم کے حوالے کیا کہ سوا ضرورت کی بات نکرنا اور
ایسا سخن کہ سبب کسیکی ایذا کا ہو اُسکی زبان پر نہ آتا لڑکون کے دل سے پہلے استاد کی ہیبت گئی
اور دوسرے کی خوے ملکی جو دیکھی آپسمین شیطان ایک دوسر کا ہوا اور حلم استاد کے اعتبار پر علم کو ترک
کیا اکثر اوقات بازی گاہ مین جمع ہو کر بیٹھنے اور بن لکھی ہوئین تختیان آپسمین سرون پر توڑنے
بیت ہو وے گر استاد کے دل مین مہر و محبت لطف و عطا ۔ کھیلین چیل چھپٹا ملکر لڑکے بازار مین جا
بعد دو ہفتے کے جو اُس مسجد سے گذر مین کیا دیکھتا ہون کہ پہلے ہی معلم کو منت معذرت کرکے بدستور
سابق اسکے مکان پر بیٹھایا ہی اس حرکت سے نجیدہ ہو امین اور لاحول پڑھکر کہا مین کہ ابلیس
کو پھر معلم فرشتون کا کسواسطے کیا ایک پیر جہاندیدہ نے اس بات کو سنا اور ہنسکر کہا نہین سنا ہی تونے
کہ کہہ گئے ہین **مثنوی**

مکتب مین اپنے بیٹے کو ایک بادشاہ نے	بھیجا کہ علم و فضل جہان تک ہین سیکھ لے
چاندی کی ایک تختی کو پاس اُسکے رکھ دیا	اور اوسپہ آب زر سے یہہ ایک شعر بھی لکھا
استاد کا ستم ہی تر سے کام آئیگا	لطف پدر سے فائدہ مطلق نپائیگا

پانچوین حکایت

ایک متقی کے بیٹے کو چچون کے ترکے کا مال و دولت بہت سا ملا فسق علانیہ کرنے لگا غرض
کوئی گناہ نرہا کہ اُسنے نہ کیا اور کوئی نشانہ بچا کہ نکھایا اور نہ پیا یہہ اطوار دیکھکر مین نے بطریق نصیحت
کے کہا ای فرزند فضول خرچی کو آمدنی معین لازم ہی **قطعہ**

آمد نہین ہی تجکو تو مت خرچ کر بہت	دریا کے بیچ گاتے ہین ملاح یہہ سرود

گر مینہ کوہسار مین برسے نہ رت کے بیچ	دریا وایک سال مین ہو جاے خشک رود

عقل وادب اختیار کر اور لہو ولعب سے درگذر کہ جسوقت دولت بر جائیگی تکلیف کھینچے گا تو اور پشیمان ہوگا لڑکے نے راگ رنگ کی لذت مین اور نشے کی کیفیت مین اس بات کو قبول نکیا بلکہ اس گفتگو پر معترض ہوا کہ راحت بالفعل کو تشویش آیندہ سے برہم کرنا عقلمندوں کی راے کے خلاف ہے

مثنوی

صاحبان نعمت و دولت مین جو	خوف سختی سے نہ کھینچین رنج وہ
شادیان کر شوق سے لذت اٹھا	کل کے غم کو آج تو ہرگز نہ کھا

خصوصا مجھکو کہ صدر نشین مسند مروت کا ہوں اور عقد ہمت کا باندھا ہے مین نے اور ذکر میرے انعام کا زبان خلق پر ہر آن ہے

مثنوی

جو کہ ہو مشہور کریم و سخی	جود سے وہ ہاتھ نکھینچے کبھی
نیکی کی جب دھوم گئی کو بکو	در کو نہ پھر کر سکیگا بند تو

جب دیکھا مین نے کہ پند اثر نہین کرتا اور دم گرم اپنا لوہے سرد مین کارگر نہین ہوتا نصیحت چھوڑ دی اور مصاحبت ترک کی گوشہ عافیت پکڑا اور حکیمونکے قول پر عمل کیا کہ کہہ گئے ہین پہنچا اس خبر کو کہ تجھپر واجب ہے پس اگر لوگ نہ قبول کرین تو تجھپر کچھ گناہ نہین

نظم

اگرچہ علم ہو سننے کا پر نہین تجھکو کہہ	جہان تلک کہ تجھے یاد ہین نصیحت پند
شتاب دیکھیگا اُس بیحیا و مسرف کو	ذلیل بیڑیان پاؤن مین قیدخانہ مین بند

ملیگا ہاتھ پھر افسوس سے وہ یون کہکر	کہ مین نے کیون نہ سنا دلسے پند دانشمند

بعد ایک مدت کے احوال اسکا موافق اپنے اندیشے کے مین نے دیکھا یعنے گدڑی سیتا تھا اور ٹکڑے جمع کرتا تھا دل میرا اسکے حال تباہ پر بھر آیا اور مین نے اس حالت مین فقیر کے زخم کو ملامت سے چھیلنا اور نمک چھڑکنا مروت سے بعید جانا تب اپنے دلسے کہا **مثنوی**

نشئے مین یار سفلہ بے پروا	تنگدستی کا دن نہ تک سوچا
پیڑ پت جھڑ جو ہو بہاران مین	رہے ہے بے برگ پھر زمستان مین

چھٹی حکایت

ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو ایک معلم کے حوالے کیا اور فرمایا کہ تربیت اسکو ایسی کر کہ جیسے اپنے فرزند کو کرتے مین بیچارے نے ایک برس کامل اس امر مین سعی کی پر کچھ اسے نہ آیا اور مبتدی کا مبتدی رہا اسکے بیٹے فضل و بلاغت مین منتہی ہوگئے ملک نے فقیہ سے مؤاخذہ کیا اور غصے سے فرمایا کہ خلاف وعدہ کیا تونے اور شرط وفا کی بجا نہ لایا عرض کی اسنے ای شہریار تربیت یکسان ہے لیکن استعداد ایک سی نہین **قطعہ**

پتھر سے ہی نکالین ہین گو نقرہ و طلا	لیکن ہر ایک سنگ سے نکلے نہ سیم و زر
بودار کر سکے نہ ہر ایک چرم سخت کو	گرچہ سہیل چمکے ہے سارے جہان پر

ساتوین حکایت

مین نے سنا ہے کہ ایک پیر اپنے مرید سے کہتا تھا کہ جسقدر خاطر آدمیزاد کی متعلق روزی سے ہے اگر روزی دینے والے سے ہوتی تو فرشتون کی مکان سے بھی پرے جاتا **نظم**

تجھے بھولا نہ اسدم ایزد پاک — کہ تھا تو نطفۂ بےحس و بدہوش
تجھے طبع روان و فہم بخشے — پھر اسکے بعد حس و نطق اور ہوش
ہتھیلی پر بنائیں انگلیاں پانچ — گئے بازو مرکب تیرے بادوش
ذرا تو سوچ اے کم عقل اب وہ — کریگا تیری روزی کو فراموش

آٹھوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے کہ اپنے بیٹے سے کہتا تھا اے بیٹا قیامت کے دن مقرر پوچھینگے تجھہ سے کہ عمل تیرا کیا ہے یہہ کہینگے کہ باپ تیرا کون ہے غرض اسکے جواب کی فکر ابھی سے ضرور ہے اور نسب اس امر مین دانائی سے دور

قطعہ

کعبے کے پھاڑے کو جو چومے ہے ہر کہہ و مہہ — ریشم کی کرم سے وہ کب یہہ ہوا ہے نامی
صحبت مین یک بزرگ کی کتنے دنوں ہی بیٹھا — مانند اسکی وہ بھی جگمین ہوا گرامی

نوین حکایت

حکیمونکی کتابوں مین لکھا ہے بچھو کہتین محل پیدائش اور حیوانونکی طرح مقرر نہین بلکہ وہ جتنے روز کے اور چھلیا کہ انکی ماونکے پیٹھہ مین ہین انکو کھاتے ہین اور انکی پیٹ کو پھاڑ کر باہر آتے ہین اور جنگل کو چلے جاتے ہین چنانچہ پوست کے ٹکڑے کہ بچھون کے گھر مین دیکھائی دیتے ہین اسکا یہی سبب ہے اس نکتے کو ایک بزرگ کے حضور جو بیان کیا مین نے فرمایا اُسنے کہ میرا دل اُسکے صدق پر گواہی دیتا ہے سوا اسکے اور کچھہ نہوگا جبکہ چھٹپنے مین ماں باپ کے ساتھہ یہہ سلوک کیا ہے تبھی بڑے ہو کر ایسے مقبول اور محبوب ہوئے ہین

قطعہ

باپ نے بیٹے کو وصیت کی	کای جوان مرد یاد رکھہ یہہ پند
اصل سے اپنی کی نہ جسنے وفا	وہ نہوگا عزیز و دولت مند

بچھو سے کسی نے پوچھا کہ تو جاڑونمین کیون نہین نکلتا تو کہا اگر گرمیون مین میری کیا حرمت ہوتی ہے جو جاڑونمین نکلون

دسوین حکایت

ایک فقیر کی جورو پیٹ سے تھی جب نو مہینے گذرے فقیر نے کہا کہ تمام عمر میرے اولاد نہین ہوی اگر خالق مجھے بیٹا عطا کرے تو سوا اس خرقے کے جو پہنے ہون جتنی میری ملک ہی درویشونکو بخش دونگا اتفاقا اسکی جورو بیٹا جنی نہایت اُسنے شادی کی اور درویشونکے آگے یارونکے بموجب عہد کے بچھادیا اور جو کچھ کہ اپنے پاس مال و متاع رکھتا تھا اسکا کھانا پکاکر کھلایا بعد کئی برس کے مین جو سفر شام سے پھر آیا جس محلے مین کہ وہ فقیر رہتا تھا گیا اور احوال اُسکا پوچھا لوگون نے کہا کہ بندی خانے مین وہ کوتوال کے یہان قید ہی مین نے پوچھا کہ باعث اسکا کیا ہی انہون نے کہا کہ اُسکے بیٹے نے شراب پیکر لڑا اور کسی کا خون کر کر شہر سے بھاگ گیا اسواسطے وہ قید مین گرفتار ہوا تب مین نے کہا کہ اس بلا کو اُسنے آپ خدا سے عزوجل سے چاہا تھا

قطعہ

مین جتنی عورتین ای مرد صاحب دانش	جنین اگرچہ ولادت کے وقت کژدم و مار
کہین یہہ خوب ہی اہل شعور کے نزدیک	اس امر سے کہ جنین کو دکان ناہموار

گیارہوین حکایت

لڑکائی مین بالغ ہونے کی علامت کو ایک بزرگ سے پوچھا مین نے کہا اسنے تین نشان

کتابون مین لکھے مین ایک پندرہ برس کی عمر دوسرے محتلم ہونا تیسرے موے زہار کا نکلنا
لاکن حقیقت مین ایک نشان ہے یعنے اپنے حظ نفس کی بند سے پہلے رضاے الہی مین ہونا پس جسمین
یہہ صفت موجود نہین صاحب تحقیق اسکو بالغون مین نہین گنتے

قطعه

چالیس دن اور رات رحم مین جو ٹھہرا
یک آب کا قطرہ ہوا انسان کی صورت
چالیس برس کے ہو نہو علم و ادب گر
ہرگز نہ اُسے جانیو انسان بحقیقت

نظم

خلاق و جوانمردی ہی بس ہے بشریت
اس جسم مرکب کو نہ انسان فقط جان
ہے جسمین ہنر شخص وہی ہے وگرنہ
ہر رنگ کی تصویرون سے بھر سکتے ہین ایوان
فضل و ہنر احسان و کرم سے جو ہو خالی
تو آدمی اور صورت دیوار ہے یکسان
دنیا کے تئین قابو مین لانا ہنر ہے
جانے دے تو اُس فاحشہ کی طرف کو دھیان
لے لے کسی بیگانے کا دل ہاتھ مین اپنے
بس فضل و ہنر ہے یہی جی سے تو یہ ٹھان

بارھوین حکایت

وہ حاجی جو پیادے تھے ایک برس انمین لڑائی ہوئی تھی اور یہہ عاصی بھی اُس سفر مین پیادہ تھا غرض ہر ایک اپنے تئین منصف سمجھ کر آپسمین دست و گریبان ہوا اور نہایت دل کھولکر لڑے ایک کجاوہ نشین اپنے مثل سے کہتا تھا العزیز جاے تعجب ہے کہ ہاتھی دانت کے پیادے شطرنج کے صف سے جو گذر جاتے وزیر ہوتے یعنے ایک مرتبہ بلند کو پہنچے اور حاجیون کے پیادے وسعت صحرا ملہ کو طی کرکے اور جیسے تھے اُس سے بھی بدتر ہوے

قطعه

کہہ میری طرف سے یہہ حاجی موذی کے تئین
پوستین خلق کی جو کتر کرے ہے بجفا

حاجی ہرگز نہین تو اونٹ ہی جو بیچارہ ۰ کہ لتے چابے ہی سدا بوجھہ کو ہی لیجاتا

تیرہوین حکایت

ایک ہندو نفط اندازی سیکھتا تھا کسی حکیم نے کہا کہ گھر تیرا چھپر کا ہی تک اپنے دلمین سوچ کہنا مان اور اسکو ہنسی کھیل نہ جان

بیت

بات پیہودہ کو ہرگز نہ زبان پر تو لا ۰ دے جواب اسکا نہ ہرگز تو جسے جانے برا

چودہوین حکایت

ایک شخص کی آنکھین دکھنے آئین ایک سالوتری کے پاس گیا کہ میری دوا کر اسنے جو دارو کہ چارپایونکی آنکھونکے واسطے مخصوص ہی اسکی آنکھونمین لگا دی فی الفور اندھا ہو گیا قضیہ حاکم کے پاس لے گئے اسنے فرمایا کہ سالوتری پر کچھ تاوان نہین اگر یہہ گدھا نہوتا تو اسکے پاس نجاتا مقصود اس بات سے یہہ ہی کہ جو شخص کسی نا آزمودہ کار سے ایک کار عمدہ چاہے نادم ہوتا ہی اور عقلمندونکے آگے احمق

قطعہ

شعورمند وہی جسکی عقل ہی روشن ۰ کسی سفیہ کو ہرگز نہ سونپیے کام بڑا

جہان حریر کو بنتے ہین وہان نہ لیجاوے ۰ اسے جو بوریا بنتا ہی گرچہ ہو یکتا

پندرہوین حکایت

کسی بزرگ کے ایک فرزند سعادتمند تھا قضائے الہی سے وہ مرگیا پوچھا اس سے کہ اسکی لوح مزار پر کیا نقش کرین ہم کہا اسنے کہ آیات قرآن مجید کی عصمت و عزت و مرتبہ ہی ایسی جگہہ کھودنا انکا لائق نہین کہ بعد ایک مدت کے جو حرف گھس جائین تو خلق ملے

پاؤن رکھے اور کتے پیشاب کرین اگر یہہ امر ضرور ہی تو یہہ بہتر ہی کہ گانی ہین قطعہ

واہ وا شاد کیا مین ہوتا تھا	دیکھہ سبزے کتین چمن مین اگا
ایئو وقت بہار ادہر اید وست	دیکھے جو خاک پر میری سبزا

سولوین حکایت

ایک پرہیز گار کسی دولتمند کیطرف سے گذرا اور دیکھا اُسے کہ ایک غلام کا ہاتھہ پاؤن کھینچ باندھین ہین اور ستم کر رہا ہی متقی نے کہا ایعزیز خداے عزوجل نے ایک مخلوق مانند تیرا محکوم تیرے حکم کا کیا ہی اور تجکو اُسپر فضیلت دی ہی نعمت حق کا شکر بجا لا اور اتنی جفا اُسپر مت کر ایسا نہو کہ فردا قیامت مین یہہ بندہ تجسے بہتر ہو اور تو شرمندگی کھینچے مثنوی

غصے نہو غلام پہ اپنے تو بیشتر	آزار اسکے دلکو ندے بس جفا نہ کر
تو نے تو دس درم کتئین مول ہی لیا	پیدا تو اُسکو آپ بقدرت نہین کیا
کبتک یہہ حکم خشم درا دلمین دہیانکر	صاحب تیرا ہی تجسے نہایت بزرگتر
ای صاحب غلام و کنیزان و بندہ ہا	آقا کو اپنے تو بہی نہ یون دہیان سے بہلا

حدیث مین ہی کہ بہت بڑی حسرت قیامت کے دن یہہ ہی کہ غلام صالح کو بہشت مین لیجا اور خاوند فاسق کو دوزخمین قطعہ

جو کہ تیرا مطیع ہوا اُس کو	اتنی ایذا نہ دے کہ جان حقیر
کہ بہت ہی قبیح حشر کے دن	بندہ آزاد او رخواجہ اسیر

سترھوین حکایت

ایک برس شامیونکے ساتھہ بلخ سے مین نے سفر کیا تھا اور راہ راہزنونکے باعث خطرناک تھی ایک جوان تیرانداز نگہبانی کے واسطے ہمارے ساتھہ ہوا پھکیت کمان کش سپاہی زورآور کہ دس مرد قوی اسکی کمان کا چلا نچڑھا سکتے اور پہلوان روی زمین کے کشتی مین پیٹھہ اسکی زمین سے نہ لگا سکتے لیکن ناز و نعمت سے پلا تھا جہان دیدہ و کار آزمودہ و سیاح نتھا بہادرونکی نقارونکی آواز نہ کبھو سنی تھی نہ سوارونکی تلوارونکی چمک دیکھی تھی **بیت**

ہوا تھا نہ وہ دشمنون کا اسیر	نہ برسا تھا گرد اُسکے باران تیر

ہین اور وہ جوان آگے پیچھے دوڑتے تھے جسوقت دیوار قدیم لگے آتی وہ زور بازو سے گرا دیتا اور جسبگہری درخت عظیم کو دیکھتا سر پنجہ سے اُکھاڑ لیتا اور گھمنڈ سے یہہ بیت پڑھتا

زور بازو دیکھے تک مردونکا ہاتھی کہان	ہے کدھر کو شیر دیکھے پنجۂ زورآوران

ہم اس حالت مین تھے کہ دو ہندو ایک پتھر کے پیچھے سے نکلے اور قصد لڑنے کا انھون نے ہم سے کیا ایک کے ہاتھہ مین لکڑی تھی اور دوسرے کے بغل مین ڈھیلے کوٹنے کی موگری جوان کو کہا مین نے کہ کیا کھڑا ہے **بیت**

جو کچھہ کہ تجھین ہے سو کر گذر زمردی و زور	کہ اپنے پاؤن سے آیا ہے عدو سوے گور

اتنے مین کیا دیکھتا ہون کہ جوان کانپنے لگا اور تیر و کمان ہاتھہ سے گر پڑے **بیت**

یہہ نہین لازم کرے جو موشکافی تیر سے	لڑنے والونکے بھی وہ زحملہ دہ قایم رہے

آخر کو اسباب ہتھیار کپڑے حوالے کر دئے اور اپنی جانین بچا کر گئے **نظم**

جو ہووے کام ترا کار آزمودہ کو بھیج	کہ کیو شیر قوی پنجہ کو وہ زیر کمند

جوان کیسا ہی شہ زور فیل پیکر ہو — یہ توڑے خوف سے جنگ عدو میں جو دبنڈ
لڑا ہی جو وہ لڑائی کو جانے ہی ایسا — کہ جیسے مسئلہ شرع کوئی دانشمند

اٹھارہوین حکایت

ایک بڑے آدمی کے بیٹے کو دیکھا مین نے کہ اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا ہی اور ایک فقیرزادے سے بحث کر رہا ہی کہ میرے باپ کی گور کا صندوق سنگین اور لوح کندہ رنگین اور فرش اُسکا سنگ مرمر کا اینٹین اُسمین فیروزے کی ہین او رقبر تیرے باپ کی کیا ہی یہی کہ دو اینٹیں رکھکر ایک مٹھی بھر خاک اوپر ڈالدی ہی درویش کے بیٹے نے سنکر کہا چپ کہ ہنوز باپ تیرا نیچے سنگ گران کے ہلا بھی نہوگا کہ باپ میرا بہشت مین پہنچا

بیت

جس گدھے پر بوجھ کم لادین انام — ہو وے آسودہ بہت وقت خرام

نظم

بوجھ فاقے کے ستم کا جو اٹھاوےگا فقیر — مرگ کے وقت سبکسار بہت ہوگا وہ
نعمت و راحت و آرام مین جو کوئی جیا — شک نہین اُسکو ہی دشوار بہت مرنا ہو
ہو وے جس حالمین چھوٹا ہو قیدی جگمین — بہتر اس عمدہ سے ہیگا کہیں ہو قیدی جو

انیسوین حکایت

ایک بزرگ سے معنی اس حدیث کے پوچھے مین نے کہ ترجمۂ لفظی اسکا یہ ہی دشمن ترِ دشمنونکا تیرا نفس ہی پہلو میں تیرے فرمایا اُسنے باعث اسکا یہ ہی کہ جس دشمن پر احسان تو کریگا تیرا دوست ہو جاویگا مگر نفس کہ جسقدر اُسسے مدارا اور رعایت زیادہ کریگا اتنی ہی اُسکی مخالفت زیادہ کریگا

قطعہ

فرشتہ خو کرے ہی آدمی کو کم کھانا — جو کھاوے مثل بہایم گرے بسان جماد

مراد جسکی تو بر لائے ہو تیرا وہ مطیع	سوائے نفس کہ حاکم ہو بلے گردہ مراد

بیسوین حکایت

ایک شخص کو درویشونکی صورت کے موافق اور انکی سیرت کے مخالف کسی مجلس مین دیکھا مین نے کہ بدیان کر رہا ہی اور دفتر شکایت کے کھولکر ہجو تونگرونکی شروع کی ہے اور سخن کو یہان تلک پہنچایا ہے کہ فقیرونکا دست قدرت بند تھا اور تونگرونکا پای ارادت تو تا

بیت

اہل کرم کے ہاتھہ مین دام و درم نہین	دولت ہے جنکے پاس انھونمین کرم نہین

مین کہ پالا ہوا بزرگونکی نعمت کا ہون یہہ بات مجھے پسند نہ آئی کہا مین نے ای یارے تونگر آدمی حاصل ہین مسکینونکے اور ذخیرے ہین گوشہ نشینونکے مقصد ہین زایرونکے اور پناہ ہین مسافرونکے بردار راحت مردمان اٹھاتے ہین بارگران کھانے مین ہاتھہ اسوقت ڈالین کہ متعلق اور زیردست کھاوین اور انکے جود و کرم کا فضلہ فقیرون پیرون اقربا اور ہمسایونکو پہنچا ہے

نظم

تونگرونکو ہے نیت وقف و نذر و مہمانی	زکواۃ فطر کی ہر سال و ہدی و قربانی
اور انکا کام ہے آزاد کرنا بندونکا	جو انپہ طعن کرے اسکی ہے یہ نادانی
تو اے انکے رتبہ دولت کتین کہان پہنچا	انہو سے ہوتی ہے جگمین سدا زرافشانی
تیری ہے پونجی دو رکعت سو تیری خاطر کو	انہو کے وقت بھی لاحق ہے سو پریشانی

قدرت جود کی اور قوت سجود کی دولتمندونکو بہتر میسر ہوتی ہے کہ مال پاکیزہ و جامہ پاک و دل فارغ و پاس آبرو رکھتے ہین اور قوت طاعت کی لقمۂ لطیف مین ہے اور صحت عبادت کی لباس طاہر مین ظاہر ہے کہ معدۂ خالی مین کیا قوت ہو اور دست تہی

ہین کیا سخاوت یا شکستہ سے سیر کیا ہو سکے اور بھوکے کے ہاتھ سے کیا خیر **قطعہ**

انکو سوے دی ایم پراگندہ جو اسرا	جس لشکر کی وجہ قوت صلح کی ظاہر ہو
گر سون مین آذوقہ کرتی ہی الحقا اس لئے	تا کہ جا رو نمین فراغت قوت سے ہو سکو

فراغت فاقے سے نہین ملتی اور جمعیت پریشانی کے ساتھ جمع نہین ہوتی کسی نے تکبیر احرام نماز عشا کی کہی ہی کوئی منتظر طعام شب کا ہی غرض ہرگز یہہ اسکے مشابہ نہین **رباعی**

جتنے ہین صاحبان رزق سدا	دل سے مشغول ہین بذکر خدا
روزی جنکی ہی جگہین ڈانوا ڈول	بھٹکے ہی دل ادھر ادھر انکا

عبادت انکی مقام قبول سے نزدیکتر ہی کہ خاطر جمع اور حضور قلب رکھتے ہین نہ پریشان خاطر کہ اسباب معیشت کے درست کرلے اور اوراد وظایف مین مشغول ہون پناہ مانگتا ہون بخدا ایسے فقر سے کہ جو بدحال کرتا ہی اور ایسے ہمسایگی سے کہ جسنے دوست نہین حدیث مین بھی آیا ہی کہ فقر و سیاہی دونون جہان کی ہی درویش بے معرفت کو آرام نہو جبتک کہ اسکے فقر کا انجام نہو یہہ سنکر کہا اسنے کہ نہین سنا ہی تونے کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ فقر فخری میرا تب بولا مین چپ کہ مراد سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فقر سے مردمیدان رضا کے ہین اور راضی بہ تیر قضا کے نہ ایسے کہ خرقہ صلحا کا پہنین بر فقر کے لقمہ روزینہ کو بیچین **رباعی**

ای طبل سے تیری گو آواز اونچی ہی صدا	خالی ہی یہ الک لخت باطن تیرا
ہمسے بھی تو کہہ کوچ وقت ای غافل	بن توشے کے تدبیر کریگا تو کیا **رباعی**

لسے نہ لپیٹ مت تو ہاتھہ اپنے پر — حق مین نہین یہہ امر تیرے کچھہ بہتر
ہی ہمت و مردی جو تجھے ایک ذرا — منہہ پھیر خلائق سے طمع کچھہ مت کر

اور نہین ہو سکتا بغیر نعمت کے ننگے کا پہننا یا بدون وسعت قیدیونکی رہائی مین سعی ہونا
ہمجنس ہاے اہل دولت کو کب پہنچین اور ہاتھہ لینے والے کا دینے والے کے ہاتھہ سے مشابہہ کب ہووے
خدا تعالی نے محکم قرآن مین یعنی وہ آیہ کہ جسکے معنے صریح ہین اور احتمال دوسرا نہین رکھتے نعمت
اہل بہشت سے خبر دیتا ہی معانی اسکے یہہ ہین یہہ وہ ہین کہ انکے واسطے ہی روزی معین تا جانے تو کہ
جو کوئی مشغول خرچ در زمرہ ہی دولت پارسائی سے محروم ہی اور ملک قناعت کا تابع
رزق معلوم ہی

بیت

خواب مین پیاسون کتین آوے نظر — آب کا چشمہ یہہ عالم سر بسر

جہان کہین کسی سختی کھینچے ہوئے کو اور تباہی کے مارے کو دیکھیگا تو کہ وہ آپکو بسبب غلبہ
حرص کے خوفناک کامونمین مشغول کرتا ہی اور اسکے جتنے متعلقات اور لازم ہین انسے پرہیز
نہین کرتا اور عذاب آخرت سے نہین ڈرتا حلال و حرام کو نہین پہچانتا **قطعہ**

ڈھیلا کہین سے کتے کے سر پر جو آپڑے — اچھلے وہ اس خوشی سے کہ یہہ استخوان ہی
دو آدمی جو کاندھے پہ رکھہ لیوین نعش کو — مالک کتین گمان یہہ ہووے کہ خوان ہی

لیکن صاحب دولت چشم عنایت الہی سے بسبب حلال کے حرام سے محفوظ ہی یہہ سمجھہ کہ مین تقریر
اس سخن کی نہین کرتا اور دلیل نہین لاتا تجھی سے انصاف کی توقع رکھتا ہون کہ ہرگز نہ دیکھا
ہوگا تونے ہاتھہ کسی دغاباز کا شانون سے بندھا اور کسی بینوا کو قیدخانہ مین

پھنسا یا پردہ عصمت کسی ... کا پھٹا یا کسی کا ہاتھ پہنچے سے کٹا مگر یہ بسبب درویشی اور مفلسی کے کہ شیر مرد ضرورت اور محتاجی سے نکلے برا گھر و زمین کو بنھل اور رسید ھین دیتے مین اور رکھنے چھڈا کر پاؤن بندھوائے ہین ہو سکتا ہے درویش نفس امارہ ور غلانے اگر عورت سے بچنے کی طاقت اپنے مین نپاوے تو گناہ مین مبتلا ہووے کہ بطن اور فرج توام ہین یعنے ایک پیٹ کے دو فرزند جب تلگ ایک جا ہے دوسرا برپا ہے سنا ہے مین نے کہ ایک فقیر کو غلام کی علت کے سبب پکڑا باوجود اسکے کہ شرمساری کھینچی لسنے پر سنگساری کی سزا پائی تب بولا ای مسلمانو زر نہین رکھتا کہ جورو کرون اور طاقت نہین رکھتا کہ صبر کرون ناچار ہون کیا کرون اور عضای تناسل کا تنا اسلام مین درست نہین غرض سارے اسباب تسکین اور جمعیت باطنی کے جو اہل دولت رکھتے ہین انمین سے ایک یہہ ہے کہ ہر ایک رات ایک محبوبہ خوب سے ہم آغوش رہتے ہین اور ہر روز جوانی کو تازہ کرتے ہین کیسے محبوبہ کہ صبح روشن کے سینے پر اسکے گورے رنگ سے داغ پڑگیا ہے اور اسکی قامت سے سرو شرمندہ ہو کر بیچ خیابان خاک مین گرگیا ہے

بیت

پنجے کتین عزیزوں کے خون مین ڈبو دیا	عنابی اپنی انگلیونکی پوریون کیا

ممکن نہین ہے کہ ہوئے ایسی حسین کے گرد کامون کے پھرین یا ادھر ادھر کا دھیان اپنے دلبر دھرین

بیت

تاراج و محو جور کا جو دل کہ ہے ہوا	کرتا ہے کب بتون پہ وہ یغما کے التفات

جس شخص کے ہون روبرو خرما تر خواہش کے وقت بہتر نہ مار کھولکر خوشہ انگور سے

اغلب ہی کہ مفلس اپنے دامن عصمت و طہارت کو نجاست گناہ سے بھر دیوے اور ننگ
بھوکھے کتے کی روتی جسکی ملے اسے لیجاوے **بیت**

کب پوچھتا ہی گوشت جو کتے کو ملگیا	دجال کا یہہ خر ہی کہ صالح کا ہی شتر

کیسی کیسی پردہ نشین بہ سبب درویشی فساد مین پری ہین اور آبروے گرامی اپنی انھون نے
بدنامی کی باد سے برباد دی ہی **بیت**

جب ہووے بھوکھ قوت پرہیز کب رہے	افلاس باگ کھینچ لے تقوے کے ہاتھ سے

جسوقت کہ مین نے یہہ سخن کہا درویش کے ہاتھ سے باگ طاقت کی چھوت گئی تیغ زبان
کی اسنے کھینچ لی اور گھوڑا فصاحت کا بیحیائی کے میدان مین کدا کر مجھپر دوڑایا اور کہا اتنا
مبالغہ انکی تعریف مین کیا تونے اور پریشان باتین کہین کہ وہم تصور کرتا ہی کہ یہہ وہ فاقے
کے زہر کو تریاق ہی اور روزی کے خزانے کی کنجی لیکن فی الحقیقت یہہ مجمع تکبر اور غرور کا مشغول
مال و نعمت دے مبتلاے جاہ و دولت ہی بات نہین کہتے یہہ مگر بہ جہالت اور دیکھتے نہین الا بکراہت
عالمونکو گدا جانتے ہین اور فقیرونکو بے سروپا غرور مال کے سبب اور بہ عزت و جاہ کے باعث
برتر سب سے بیٹھتے ہین اور اپنے تئین بہتر سب سے جانتے ہین یہہ خیال نہین رکھتے کہ کسی سے
سازش کرین بیخبر ہین حکیمون کے قول سے کہ کہہ گئے ہیں جو کوئی عبادت مین اورون سے
کمتر ہی اور دولت مین زیادہ بصورت امیر ہی اور بمعنی فقیر **بیت**

زر سے جو بے ہنر کو حکیمون پہ فخر ہو	گو گاو عنبری ہی پہ تو جان کون خر

کہا مین نے کہ مذمت انکی مت کر کہ اہل کرم ہین بولا وہ غلط کہتا ہی بندۂ درم کیا فایدہ

اگر ابر بہار مین کہ کسی پر نہین برستے مانا کہ آفتاب ہین پر کسیکو منور نہین کرتے
گو وسعت و قدرت کے مرکب پر سوار ہین لیکن اُسے نہین دوڑاتے اور ایک قدم بھی واسطے
خدا کے راہ حق مین نہین رکھتے بے منت و اذیت ایک درم نہین دیتے مال کو محنت و مشقت سے
جمع کرتے ہین اور حسرت کے باعث دھر رکھتے ہین آخر کار چھوڑ جاتے ہین حکیمون نے کہا ہے
مال بخیل کا خاک سے اُسوقت نکلتا ہے کہ وہ خاک مین جاتا ہے × **بیت**

کوئی حصول کرے جد جہد سے دولت	ایک اور آنکے لیجاے اسکو بے زحمت

مین نے کہا دولتمندون کے بخل سے آگاہ نہین ہوا تو مگر بسبب گدائی کے ورنہ جو کوئی کہ جمع
نہین رکھتا سخی اور بخیل کو یکسان ہے جانتا کسوٹی جانتی ہے کہ سونا کیسا ہے اور محتاج جانتا ہے
کہ بخیل کون ہے بولا وہ کہ اس بات کو تجربے سے کہتا ہون چوبدار دروازے پر رکھتے ہین و مردم
درشت خو اور خشک جو متعین کرتے ہین کہ عزیزون کو آنے ندین اور صاحب تمیزون کو روکین اور
کہین کہ گھر مین کوئی نہین **بیت**

گر نہووے صاحب تدبیر و عاقل ہوشیار	کوئی گھر مین ہے نہین کہتا ہے سچ یہہ پردہ دار

کہا مین کہ باعث اس حرکت کا یہہ ہے کہ اہل توقع کے ہاتھ سے اور محتاجون کی عرضیون سے
تنگ آئے ہین اگر جنگل کی ریت در ہو تو بھی عقل کے نزدیک محال ہے کہ آنکھ گدائی پر ہو **بیت**

نعمتون سے طالب دنیا کی آنکھ	پر نہووے جیسے شبنم سے کنوا

حاتم طائی صحرا نشین تھا اگر شہر مین ہوتا تو گداؤن کے ہاتھون سے عاجز و بیچارہ ہو جاتا
اور اسکے بدن کا جامہ پارہ پارہ پھر بولا وہ کہ رحم کرتا ہون مین انکے حال پر کہا مین نے غلط

حسرت و حسد ہی تجکو انکے مال پر غرض ہم اس جواب و سوال کے الجھڑے مین پھنسے ہوئے تھے جب وہ سخن کا پیادہ چلاتا مین اسے بند کردیتا جسگھڑی وہ دلیلونکی شہ دیتی مین بادشاہ کلام کو دیتا مین فرزین حجت سے بچالیتا یہانتک کہ کیسہ ہمت کا اسنے ہارا اور حجت کے تیرونکا ترکش ڈالدیا

قطعہ

دھال کو مت پھینک تو از جملہ مرد فصیح	کچھہ نہین ہی پاس اسکے جز دروغ و ادعا
سیکھہ دین معرفت ای پارسا عجمی کو	درہ ہی رکھتا ہی جسے قلعہ خالی ہی پڑا

آخر کار دلیل اسکے پاس نہ رہی تب ذلیل اسے کیا پھر اسنے ہاتھہ ظلم کا پھیلا دیا اور بیہودہ بیہودہ بکنا شروع کیا جاہلون کا طریقہ یہی ہی کہ جب دلیل سے عاجز ہوتے ہین لڑنے لگتے ہین جیسے آذر بت تراش جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حجت مین برنہ آیا لڑنے کو اٹھہ کھڑا ہوا اور چند کلمے ناشایستہ کہے کہ قرآن اُن سے ناطق ہی اور حاصل اُنکا یہہ ہی اگر تو باز نہ آویگا دشمنی سے میرے خداؤنکی یا مذمت سے اُنکی مین تجھے گالیان دونگا یا سنگسار کرونگا غرض جب گالیان اُسنے دین مین نے بھی دین آخر اسنے میرا گریبان پکڑ کر سے اڑایا اور مین نے اسکی ٹھوڈی کو پاش پاش کیا

قطعہ

پکڑے ہوئے مین گردن اسکی ہاتھہ مین اسکے جیب مرا	خلق تلو پیچھے ہمارے لوگ ہزارون خندہ زنان
گفت و شنید سے ہم دونونکی ہو متعجب آخر کو	دابنے لگا انگلی ہے دانتونمین ہر پیر و جوان

نذان اسکے فیصلے کے واسطے قاضی کے پاس گئے اور اسکے حکم کی اطاعت قبول کی کہ وہ حاکم مسلمانون کا ہی جو مصلحت کہ دیکھے اور درمیان درویشون اور تونگرون کے فرق کرنیکو جسطرح سے کہ فرماوے وہی حق ہی جب اسنے ہماری صورت دیکھی اور کلام ہمارا سنا فکر کے گریبان

مین سر کو ڈالا اور بہت تامل کے بعد اٹھا کر یہہ فرمایا ای شخص کہ تونگرونکی تو نے ثنا کی اور مذمت درویشونکی وارکہی جہان تو جہان گل ہی وہان خار ہی نہ گنج بین مار ہی نہ شراب بیخمار جس جگہہ گوہر علی ہی وہین گہریال آدمیونکا کہانے والا ہی گر زندگی اجل کی دنیا کے عیش کی لذت کے پیچھے ہی اور دیو صعوبت بہشت کی نعمت کے آگے

ف

کیا کرے جو عدو گر نہ سہے طالب دوست	گنج و مار و گل و خار و غم و شادی ہین بہم

نہین دیکھتا ہی تو کہ باغمین ادھر بید مشک ہی ادھر چوب خشک ایسے ہی تونگرون مین شاکر ہین اور کافر درویشون بہی جلتے ہین اسیطرح حریص ہین اور صابر

بیت

ہووے جو دنیامین ہر ایک قطرہ اولیکا گہر	گو ترسے کی طرح سب بانے ارجا ولے بہم

مقربان الہی امیر فقیر سیرت اور فقیر امیر ہمت ہین بڑا دولتمند وہی ہی کہ غم فقیرونکا دکہاوے اور فقیرونمین بہتر وہ ہی کہ طالع مندون کی دراز دستی نہ چاہے جو شخص کہ توکل کرے خدا پر تو اسکو وہی بس ہی بعد اسکے فقیر کو غصے سے کہنے لگا ای کہ کہا تو نے کہ تونگر بیکار مشغول ہین اور لہو و لعب مین مصروف البتہ کتنے شخص اونمین سے کم ہمت اور منکر نعمت ہین لیتے ہین اور رکہتے ہین کہاتے ہین اور کسیکو نہین دیتے بالفرض اگر مینہہ نہ برسے یا جہان مین طوفان اٹھے پر اپنی حشمت کے اعتماد سے فقیر کی محنت کی طرف دہیان نہین کرتے اور خدا سے نہین ڈرتے اور کہتے ہین

بیت

پروا نہین جو مفلسی سے کوئی جلے مر	زردار ہون نہ بط کو ہی طوفان کا کیا خطر بیت
ناقون پہ جو کہ عورتین ہودمین بیر بوا	کب ملتفت ہون اسپہ جو ہی ریت مین ہبا بیت

کمینے اپنی کملی کھینچ کر جو لے گئے باہر | تو کہتے ہیں کہ غم کسکو ہی کو سب خلق جاوے مر

انکے اوصاف یہی ہیں کہ میں نے بیان کئے اور بعضے انمیں سے ایسے ہیں کہ دستر خوان نعمت کا انہون نے آگے محتاجون کے بچھایا ہی اور اپنے کرم کا اشتہار ملک بملک پھیلایا ہی کشادہ پیشانی فقیرون سے متواضع ہوتے ہیں اور محتاجون کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہتے ہیں طالب نام و مغفرت میں اور صاحب دنیا و آخرت چنانچہ بندگان حضرت بادشاہ دائم بحفظ اللہ دشمنون پر منصور و مظفر مالک کہتر و مہتر حامی اطراف صاحب انصاف وارث ملک سلیمان عادل شاہان زمان مظفر الدین ابو بکر سعد ہمیشہ رکھے اللہ تعالیٰ ایام دولت اسکے اور بلند کرے نشان نصرت اسکے

رباعی

کوئی پدر نہ کرے یہہ کسی پسر پہ کرم | کیا جو تو نے یہی دنیا میں پر بنی آدم
جو چاہا حق نے کہ بخشش کرے خلایق پر | تو اپنے لطف سے تجھکو کیا ہے رحمت عالم

قاضی نے جب سخن کو یہانتک پہنچا دیا اور ہماری حد قیاس سے مبالغے کے اسپ کو پرے لیگیا تب موافق حکم قضا کے راضی ہوئے حالات ماضی سے درگذرے اور معذرت کی باتیں باہم کرکے راہ مدارا کو اختیار کیا ہر ایک نے سر دوسرے کے پاؤن پر رکھدیا اور سر و رو ایک کا ایک نے چوما غرض خاتمہ سخن کا اس قطعے پر ہوا

قطعہ

فقیر اب باز آ اس گردش دنیا کے شکوہ سے | برا کم بخت ہو تو جو اس حالتمین مر جانا
جو تیرے دست و دل مین کامرانی ہی صفا دولت | کھلا اور کھا کہ تیرے ہاتھ آوے بہرہ دنیا

آٹھوان باب صحبت اور پند و حکمت کے آداب مین

حکمت

مال عمر کی آسایش کے واسطے ہی نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے ایک عقلمند سے پوچھا کہ نیک بخت کون ہی اور بدبخت کون کہا اُسنے نیک بخت وہ ہی کہ جسنے کمایا اور کھلایا اور بدبخت وہ ہی کہ جو مر گیا اور چھوڑ گیا

بیت

نہ پڑھہ نماز تو اُسپر کہ جسنے کچھہ نہ کیا ۔۔۔ نہ کھایا اور طلب زر میں عمر کو کھویا

نصیحت

موسی علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ احسان کر تو بھی محتاجوں پر جیسا کہ تجھہ پر احسان کیا ہی اللہ نے کچھہ دھیان نہ کیا اُسنے اور کان اُسپر رکھا آخر سنا تونے کہ کیا دیکھا

قطعہ

دام و درم کو دور رکھا جسنے خیر سے ۔۔۔ کچھہ فایدہ نہ پائیگا وہ داغ غم سوا
گر چاہتا ہی نعمت دنیا سے انتفاع ۔۔۔ ہی خلق کو تو جیسے خدا نے تجھے دیا

غرض یہہ ہی کہ بخشش کر اور منت کسی پر مت دھر کہ اسکا فایدہ تجھے سے پہنچے

قطعہ

درخت کرم نے جہاں پکڑی جڑ ۔۔۔ گئی اُسکی ہر شاخ افلاک پر
جو یہہ چاہتا ہی کہ پھل اُسکے کھائے ۔۔۔ تو منت کا آرہ نہ تو اُسپہ دھر

قطعہ

کر شکر حق کہ دی تجھے توفیق خیر کی ۔۔۔ انعام و فضل سے نہ معطل کبھو رکھا
خدمت کا بادشاہ پہ احسان تو نہ رکھہ ۔۔۔ احسان اُسکا مان جو خادم تجھے کیا

حکمت دو شخص ناحق محنت کھینچی اور کوشش بے فایدہ کی ایک وہ کہ جسنے مال جمع کیا اور نہ کھایا دوسرا وہ کہ جسنے علم سیکھا اور عمل نہ کیا

مثنوی

گو کہ پڑھہ جاسے تو علوم جہان ۔۔۔ نہ کرے گر عمل تو ہی نادان
نہ محقق ہوے نہ فقیہ اگر ۔۔۔ تو کتابوں سے ہی لدا جوں خر

اُسکے بے مغز کو کہان یہہ خبر — ہین لدی الکریان کہ مین دفتر

حکمت علم برائے ترقی نعمت عقبی ہے نہ بجہت حصول دنیا **بیت**

جہانکے بیچ جس عالم نے اپنے علم کو بیچا — گیا خرمن اکٹھا پر اُسنے اُسکے لخت ہی پھونکا

حکمت عالم بے تقوی مشعل رکھتا ہے پر ہے اندھا **بیت**

بے فایدہ عمر کو گنوایا — کچھہ مول لیا نہ زر گنوایا

حکمت ملک عقلمندون سے خوبی پکڑتا ہے اور دین اسلام پرہیزگارون سے کمال عقلمند بادشاہون کے قرب کے محتاج جتنے ہین وہ اُس سے زیادہ تر محتاج ہین انکی نصیحت کے **قطعہ**

دھیان سے سن اسکو تو ای بادشاہ — پند کوئی دھر مین اس سا نہین

کام نہ دینا بجز اہل خرد — گو کہ جو عاقل ہے وہ لیتا نہین

حکمت تین چیزین بغیر تین چیزون کے پایدار نہین ہوتین مال بے تجارت علم بے بحث ملک بے سیاست **حکمت** رحم بدون کے اوپر کرنا ستم ہے نیکون پر اور ظالمونکا عفو کرنا جور ہے مظلومون پر **بیت**

نوازیگا اگر بد ذات کو ای صاحب دولت — نظر نعمت پہ تیری وہ کریگا ہی اسیکا شکر

حکمت بادشاہونکی دوستی پر اعتماد نکیجے اور لڑکونکی خوش آوازیکا اعتبار کہ وہ یک خیال کے باعث تبدیل پاجاتی ہے اور یہہ سبب جوانیکے تغیر **بیت**

ہزار دوست ہون جسکے مت اسپہ شیدا ہو — نہین تو دلپہ گوارا کر اسکی فرقت کو

حکمت اپنے بھید کو ہر ایک دوست سے مت کہہ تجھے کیا معلوم ہے اچھا نا کسی وقت

دشمن ہو جا اور دشمن سے جو برائی کہ تو کر سکتا ہے مت کر اتفاقا کسی وقت وہی دوست ہو جاوے وہ بھید جسکو چاہتا ہے کہ چھپا رہے کسی معتمد سے مت کہہ کہ راز دار اپنے راز کا کوئی تجھ سے بہتر نہ ہوگا

قطعہ

چپ ہی بھلی کہ راز کو اپنے کسی سے کہہ	کہنا یہہ تو کسی سے نکہیو کبھو
ای مرد سوچ دلمیں سر چشمہ بند کر	پانی بھرا تو بندھ نہ سکیگی پھر آبجو

مثنوی

خلوت میں بات کر یہہ ترے حق میں ہے بھلا	پچتایگا کہیگا جو ہر انجمن میں جا
وہ سخن مت کہہ تو خلوت میں نہاں	کہہ سکے جسکو نہ مجلس کے میان

حکمت دشمن ضعیف کہ اطاعت کرے اور دوستی جتاوے مقصود اسکا کچھہ اور نہیں مگر یہہ کہ دشمن قوی ہووے ای عزیز ہرگاہ دوستوں کی دوستی کا بھروسا نہیں تو چاپلوسی پر دشمن کی کیا اعتبار ہے **پند** جو کوئی دشمن کو ہلک کو حقیر اور ناچیز سمجھے مانند اُس شخص کی ہے کہ تھوڑی سی آگ کو نہ بجھاوے اور یوں ہی چھوڑ دے

قطعہ

گر قتل کر سکے ہے تو کر جلد آج ہی	آتش ہوئی بلند تو پھونکیگی یک جہان
جو تیر کی ہو چوٹ یہہ دشمن اُسے نہ چھوڑ	فرصت اتنی دے کہ چڑھا لیوے وہ کمان

پند لازم ہے دشمنوں کے بیچ اسطرح بات کہے تو کہ اگر وے آپسمیں دوست ہو جاویں تو شرمندہ نہو

ابیات

دو دلوں میں ہے لڑائی شعلہ سان	مثل ہیزم کش ہے لُتر ادر میان
ایکدن آپسمیں وہ پھر جائینگے مل	آپ ہی وہ ہوگا پشیمان و خجل

قطعه
غضب کی آگ کتیں دو دلوں میں بھڑکا　　جلانا اپنے تئیں ہی شعور سے باہر
دوستوں کے سات بات آہستہ کہہ　　کان دشمن کا مبادا ہووا ادھر
کہہ نہ بیباگانہ کچھہ دیوار سے　　شاید اسکے پیچھے ہو کوئی بشر

پند جو کوئی اپنے دوستونکے دشمنوں سے دوستی کرے دوستونکی ایذا کا دھیان رکھتا ہے بیت

ای عقل مند دوستی سے اسکے ہاتھہ دھو　　جو دوست تیرا دشمنوں سے ہم پیالہ ہو

پند جو کسی کام کے انجام میں تجھے تردد ہو تو وہ طرف اختیار کر کہ جدھر سے بے رنج وہ کام نکلے بیت

مت کر سلیم طبع سے تو تلخ گفتگو　　لڑنا نہ اسکے ساتھہ جو کوئی ہو صلح جو

حکمت جب تلک زر سے کام نکلے پر جوکھوں جان اٹھانی لایق نہیں بیت

تھک چکیں جب سب حیلوں سے ہاتھہ　　پھر نکر تلوار بن کچھہ اور بات

حکمت دشمن کے عجز کرنے پر رحم مت کر کہ اگر قادر ہوگا تو چھوڑ نہ کریگا تجھہ پر بیت

شیخی نہ کرنا زور کی دشمن جو دیکھے ناتواں　　ہر بیر میں مرد ہی ہر مغز ہی ہر استخواں

حکمت جو کوئی کسی بدگو کتیں قتل کرے تو خلق کو اسکی بلا سے نجات دے اور اسکو عذاب سے جدا قطعه

نہایت خوب ہی کرنا ترحم خلق پر لیکن　　لگا مت زخم پر موذی کے تو زنہار مرہم کو
کیا ہی رحم جسنے سانپ پر ہرگز نہیں سمجھا　　کہ ہی یہہ رنج پہنچانا ہر یک فرزند آدم کو

حکمت نصیحت دشمن کی ماننی خطا ہی لیکن سننا روا ہی برعکس اسکے عمل میں لانا ہے تو کہ عین صواب ہی قطعه

حذر کر اس سے جو کہتا ہی دشمن　　کہ وہ خالی نہو ویگا ضرر سے
جو سیدھی تیرے تئیں دکھلائے وہ راہ　　تو دست چپ کو چل اور پھر ادھر سے

حکمت غضب حد سے زیادہ موجب وحشت کا ہوتا ہے اور لطف بیوقت ہیبت کھوتا ہے نہ اتنی درشتی کر کہ لوگ تجھ سے تنگ ہو وین نہ اسقدر نرمی کر تجھ پر دلیر **مثنوی**

درشتی و نرمی ہین دونون ضرور	بخوبی ہو نا انتظام امور
وہ جراح کس کام کا ہے اگر	نہ رکھے بہم مرہم و نیشتر
درشتی بہت عاقلون سے نہو	نہ سستی جو دیوے گھٹا قدر کو
فقط اپنی ہی تو فزونی نچاہ	زبونی سے بھی حال مت کر تباہ
کہا ایک چرواہے نے باپ سے	کہ یک پند پیرانہ سکھلا مجھے
وہ بولا کہ نیکی سے مت باز آ	نہ مغلوب رکھ بھیڑیے کو سدا

حکمت دو شخص دشمن ملک اور دین کے ہین بادشاہ بے حلم اور زاہد بے علم **بیت**

وہ کسی ملک کا ہووے نہ کبھو فرمان دہ	جو خدا کا نہین ہے بندۂ فرمانبردار

حکمت بادشاہ کو چاہئے یہانتک غصہ نکرے کہ دوستونکو اعتماد نرہے آتش غضب کی پہلے صاحب غضب کو لگتی ہے بعد اسکے شعلہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے **مثنوی**

سزاوار کب ہے کہ آدم کا پور	رکھے اسقدر کبر و طیش و غرور
جو ہے یہ تجھے تندی و سرکشی	تو خاکی نہین بلکہ ہے آتشی **قطعہ**
یک متقی کے پاس گیا میں بلقا نمین	وریون کہا برا خدا جب سے نکال
فرمایا اسنے ہو متحمل برنگ خاک	یا تو نے جسقدر ہے پڑھا آپ خاک ڈال

پند بدخو ہاتھ مین ایسے دشمن کے گرفتار ہے کہ جہان جاے اسکے عذاب کے پنجے سے چھٹکارا نہین پاتا **بیت**

بلا کے ہاتھ سے گو جاے چرخ پر بد خو	پھنسا بلا مین رہیگا وہ اپنی خو کے سبب

حکمت جو دیکھے تو کہ دشمن کی سپاہ مین پھوٹ پڑی ہی تو خاطر جمع رکھہ اور جو ایکا دیکھے تو اپنی پریشانی کا اندیشہ کر

قطعہ

جو دیکھے دشمنون مین لڑائی ہی شوق سے	جلسے مین بیٹھہ دوستو نکے اور انند کر
جس وقت پا سب کتین یک زبان تو	جلدی چڑھا کمان کو رکھہ سنگ قلعہ پر

حکمت دشمن کا جب کوئی حیلہ بن نہین پڑتا تب دوستی شروع کرتا ہی اور اسمین وہ کام کرتا ہی کہ دشمنی مین نہین کرسکتا سانپ کا سر دشمن کے ہاتھہ خواہ مخواہ کچل کہ دو فایدو نمین سے ایک مقرر ہوگا اگر یہہ غالب آیا تو سانپ مارا تو نے اور جو سانپ نے کاٹا تو دشمن کے ہاتھہ سے چھوٹا

بیت

عدو سے نا توان سے بیخطر مت ہو لڑائی مین	نکالے شیر کا بھیجا جو جینے سے اٹھا وے دل

حکمت وہ خبر کہ رنج پہنچاوے دوسرے کو کہنے دے تو چپکا ہو رہ **بیت**

بلبل بہار کی تو شتابی سے دے خبر	ذکر خزان کو چھوڑ دے یک لخت بوم پر

حکمت بادشاہ کو کسی خیانت پر واقف مت کر جبتلک کہ اسکے قول کا اعتماد نہو نہین تو اپنی ہلاکت کی سعی کرتا ہی تو

بیت

فایدہ جب آئے تیرے تئین نظر	بات کہنے کا تو اس دم قصد کر

حکمت جو کوئی کسی خود پسند کو نصیحت کرتا ہی وہ آپ نصیحت کرنے والے کا محتاج ہی حکمت فریب دشمن کا مت کھا اور غرور مدح کرنے والے سے مول مت لے کہ وہ مکر کا

جاہل ہی اور یہہ لالچی احمق کو تعریف خوش کرکے بھلا دیتی جیسے حیوان کے لاشیکو بچنے کے پوست مین بھو نکنا بھلا دیتا ہی **قطعہ**

نہ سنیو مدح سخن گو کی زینہار کبھو | کہ تیری ذات سے پاتا ہی نفع وہ اوچھا
مراد اسکی نہ دیگا جو ایکدن تیرے | وہ عیب اُسکے سے دو صد چند ہو یکھانیکا

حکمت متکلم کا عیب جبتلک کوئی نہ پکڑے کلام اسکا معیوب ہے **بیت**

بچتا یگا نہ حسن سخن پر غرور کر | اپنے گمان و وہم پہ یاد انکی مدح پر

حکمت یہہ شخص اپنی عقل کو کامل جانتا ہی اور اپنے فرزند کو خوبصورت **نظم**

لڑ رہے تھے اس مذہبسے یک مسلمان و جہود | انکی حالت پر ہنسی نے دفعتا مجکو لیا
کہہ رہا تھا طیش سے وہ مارنا مجکو یہود | گر نہو وے یہہ قبالا راست ای خدا
اور یہودی یون کہے تھا ہی قسم تورت کی | ہون مسلمان تجھسا گر نہ ہو تجھہ کہتا ہوا
گرچہ سب روے زمین سے عقل ہو معدوم لیکن | اپنے تئین نادان جانے کوئی یہہ امکان کیا

حکمت دس آدمی ایک دسترخوان پر کھائین اور دو کتے ایک مردار کو کھاتے ہوئے لڑ پڑین حریص اگر جہان کی نعمت کھاتا ہو تو بھی بھوکھا ہی اور قانع ایک روٹی سے بھی سیر ہوتا ہی **شعر**

روکھی یک روتی سے بھر جاتا ابھی وہ تنگ | دیدہ تنگ نہ سیر ہو نعم دنیا **مثنوی**
جو دور عمر میرے باپ کا تمام ہوا | مجھے یہہ کرکے وصیت جہان سے گذرا
بلا ہی آتش شہوت حذر کر اس سے لیک | نہ اپنے واسطے دوزخ کو مشتعل تو کر
کہ اسکی آنچ کی ذرہ نہ تاب لاویگا | بس آب صبر چھڑک آج ہی اور اسکو بجھا

حکمت جو کوئی توانائی مین دستگیری نکرے ناتوانی مین بہت سی سختی کھینچے **بیت**

نہایت ہی بد اختر مردم آزار	کہ روز بد نہین اُسکا کوئی یار

حکمت جان ایکدم کی حمایت مین ہی اور دنیا ایک وجود و عدم مین لیس دین کو عوض دنیا کے مت بیچ فی الواقعی یوسف کو جو بیچینگے تو کیا لینگے تنبیہ کرتا ہی اس بات پر قول اللہ تعالی کہ معانی اسکے یہہ ہین آیا نہین پیمان لیا تھا تجھہ سے مین نے ای بنی آدم مت پرستش کرو تم شیطان کو **بیت**

عدو کے کہنے پہ پیمان دوست کا توڑا	تنک اس کو سوچ تو کس سے پھرا تو کس سے ملا

حکمت شیطان مخلصون سے بر نہین آتا اور سلطان مفلسون سے **مثنوی**

مت اُسکو قرض دے جو کوئی بے نماز ہو	گرچہ منہہ اُسکا فاقے کی شدت سے باز ہو
وہ تو خدا کے فرض کو کرتا نہین ادا	پھر قرض کا ترے اُسے کیا فکر ہوئیگا

حکمت جو کچھہ کہ جلد موجود ہووے دیر تک نہ رہے اور حکیمون نے کہا ہی جو دولت جلد آتی شتاب جاتی ہی

قطعہ

یہہ سننے مین آیا ہی کہ مشرق کی زمین مین	چالیس برس مین بنے ہی کاسۂ چینی
یکروز بنا لیتے ہین بغداد مین سو لیک	قیمت کا بھی احوال ذرا دیکھیو اُنکی **حکمت**
مرغ کا بچہ نکل انڈے سے ڈھونڈتا ہی خورش	بچۂ آدم کو کچھہ ہوتی نہین عقل و خبر
وہ کسی شی کو نہ پہنچے دفعتاً کوئی کیو مار	دانش و فضل و ہنر مین جا پہنچے سب سے گذر
شیشہ ہی بے قدر اس باعث کہ ملتا ہر کہین	لعل ہی کمیاب اسّے قدر مین ہی بیشتر

حکمت صبر سے مقصود بر آتے ہین جلدی کرنے والے آپ ہی ٹھوکر کھاتے ہین **قطعہ**

اپنی انکھوں سے ہی دیکھا مین نے صحرا اونکے بیچ دوڑنے سے رہ گیا تھک کر سمند تیز گام	تیز رو سے جلد پہنچا جو کہ آہستہ چلا ساربان اونت اپنا آہستہ چلائے ہی گیا

حکمت نادانکو خاموشی سے کچھ بہتر نہیں اگر یہی بھلا جانتا تو نادان نہوتا **قطعہ**

گر نہین کچھ بھی تجکو فضل و کمال	بند رکھ پھر زبان کو اپنی رر
آدمی کو زبان کرے ہی خراب	جو بے مغز کے تئین سب کی

نظم

گدھے کو کرتا تھا تعلیم ایک احمق بہت	اسی خیال مین ہوتی تھی اُسکی عمر بسر
کہا حکیم نے اُسکو عبث ہے یہ کوشش	کہ دیکھے گا تجھے اِس سو دمین ملامت گر
خموشی اُس سے ذرہ تو تو سیکھ ای نادان	اگرچہ طرز سخن تجھ سے کچھ نہ سیکھا خر

مثنوی

جو تامل سے نہ دیویگا جواب	بول اُٹھے گا وہ کلام ناصواب
عقلمندونکی طرح سے بات کہہ	یا بہایم کی طرح خاموش رہ

حکمت جو کوئی آپ سے دانا تر کے ساتھہ بحثے اسواسطے کہ لوگ آپسے دانا جانین مقرر بیوقوفی اُسکو نادان مین جانینگے **بیت**

جو ہووے گرم سخن کوئی تجہسے فاضلتر	گر اُسے جانے ہی بہتر ہے اعتراض نہ کر

حکمت جو شخص کہ بدونکے ساتھہ بیٹھے گا نیکی نہ دیکھے گا **قطعہ**

اگر فرشتے کو بھی ہووے دیو کی صحبت	تو اُسے سیکھے وہ مکر و خیانت و وحشت
بدون سے غیر بدی اور کچھ نہ سیکھے گا	کہ گرگ کو نہیں آتا ہی پوستین سینا

حکمت آدمیونکے چھپے ہوے عیب ظاہر نکر کہ اُسکو رسوا کریگا اور اپنے تئین بے اعتبار حکمت

جسنے پڑھا اور عمل نکیا اس شخص کی مانند ہے کہ ہل چلایا اور بیج نہ بویا **حکمت** انسان بیدلیسے بندگی نہین ہوسکتی اور پوست بیمغز پوجنے کے لایق نہین ہے کیا لازم ہے کہ جو کوئی مجادلے مین جسیت ہو وہ معاملے مین بھی درست ہو

بیت

چادر و برقع مین خوش قامت لبسا ہو چھپے
کھولکر منہہ کو جو دیکھے تو ہے بڑھیا پھوس سی

مثنوی

اگر اکثر شب مین ہوتین شب قدر
تو ہوتی وہ جہان مین سخت بے قدر

ہر یک پتھر جو ہو لعل بدخشان
تو سنگ و لعل ہو قیمت مین یکسان

حکمت جو کوئی کہ صورت مین خوب ہے لازم نہین کہ سیرت مین بھی نیک ہو اور کام باطن سے ہے ظاہر سے

قطعہ

چلن سے مرد کے معلوم ہووے یکدم مین
کہ اُسکے علم کا رتبہ کہان تلک پہنچا

تدر نہو جیو زنہار اُسکے باطن سے
کہ خبث نفس کا برسون مین بھی نہین کھلتا

حکمت جو کوئی کہ بزرگون سے لڑتا ہے اپنا ہی خون کرتا ہے

قطعہ

تو برا جانتا ہے اپنے تئین
ایک کو دیکھتا ہے دو ڈھیرا [?]

سر ملا کھیلتا ہے مینڈھے سے
ماتھے کو دیکھیو ابھی ٹوٹا

حکمت پنجہ ملانا شیر سے اور گھونسا مارنا شمشیر پر کام دانائونکا نہین

بیت

زور آوری و جنگ نکر تو قوی کے ساتھ
زور آورونکے سامھنے رکھ لے بغل مین ہاتھ

حکمت وہ ضعیف کہ قوی سے دلاوری کرے اپنی ہلاکت مین دشمن کا مددگار ہے

قطعہ

جو کہ ساتھ قوی کے جھگڑا پیدا کرے وہ [?]
دے سکے ساتھ لڑنے والونکا [?]

ناتوان مرد سخت جنگل سے
جہل و نادانی سے کرے بیجا

حکمت جو کوئی کہ نصیحت نہ سنے ارادہ ملامت کے سننے کا رکھتا ہی بیت

جو نصیحت سے سنے نہ تو اے یار ۔ اگر ملامت کرین تو دم مت مار

حکمت بے ہنر ہنرمندونکو دیکھہ نہین سکتے جیسے بازاری کتے شکاری کتے کو دیکھکر دور ہی سے بھونکتے ہین اور پاس نہین آ سکتے حکمت سفلہ جب ہنر مین کسی سے نہین آتا تب ہزارون عیب اُسکو ہی لگاتا بیت

عیب اب تجکو لگاتا ہی حسود نارسا ۔ گفتگو مین سے اگر آ ئے اُسکی گونگی تھی زبان

حکمت اگر پیٹ کا دکھہ نہوتا تو کوئی جانور صیاد کے پھندے مین نہ پھنستا بلکہ صیاد بھی جال نہ بچھاتا بیت

بے بس کرے ہی سبکو شکم ہی بری بلا ۔ بندہ شکم کا طاعت معبود کرے کیا

حکمت حکیم دیر مین کھاتے ہین اور عابد آدھی بھوکھہ اور زاہد سد رمق اور جوان حلق تک بھرتے ہین اور بڈھے اسقدر کہ پسینا آجاے لیکن قلندر اتنے کھاتے ہین کہ معدے مین دم کو بھی سمانے کی جاگہہ نرہے اور دسترخوان پر رزق کسیکو نہ بچے بیت

جو کہ ہو قیدی شکم کا دو شبین سوئے نہ دم ۔ کھا جس شبکو بہت اور گرسنہ جس شبکو ہو

حکمت بدہی عورتون سے مشورت لے اور گناہ ہی مفسدون کے ساتھہ سخاوت بیت

رحم چیتے کے حال پر مت کر ۔ ظلم ہیگا یہہ سخت دنبون پر

پند دشمن سامھنے ہی جس شخص کا اگر وہ نمار کو دشمن ہی اپنا بیت

ہاتھہ مین سنگ سانپ پتھر پر ۔ ہی حماقت کرے تو دیر اگر

ایک گروہ نے برعکس اُسکے بہتر سمجھا ہی اور کہا ہی قیدیون کے قتل مین تامل بہتر ہی اسواسطے کہ اپنا

مین اور چھوڑنے مین اختیار باقی ہے اگر بے تامل مار جاوین شاید کوئی مصلحت فوت ہوجاے اور
تدارک اسطرح کا بن نہ آئے

قطعه

مارنا جان سے زندیکا بہت ہے آسان	مار کر پھیر جلاوے کوئی یہہ کیا امکان
چھوڑنا تیر کا بے صبر و تامل ہے خطا	کہ وہ پھر نیکا نہین جب کہ کمان سے چھوٹا

حکمت جو دانا کہ جاہلون سے کر جھگڑے توقع عزت کی نہ رکھے اور ایک جاہل بات تو تمیز
کسی دانا پر غالب آئے عجب نہین کیونکہ ایک سنگ ہے جو اہر کو توڑتا ہے **بیت**

کیا عجب جو تنگ ہو اسکا نفس	ہووے وبلبل زاغ کی جب ہم قفس **قطعه**
دلمین رنجیدہ و آزردہ نہو اہل ہنر	کھینچے آو باش کے وہ ہاتھ سے گو جور و جفا
سنگ نے توڑا اگر سونیکا پیالہ حاصل	نہ وہ قیمت مین ترھیگا نہ گھٹیگا سونا

حکمت کسی عقلمند کی بات نے اگر کمینونکی گروہ مین صورت نہ پکڑی تعجب مت کر کہ آواز بربط
کی صدا دہل کے غلبے مین نہین آتی اور عنبر کی باس لہسن کی گندگی سے دب جاتی **مثنوی**

اپنی زبان درازی سے نادان گلے کار	دانا کتین گرا کے اکڑتا ہے بار بار
یہہ جانتا نہین کہ سدا طبل کی صدا	لیتی ہے اپنے شور سے آہنگ کو دبا

حکمت جواہر اگر کیچ مین گرے نفیس کا نفیس ہے اور غبار اگر فلک پر بھی پہنچے
خسیس کا خسیس صاحب استعداد اگر تربیت سے محروم ہو محل دریغ ہے اور تربیت نامستعد کی
ضایع ہے رکھہ اگرچہ اصل مین برتر ہے اسلئے کہ آگ جوہر عالی ہے لاکن جو اپنی ذات مین ہنر
نہین رکھتی خاک کے برابر ہے قیمت شکر کی نہ بانس کی سے بلکہ اس سبب سے کہ خود میٹھی ہے **مثنوی**

غنی اور سب ہنر از بس جو کنعان کی طبیعت تھی | ہمزادگی نے کب بڑھایا قدر کو اسکی
ہنر دکھلا جو رکھتا ہے کہ وہ بہتر ہے گوہر سے | گل رنگین ہے کانٹے سے اور ابراہیم آذر سے

حکمت شاد وہ ہے کہ آپ اپنی باس سنگھاوے نہ بوے عطار داما مانند عطار کی دنیا کی خموشی دیکھتا ہے اور نادان بازیگر کے طبل کی آواز و باطن میں خالی و بے انداز **قطعہ**

جو کہ عالم ہے جاہلوں کے بیچ | مثل اسکی کہین ہین صدیقان
شاہد خوب ملیگا اندھوں مین | گھر مین زندیق کے ہے یا قرآن

حکمت جو دوست ایک عمر مین آوے ہاتھ لایق نہین کہ ایکدم مین بگاڑے اسکے ساتھ **بیت**

سنگ ہوتا ہے لعل برسون مین | اسکو یکدم مین سنگ سے مت توڑ

حکمت عقل پنجے مین نفس کے ایسی ہے گرفتار جیسے مرد عاجز ہاتھ مین عورت مکار کے ہو **بیت**

اس گھر مین تو سرور کا دروازہ بند کر | زن جسمین بولے اپنی صدا کو بلند کر

حکمت عقل بدون قوت کے مکر ہے اور افسون قوت بغیر عقل کے جہل و جنون **بیت**

شعور و عقل و دانش پہلے ہو اور ملک ہو پیچھے | کہ نادان ملک و دولت سے کرے ہے ظلم اپنے پر

حکمت جو صاحب ہمت کہ کھاوے اور دیوے بہتر ہے اس عابد سے کہ روزہ رکھے اور جمع کرے

حکمت جس شخص نے خواہش کو اپنی ترک کیا اسواسطے کہ مقبول ہو خلق کا شہوت حلال کا ترک ہوا اور شہوت حرام مین تیرا **بیت**

للہ گوشہ گیر اگر متقی نہ ہو | آئینہ سیاہ مین کیا دیکھے پھیر دو

حکمت تھوڑا تھوڑا رفتہ رفتہ بہت ہوا اور قطرہ قطرہ ہو جاے ایک جو جو شخص

کہ دست قدرت نہین رکھتے پتھر کھلے ہوئے رکھہ چھوڑتے ہین تاکہ فرصت کے وقت بھیجا ظالمون کے دماغ سے نکالین

قطعہ

نہر ہو قطرہ قطرہ جمع ہو جو	نہر سے نہر مل کے دریا ہو
تھوڑا تھوڑا ہو بہت سا دیر مین	دانہ دانہ غلہ ہو وے ڈھیر مین

حکمت عالم کو لایق نہین کہ جاہل کی لغو حرکتون سے درگذرے اور بسبب حلم کے برداشت کرے کہ طرفین کا نقصان ہے منزلت اُسکی گھٹ جائیگی و نادانی اسکی بڑھ جائیگی **بیت**

جو سفلے سے بولے بہر خوشی	زیادہ بڑھے اسکی گردن کشی

حکمت گناہ جس کسی سے کہ ہووے بد ہے اور عالمون سے بدتر علم جنگ شیطان کی سلاح ہے اور صاحب سلاح کو اگر قید کر کے لیجاوین تو انفعال زیادہ کھینچے **قطعہ**

جاہل مفلس اگر نادان بھی ہو	عالم فاسق سے بہتر ہے وہ
اُسنے اندھے پن سے رستہ گم کیا	آنکھین ہوتے یہہ کوئے مین گر پڑا

حکمت جس شخص کی زندگی مین غریب فقیر روٹی نہین کھاتے جب وہ مرجاتا ہے نام بھی اسکا نہین لیتے **حکمت** یوسف علیہ السلام مصر مین جب کال پڑا تھا بہت پیٹ بھر نہ کھاتا تھا کہ مبادا بھوکھونکو بھول جاے انگور کی لذت جانتی ہے زن بیوہ نہ صاحب میوہ **ابیات**

جو کہ نعمت اور راحت مین پلا	حال بھوکھے کا اُسے معلوم کیا
حال درماندی کا وہ ہے جانتا	جو کہ اپنے حال مین عاجز رہا **قطعہ**
سوار مرکب چالاک کیجو دھیان یکذرہ	لگر ہار یکا خر کسطرح کیچڑ مین پھنسا ہیگا

نہ اٹھی جو آگ تو ہمسایۂ درویش کے گھر سے | کہ روزن سے نکلتا ہے جو اسکے ہے دھوان دل کا

حکمت درویش ضعیف حال کا تنگی مین احوال مت پوچھ کہ کیونکر ہے تو مگر اس شرط سے کہ مرہم اسکے زخم پر لگائے اور کچھ اسکو گذرانے

قطعہ

گدھا جو دیکھے تو کیچڑ مین اور گرا ہوا بوجھ | تو اُسکے پاس نہ جا دل ہی مین ترحم کھا
وگر تو پاس گیا وجہ گرنیکی پوچھی | تو مثل مردونکی دامن سے باندھ اسکو اٹھا

حکمت دو چیزین عقل کے نزدیک مشکل ہین کھانا پہلے رزق مقسوم سے اور مرنا پہلے وقت معلوم سے

قطعہ

قضا وہی رہیگی گو ہزار نالہ و آہ | براے شکر کرے یا بشکوہ تیری زبان
وکیل ہے جو ملک باد کے خزانے پر | غم اسکو کیا ہے بجھے گو چراغ بیوا زنان

حکمت ای طالب روزی کے بیٹھ رہ کہ البتہ کھائیگا اور ای طالب اجل کے مت بھاگ کہ جان بچا کر نہ لیجائیگا

قطعہ

رزق کی کوشش تو کر یا چھوڑ دے | حق سے پہنچیگا وہ تجھکو بر محل
گر پلنگ و شیر کے منہہ مین تو جاے | تجھکو کھا سکیگے نہین وے بے اجل

حکمت جو کہ اپنی قسمت کا نہین ہاتھہ نہین آتا اور مقسوم اپنا جہان کہین ہو پہنچ رہتا ہے **بیت**

سنا ہے تو نے سکندر کو جو ظلمات | گیا ہزار تعب ست پایا نہ آب حیات

حکمت صیاد بے روزی دریا مین مچھلی نہین پکڑ سکتا اور ماہی بے اجل خشکی مین نہین مرتی **بیت**

مسکین حریص پھرتا ہے ذرات دہر مین | روزی کے پیچھے اور عقب اسکے نت اجل

حکمت تونگر فاسق ایسا ہی جیسا ڈھیلا سونی کا ملمع کیا ہوا اور درویش صالح جیسے محبوب خوبصورت خاک میں بھرا ہوا یہہ مثل ہی موسی علیہ السلام کے جبۂ صد پارہ کا اور وہ نظیر ہی فرعون کی ریش مرصع کا نیکوں کی تنگی کا انجام کشایش ہی اور بدوں کی دولت کا پستی **قطعہ**

دولت وجاہ جس کی تین ہی جان	خاطر خستہ وہ سے رکھے گا کیا
اُسکو کہہ دے کہ جاہ وحشمت سے	عاقبت مین تو کچھ نہ پاویگا

حکمت حاسد بخیل ہی نعمت اللہ کا اور دشمن ہی بیگناہ کا **قطعہ**

ایک بیہودہ یاوہ گو مردک	کہہ رہا تھا عیوب صاحب جاہ
مین کہا تو اگرچہ ہی بدبخت	نیکبختوں کا کیا ہی اسمین گناہ **قطعہ**
حاسد کے واسطے نہ کبھو چاہنا بلا	وہ بدنصیب آپ بلامین ہی مبتلا
حاجت ہی کیا جو اسکے تو دشمن کرے تعین	دشمن وہ سخت اسکے ہی پیچھے لگا ہوا

حکمت شاگرد بے ارادت عاشق بے زر ہی چلنے والا بے معرفت طایر بے بال و پر عالم بے عمل درخت بے ثمر ہی اور زاہد بے علم بن دروازے کا گھر مراد قرآن کے نازل ہونے سے حاصل کرنا سیرت خوب کا ہی نہ فقط پڑھنا صورت مکتوب کا جاہل عابد پیادہ تیز رفتار ہی اور عالم عبادت مین سست سوتا ہوا سوار وہ گنہ گار جو گناہ سے ہو دست بردار بہتر اُس عابد سے جسکو ہو غرور وپندار **بیت**

کوتوال خوبصورت نیک خو	بہتر اُس عالم سے ہی موذی ہو جو

حکمت ایک شخص سے پوچھا کیا تھا عالم بے عمل کیا اُسنے جیسے زنبور بے عسل **بیت**

زنبور بیمروت و بیرحم سے یہہ کہہ	دیتا نہین ہی شہد تو پہر ڈنک بھی نمار

حکمت مرد بیمروت زن ہی اور زاہد لالچی راہزن **قطعہ**

ای شخص مکر زور سے جامہ بنا سفید	بہر نمود ناسے کو لسپنے سیہ کیا
دنیا سے ہاتھہ کیجئے کوتاہ تو ہی لطف	استین گر بڑی ہوی یا چھوٹی فایدا

حکمت دو شخص ہین کہ حسرت انکے دل سے نہین جاتی اور انکا پانو نقصان کے گل رسوائی سے نہین نکلتا ایک وہ سوداگر جسکی ناؤ تباہ ہوی دوسرا وارث اوس شخص کا جسنے نشست قلندرو نمین کی

نظم

خون تیرا ہو فقیرون مین مباح	گر نہ کر دے مال تو اپنا سبیل
انمین مت جا جنکے جا ہین کبود	خان و مان پر کھینچ یا انگشت نیل
آشنائی فیلبانون سے نہ کر	یا بنا وہ گھر کہ جس مین آسکے پیل

حکمت خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہی پر اپنا پرانا جامہ عزیز تر ہی بڑا دمیونکے دسترخوان پر ہرچند کہ کھانا لذیذ اور نفیس ہی لیکن اپنی جھولی کا ٹکڑا نہایت لذیذ ہی **بیت**

ساگ اور سرکہ اپنی سعی سے ملے اگر	حلوان و نان صاحب دہ سے ہی خوبتر

حکمت خلاف عقل صانع کا ہی اور تور عہد اہل دانش کا دارو اپنے گمان پر کھانی اور راہ بن دیکھے بے کاروان کے چلنی امام غزالی سے پوچھا کہ علم مین تو اس مرتبے پر کیونکر پہنچا بولا جس چیز کو مین نجانتا تھا اوسکے پوچھنے سے عار نکی۔ **قطعہ**

امید حفظ اگر چاہے تو موافق عقل	تو نبض اپنی طبیب فراخ دانکو دکھا

خفیف ہونے سے مت ڈر تجھے نہ آئے سو تو پوچھ	کہ عقل سے وہی ہوویگا رہ نما تیرا

حکمت جس چیز کو جانتا تو کہ مقرر معلوم ہو جائیگی اُسکے پوچھنے مین جلدی نکر کہ دانائی کا زیان ہے اُسمین اور عقل کا نقصان **قطعہ**

جو دیکھا تھا مین داؤد کے لقمان دانا نے	کہ لوہا معجز ایسے نرم مثل موم ہوویگا
نہ پوچھا اُسنے کیا کرتا ہے تو اور کیا بناتا ہے	وہ سمجھا تھا کہ بن پوچھے ہی یہ معلوم ہوویگا

حکمت ضروریات صحبت سے ایک یہہ ہے کہ صاحب خانہ کی غیر مرضی کچھہ نہ کرے اور نہ کہے تو تاکہ تیری اُس سے بنی رہے **شعر**

سخن کہہ مرضی سامع کو پاکر	خلاف اُسکے زبان پر حرف مت لا
جو دانا ہم نشین مجنون کا ہووے	تو لازم ہے کرے مذکور لیلیٰ

حکمت جو کوئی بدوں کے ساتھہ بیٹھے اگر خو بو انکی نہ پکڑے پر خواہ نخواہ انکے طور پر وہ بھی متہم ہووے جیسے ایک شخص خرابات مین نماز کو جاوے اور لوگونمین شراب خوار کہلاوے **مثنوی**

گوارا کی تو نے حماقت	کہ اپنی گرم کی نادان سے صحبت
جو مین نے ہندیک دانا سے پوچھا	کہا نادان سے کیجو نہ خلطا
جو عاقل وقت کا ہے خر نہ ہوگا	اگر احمق ہے احمق تر نہ ہوگا

حکمت حلم اونٹ کا ظاہر ہے اگر ایک لڑکا اسکی مہار پکڑے اور سو فرسنگ لیجاوے گردن اپنی اسکی متابعت سے نہ کھینچے اور اگر کوئی پہاڑ کا درا ایسا ڈرانا کہ موجب ہلاکت کا ہو سامھنے آوے اور لڑکا نادانی سے چاہے کہ وہان جاوے زمام اپنی اسکے ہاتھہ سے کھینچے

ترا اسلیے پھر اطاعت نکرے کہ سختی کے وقت نرمی کرنا برا ہے اور کہہ گئے ہین کہ دشمن مہر و لطف سے نہین پھرتا بلکہ طمع ہی زیادہ کرتا

قطعہ

مہر جو بجبر کرے ہو جا تو اُسکا خاکپا | دیکھے جیسے دشمنی آنکھون مین اُسکی ڈال خاک
پیار کی باتین ملایم سخت گو سے فایدہ ہین | زنگ کا کھایا ہوا آئینہ نرم سوہن سے ہو سکتا

حکمت جو کوئی اور ونکی بات مین بن پوچھے بولے تو اسواسطے کہ لوگ فضل و ہنر اُسکا جانین نہین گمان اُسکا غلط ہے بلکہ نادان اسکو سمجھینگے

قطعہ

مرد ذی عقل کچھ نہ دیوے جواب | جبتک اُسسے کرے نہ کوئی سوال
ہووے بیہودہ گو اگرچہ سچا لیک | اُسکے دعوے پہ ہو گمان محال

حکمت ایک زخم جامے مین چھپائے رکھتا تھا مین حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز مجھسے پوچھتے کہ گھاؤ تمہارا کیسا ہے یہ نہ پوچھتے کہ کہان ہے سمجھا مین کہ ذکر ہر عضو کا مناسب نہین ہے اسکا استعمام نہین پوچھتے اور عقلمندون نے کہا ہے جو کوئی بات بن سمجھے کہہ بیٹھیگا جواب اُسسے سنکے رنج پہنچیگا

قطعہ

جبتک تو نجانے کہ سخن خوب ہے کہنا | لازم ہے کہ منہہ مین نہ زبان اپنی ہلاوے
گر سچ کہے اور قید رہے تو تو ہے بہتر | اسسے کہ ترا جھوٹھ تجھے اُسسے چھڑاوے

حکمت جھوٹھ بولنا ضرب ثابت کی مانند ہے اگر زخم اچھا ہو جاتا تو بھی نشان رہ جاتا ہے چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ایک مرتبہ جھوٹھے جو ہوئے انکے سچ کہنے پر اعتماد نرہا

قطعہ

جسکی خصلت ہمیشہ یہ ہے کہ عادت ہے راستی | کر دیوین عفو اُسکی کرے گر کبھو خطا
مشہور ہو دروغ و کجی سے جہان مین جو | سچ بھی اگر کہے تو نہ باور ہو کچھ ذرا

قطعہ

گرفت یک جھوٹھ کی دانا کرین کب	خصوص اُسکی جو اکثر سچ ہی کہتا
دروغ و کذب سے جو ہوئے مشہور	سخن سچا بھی جانین اسکا جھوٹھا

حکمت عزیز تر خلق اللہ مین آدمی سب کے نزدیک ہی اور ذلیل تر کتا دانا کے نزدیک سگ وفادار بہتر ہی انسان ناشکر گزار سے **قطعہ**

نہ بھولے ایک لقمے کو بھی کتا	تو پتھر مارے گو سو بار اُس کو
نوازے مدتون سفلے کو گر تو	یک ادنی بات پر تجھ سے لڑے وو

حکمت بغیر پیروِ ہنر مند نہین ہوتا اور بے ہنر لیاقت سرداری کی نہین رکھتا **قطعہ**

بیل ہر چند کہ بوجھل ہو سہ تو رحم نہ کر	کہ وہ سوتا ہی بہت اور بہت ہی کھاتا
فربھی اُسکی سی گر چاہئے ہی تجکو بھی	خر کی مانند تو پھر ظلم اٹھا لوگون کا

حکمت انجیل مین آیا ہی کہ ای فرزند آدم اگر دولت دون تجھے تو تو مجھ سے دھیان اٹھا کر اسمین مشغول ہوتا ہی اور جو مفلس کرون تو تنگدستی سے اپنے حال پر روتا ہی پس حلاوت میرے ذکر کی کب پائی تو نے اور عبادت کس وقت کی **قطعہ**

کبھی دولت سے ہی مغرور غافل	کبھی ہی مفلسی کا تجکو شکوا
خوشی اور غم مین تیرا حال ہی یہہ	عبادت حق کی پھر تو کب کریگا

حکمت خواہش الہی کسیکو تخت سے نیچے گراتی ہی اور کسیکو مچھلی کے پیٹ مین بچاتی ہی یعنے فرعون علیہ اللعنہ کو گرایا اور یونس علیہ السلام کو بچایا **بیت**

ہوے وہ پیٹ مین مچھلی کے گو تھا جسطرح یونس	ولے اچھا وہی ہی وقت جسمین ذکر ہو مونس

حکمت اگر قہر کی تلوار کھینچے تو ہر ایک نبی اور ولی سر چھپاتے جو غمزۂ لطف جنبش دے
تو بدونکو نیکونمین پہنچا سکے

قطعہ

محشر مین وہ خطاب کرے قہر سے اگر	پیغمبرونکے تین نرہے جا معذرت
لطف و کرم سے بد کو دیوے اگر اٹھا	شقیونکے تین بھی پھر تو ہو امید مغفرت

حکمت جو شخص کہ طور پسندیدہ دنیا سے راہ راست اختیار نکرے عذاب آخرت مین
گرفتار ہوگا جیسا کہا اللہ تعالے نے قرآن مین حاصل اسکا یہ ہے مقرر چکھاونگا انکو عذاب ادنی سوا قیامت کے

بیت

بزرگ دیتے ہین پہلے تو آدمی کو پند	سنے نہ اسکو تو کرتے ہین قید جا نہین بند

حکمت نیکبخت جتنے ہین لوگونکی حکایتون اور مثلون سے پند لیتے ہین پہلے
اس سے کہ پچھلے انکی حالات کو ضرب المثل کرین

قطعہ

دانے کے پاس آ نہ پھرے مرغ مطلقاً	طایر پھنسے ہوئے نظر آوین اُسے اگر
اگلونکی تو مصیبتونکو سنکے پند لے	تا تیرے حال زار سے لیوین نہ دیگر

حکمت جس شخص کا گوش ارادت بہرا بنایا ہے وہ کیونکر سنے اور جسکو سعادت
کی کمند سے کھینچا ہے وہ کیونکر نہ جاوے

قطعہ

خدا کے دوستونکی رات اندھیری	لبسان روز روشن ہے وہ تابان
سعادت زور بازو سے نہین ہے	فقط باعث ہے اسکا لطف یزدان

رباعی

تجھ سا کہین منصف ہے جو دلمین ہو تاوان	سب حکیمون سے ہے بلند تیرا فرمان

بھولے نہ وہ جسکو ہو ہدایت تیری　　توجسکو بھلادے اُسکو پھر راہ کہاں

حکمت فقیر نیک انجام بہتر ہے بادشاہ بدفرجام سے　　**بیت**

تجھے شادی ہو جسکے بعد جان اُس غمکتین اچھا　　کہیں اُن شادیون سے جنکے پیچھے ہووے غم پیدا

حکمت زمین کو آسمان سے فیض ہے اکثر اور آسمانکو اُسے کدورت سراسر جیسن پاس ہے

جو کچھہ ہوگا سو ہی ٹپکیگا　　**بیت**

جو تم کو ناپسند آئی میری خو　　تو اپنی نیک خو ہرگز نہ چھوڑو

پند حق تعالی عیب دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے ہمسایہ نہین دیکھتا لیکن چلاتا ہے　　**بیت**

نعوذ باللہ اگر ہوتا غیب دان عالم　　کسیکو چین نہ دیتا کبھی کوئی یکدم

حکمت کھودنے سے زر کھان سے نکلتا ہے اور جان کندن مین بخیل کے ہاتھہ سے　　**قطعہ**

رہتا ہے منتظر نہین کھاتا بخیل اور　　کہتا ہے کھانے والے سے اچھا امیدوار

یک روز دیکھہ لیجیو تو جائیگا تمام　　زر ہاتھہ مین عدو کے مریگا وہ خاکسار

حکمت جو کوئی زیردستونکو نہ بخشے زبردستون کے ظلم مین پھنسے　　**مثنوی**

یہہ کون بات ہے بازو مین جسکے قوت ہو　　وہ توڑ ڈالے ہر یک ناتوان کے پنجے کو

ندیجو رنج ضعیفونکے قلب کو زنہار　　کہ تو بھی ظلم سے زورآورون کے ہو جاے

حکمت عقلمند جب قضیہ جھگڑا آپسمین دیکھتے ہین الگ ہو جاتے ہین اور صلح دیکھتے ہین تو مل بیٹھتے ہین کہ اُسوقت سلامتی جدائی مین تھی اور اب حلاوت ملاپ مین ہے

حکمت جوار یکو اٹھارہ چاہئیے ہین لیکن تین کانے ہین آتے ہین　　**بیت**

میدان سے ہی چرنے کی جا خوب تر کہین — گھوڑیکی باگ ہاتھ گھوڑیکے پر نہین

حکمت ایک درویش یہہ مناجات کرتا تھا یارب بدون پر رحم کر کہ نیکون پر آپ رحم کیا ہی تونے کہ انکو نیک پیدا کیا پہلے نقش و نگار جا بجا پر جسنے کروائے ہین اور انگوٹھی ہاتھ مین رکھی وہ جمشید تھا لوگون نے پوچھا اُسنے زینت بائین ہاتھ کو کیون دی ہی تو جواب اُسکے کہ دیا اپنا فضیلت رکھتا ہی بولا داست کو فقط زینت راستی کافی ہی **قطعہ**

فریدون سے کہا خرگاہ کے گرد — یہہ نقاشان چین سی یون لکھ کر

بدون سے کر بھلائی مرد عاقل — کہ جسنے نیک ہین وے خود ہین بہتر

حکمت ایک بزرگ سے پوچھا یہہ کچھ فضیلت ہی اپنا ہاتھ رکھتا ہی انگوٹھی بائین مین کیون پہنتے ہین کہا نہین جانتا تو کہ صاحب فضیلت ہمیشہ آرائش دنیا سے محروم ہین **بیت**

بخت و روزی اور نصیبا خلق ہی جسنے کیا — تخت وہ دیتا ہی یا فضل دینیکا مرتبا

حکمت نصیحت پادشاہون کو کرنی اُسے لایق ہی کہ خوف سرکا اور امید زر کی نرکھتا ہو **قطعہ**

موحد کے پاؤن تلے رکھے زر — کہ شمشیر کو اُسکے بالاے سر

اُسے ہو نہ مطلق ہراس و خوشی — ہی بنیاد توحید کی بس یہی

حکمت پادشاہ دفع کرتا ہی ستمگارونکو اور کوتوال خونخوارونکو قاضی صلاح چاہتا ہی چورونکی اور جیب کترونکی ہرگز دو دشمن راضی ہو کر قاضی کے پاس نہین جاتے بلکہ اُسوقت دھیان بھی اسکا نہین لاتے **قطعہ**

جو حق معاینہ ہو جاسے تجکو دینے کا — تو دے سے گذر تو اُسے بغیر جنگ و دل تنگی

جو کوئی دیوے نہ محصول کو خوشی بخوشی | توا ُسسے لیوین بزور آوری وسرہنگی

حکمت سیکڑے دانت گندہ ہو تین کھتائی سے مگر قاضی کے متھائی سے **بیت**

تو پانچ کھیرے بھی اگر قاضی کتین رشوت مین دے | خربوزونکی فالیز دشن بہت کر تیرے لئے

حکمت قحبہ پیرزال بدکاری سے توبہ نکرے تو کیا کرے کوتوال معزول مردم آزاری کو ترک نکرے تو کیا کرے **بیت**

خ مرد راہ خدا ہسن جوان گوشہ نشین | کہ مرد پیر مین اُٹھنے کی تاب آپ نہین

بیت

جوان پرہیز رہوا ورہ کرے پرہیز شہوت سے | کہ آلت پیر کی اٹھتی نہین ضعف و نقاہت سے

حکمت ایک حکیم سے لوگون نے پوچھا کہ کتنے درخت نامی خالق نے بلند و برتر پیدا کیے ہین پر کسیکو آزاد نہین کہتے الا سرو کو کہ پھل نہین رکھتا اسمین کیا حکمت ہے کہا اُسنے ہر ایک کو بہار و خزان لازم ہے اسی سبب کبھی تروتازہ ہے کبھو مرجھایا اور سرو کو یہہ دونون نہین ہر ایک وقت مین اُسکو تازگی ہے اور صفت آزادونکی یہی ہے

قطعہ

جو تجپہ گذرے نہ کچھہ دلمین لا کہ مدت تک | رہیگا بعد خلیفہ کے دجلہ بغداد
اگر تو گانٹھہ کا پورا ہے نخل سا ہو کریم | نہین تو سرو کی مانند سب سے ہو آزاد

حکمت

دو شخص موئے اور حسرت لیگئے ایک وہ کہ رکھتا تھا اور نہ کھایا دوسرا وہ

نہ جسنے جانا او رکجا

قطعہ

عالم و فاضل اگرچہ ہو بخیل | عیب کو اُسکے کہین سب برملا
نوہو آلودہ گناہون مین کریم | پر کرم اُسکا اُنھین رکھے چھپا

خاتمہ

مدد سے بادشاہ محسن کی اور اللہ معاون کی کتاب گلستان تمام ہوئی اور
سمین کلام متقدمین کا بطریق استعارہ بطور مولفون کے نہین ملا یا بلکہ
ہ دھیان بھی دلمین نہین آیا

بیت

جامہ پرانا اپنا جو پہنے بنا سنوار | بہتر ہی اُس نئے سے جو ہاتھ آئے مستعار

اکثر گفتگو سعدی کی طرب انگیز و ظرافت آمیز ہی تا اشخاص کم فکر طعنے نہ سکین
ہ بیہودہ بکبک سے مغز پھرانا اور بیفایدہ رنج اٹھانا عقلمندونکا کام نہین
لیکن فی الحقیقت صاحبدلان روشن رائے سے ہی اسواسطے ظاہر کیا چاہتا ہی
ہ اُسنے نصیحت کے موتیون کی لڑی بنائی ہی اور پندونکی دارو تلخ شہد
ظرافت میں ملائی ہی تو طبع سننے والے کی ملول نہو اور دولت قبول سے
محروم نہ رہے

مثنوی

نصیحت مین نے کی ہی اپنے ڈھب پر | مزا پایا ہی اِس مین عمر کھو کر

کسی کے سنے ان سنے سے کیا کام | رسولوں کو فقط دینا ہی پیغام

قطعہ

سدا مصنف و کاتب کے حق میں ان ناظر | طلب خدا سے کیا کیجو رحمت و غفران
اور اسکے بعد جو مالک ہوئے اُنکا اُسکے لئے | پھر اپنے واسطے توفیق چاہیو ہر آن

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ حسب فرمائش صاحب عالیشان ... صاحب بہادر مدرس کلان مدرسہ اعظم بواسطہ کرمی شاعر شیریں زبان افصح دوران جامع علوم متنوعہ مجمع مہر و محبت غلام محی الدین صاحب جودت ابن محمد ان محمد سید عبد الرحمن کے مطبع رحمانی صبح صادق مدراس میں یہہ ہندی گلستان جسکے مترجم شیر علی افسوس ہین چھاپی گئی تا جمیع طلبا مدرسہ مذکور افادہ کثیر و فوائد خطیر پائین۔

قطعہ تاریخ طبع از عبد القادر شفاف صاحب ...

حسب فرمائش جناب صاحب | چھپ کے جس وقت یہہ تیار ہوی
بدل جان یہہ کہا مہر نے سال | چھپ گئی خوب گلستان ہندی

۱۲۷۹

ش ب - گ　　　　۸۹۱۔۵۸۲۲

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۶/۳/۶۳

5-6-57c

۸۶۹۳